ہماری پریشانیاں اور اُن کا حل

قرآن و حدیث کی دُعاؤں کی روشنی میں

مؤلف

شیخ محمد صدیق المنشاوی

اردو ترجمہ

ابواب الفرج

مترجم

مولانا خالد محمود

فاضل جامعہ اشرفیہ

ہماری پریشانیاں اور انکا حل

قرآن و حدیث کی دُعاؤں کی روشنی میں

مؤلف

شیخ محمد صدیق المنشاوی

اردو ترجمہ

ابواب الفرج

مترجم

مولانا خالد محمود

فاضل جامعہ اشرفیہ

بیت العُلوم

۲۰۔ نابھہ روڈ، پُرانی انارکلی لاہور۔ فون: ۷۳۵۲۴۸۳

کتاب ہماری پریشانیاں اور ان کا حل
اردو ترجمہ ابواب الفرج
مؤلف شیخ محمد صدیق المنشاوی
مترجم مولانا خالد محمود (فاضل جامعہ اشرفیہ)
باہتمام محمد ناظم اشرف
ناشر بیت العلوم۔ ۲۰ نابھہ روڈ، چوک پرانی انارکلی، لاہور
فون: ۷۳۵۲۴۸۳

﴿ملنے کے پتے﴾

بیت العلوم = ۲۰ نابھہ روڈ، پرانی انارکلی، لاہور
ادارہ اسلامیات = ۱۹۰ انارکلی، لاہور
ادارہ اسلامیات = موہن روڈ چوک اردو بازار، کراچی
دارالاشاعت = اردو بازار کراچی نمبرا
بیت القرآن = اردو بازار کراچی نمبرا
بیت الکتب = گلشن اقبال، کراچی
ادارۃ المعارف = ڈاک خانہ دارالعلوم کورنگی کراچی نمبر۱۴
مکتبہ دارالعلوم = جامعہ دارالعلوم کورنگی کراچی نمبر۱۴
مکتبہ سید احمد شہید = الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور
مکتبہ رحمانیہ = غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

﴿عرضِ مترجم﴾

پیشِ نظر کتاب ''ہماری پریشانیاں اور ان کا حل'' درحقیقت شیخ محمد صدیق المنشاویؒ کی معروف عربی تالیف "ابواب الفرج مع قصص تفریج الکروب" کا پہلا سلیس اور مفید اردو ترجمہ ہے۔ اصل کتاب چونکہ عربی زبان میں لکھی گئی تھی نیز مستند اور مفید ہونے کے ساتھ ضروری اور اہم امور پر مشتمل تھی اس لئے اس کا اردو میں ترجمہ کیا گیا ہے تاکہ اردو خواں طبقہ بھی اس سے مستفید ہو سکے۔ کتابِ ہذا میں قرآن و حدیث کی روشنی میں مصائب اور پریشانیوں کا حل بھی دیا گیا ہے اور اس کے متعلق تشفی بخش اور باعثِ تسکین قصص و واقعات بھی بیان کیے گئے ہیں۔ مزید برآں انتہائی خوشی اور سکون کی بات ہے کہ تقریباً ہر مصیبت اور پریشانی کا علاج اور حل مستند قرآنی آیات اور احادیثِ نبویہ کی روشنی میں دیا گیا ہے اور ہر بات کو مکمل تحقیق و تخریج کے ساتھ باحوالہ ذکر کیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ احقر کی اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول بھی فرمائے اور ادارہ بیت العلوم کے مدیرِ اعلیٰ برادرِ مکرم جناب مولانا محمد ناظم اشرف صاحب مدظلہ کو بھی جزائے خیر اور عطائے جزیل عطا فرمائے۔ جنہوں نے اس مفید کتاب کی طباعت و اشاعت کا بیڑا اٹھایا۔

آخر میں بارگاہِ خداوندی میں بصد عجز و نیاز عرض ہے کہ وہ اس کتاب سے ہر ایک کو مستفید اور مستفیض ہونے کی توفیق عنایت فرمائے اور ہم سب کے لئے ذخیرۂ آخرت بنائے۔

آمین

دعاؤں کا طالب

خالد محمود عفا عنہ الغفور

مدرس و فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور

۱۴ ربیع الاول ۱۴۲۵ھ/ ۵ مئی ۲۰۰۴

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ مؤلّف

الحمدللّٰه مفرّج الكروب، قابل التّوب و غافر الذنوب، منزّل الكتاب وهادى القلوب، رافع البلوى وساتر العيوب، مُذهب الهمّ و كاشف الغمّ، أحيا بذكره قلوب العارفين، فكان هدىً للغافلين و نبراسًا للعاملين، وضياءً للسّالكين، ونورًا للمستغيثين، وهدف المشتاقين، وغاية المريدين، وحبل المستضعفين، وأمن الخائفين وصراطًا مستقيماً للقاصدين، به يكون القرب من الرحمٰن، وطردًا ووقاية من الشيطان، فهو عبير اللسان، وراحة الجنان وتاج العُبّاد وأنس العِباد، هو مفتاح الإستغفار ودوىّ الأسحار، وقلب الطاعة وواحة التوبة وبيت الرحمة ومعراج القبول وسُلّم الوصول قاهر الشدائد و منبع الفوائد۔

اما بعد: حضرت معاذؓ فرماتے ہیں: ''اہل جنت اس ساعت پر حسرت کریں گے جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے ذکر کے بغیر گزر گئی ہوگی''۔

امام ابن القیمؒ فرماتے ہیں: ''اللہ کا ذکر دل کے لئے ایسا ہے جیسے مچھلی کے لئے پانی''۔ ابوعلی الدقاقؒ فرماتے ہیں: کوئی شخص ذکر کی کثرت اور دوام کے بغیر اللہ تک نہیں پہنچ سکتا۔ امام واسطیؒ فرماتے ہیں: ''اللہ کا ذکر غفلت کے میدان سے باہر آنے کا نام ہے'' بعض علماء کہتے ہیں: ''اللہ کا ذکر اندھیروں میں چراغ کی طرح ہے اور شدائد و مشکلات کو دور کرنے والا ہے''۔ بعض کہتے ہیں: ''ذکر الٰہی رحمت کی کنجی ہے'' بعض کہتے ہیں: ''اللہ تعالیٰ

کا دل سے ذکر کرنا مریدین کی شمشیر ہے''۔ اور بعض اہلِ علم کہتے ہیں: ''ذکر اللہ جنت کے باغات ہیں''۔

مصیبت سے نجات کے لئے:

کرب و بلا درحقیقت راہوں کے مسدود ہونے اور تدبیروں کے قلیل ہونے سے عبارت ہے' اور پریشانی کے ... پر صرف رب تعالیٰ کی طرف دل کے متوجہ ہونے اور لوگوں سے بالکل نا اُمید ہونے کا نام ہے۔ ایسے موقع پر اپنے ہر معاملہ کو سپردِ خدا کر دینا چاہئیے جو بادشاہوں کا بادشاہ ہے۔ راحت رسانی اور کشادہ حالی کی امید اور توقع صرف اور صرف ذات کریم سے ہی وابستہ رکھنی چاہئیے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهُ مَخْرَجًا﴾ (الطلاق: ۲)

''اور جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کے لئے (مضرتوں سے) نجات کی شکل نکال دیتا ہے''۔

۲۔ نیز ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِى الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ○ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ج وَكَذٰلِكَ نُنْجِى الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ (الانبیاء: ۸۷'۸۸)

''مچھلی والے پیغمبر (یونس علیہ السلام) کا تذکرہ کیجئے جب وہ (اپنی قوم سے) خفا ہو کر چلدیے اور انہوں نے یہ سمجھا کہ ہم ان پر (اس چلے جانے میں) کوئی داؤ گیر نہ کرینگے' پس انہوں نے اندھیروں میں پکارا کہ آپ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ آپ (سب نقائص سے) پاک ہیں' میں بے شک قصوروار ہوں' سو ہم نے ان کی دعا قبول کی' اور ان کو

اس کٹھن سے نجات دی، اور ہم اسی طرح ایمان والوں کو (بھی کرب و بلا سے) نجات دیا کرتے ہیں"۔

۳۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "مچھلی والے پیغمبر (یونس علیہ اسلام) نے شکم ماہی میں اپنے رب سے جو دعا کی تھی وہ یہ ہے:

﴿لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ﴾

یہ دعا جو بھی مسلمان شخص کسی بھی مسئلہ میں پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرمائیں گے (۱)۔

۴۔ حضرت عوف بن مالکؓ فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جب تجھے کوئی امر مغلوب کرے تو تم یہ کہو:

﴿حَسْبِیَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِیْلُ﴾ (۲)

۵۔ حضورِ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اے بنتِ عُمیسؓ! کیا میں تمہیں چند ایسے کلمات نہ سکھادوں جو تم کرب و بلا کے وقت کہا کرو (وہ یہ ہیں):

﴿اَللّٰهُ اَللّٰهُ رَبِّیَ لَا اُشْرِكُ بِهٖ شَیْئًا﴾ (۳)

۶۔ امام جعفر بن محمدؒ فرماتے ہیں: مجھے اس شخص پر تعجب ہوتا ہے جو برے حال کا اندیشہ رکھتا ہے مگر یہ کلمات کہنا بھول جاتا ہے:

﴿حَسْبِیَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِیْلُ﴾

اور اللہ تعالیٰ بھی فرماتے ہیں:

﴿فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَّمْ یَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ﴾

(آل عمران: ۱۷٤)

"پس یہ لوگ خدا کی نعمت اور فضل سے بھرے ہوگئے واپس آئے کہ ان کو کوئی ناگواری ذرا پیش نہیں آئی" (۴)۔

۷۔ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مصیبت و پریشانی کے وقت یہ

---

(۱) ترمذی، رقم (۳۵۰۵) حسن (۲) ابوداؤد، رقم (۳٦۲۷) حسن (۳) ابوداؤد، رقم (۱۰۳۵) ابن ماجہ رقم (۳۸۸۲) حسن (٤) "حل العقال" لابن قضیب البان ص ۸۔

کلمات پڑھا کرتے تھے:

﴿لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْعَظِیْمُ الْحَلِیْمُ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ﴾ (۱)

۸۔ حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کو جب کوئی امر کرب میں مبتلا کرتا تو آپؐ یہ کلمات پڑھتے:

﴿یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ﴾ (۲)

۹۔ حضرت علی کرم اللہ وجہ فرماتے ہیں: ''رسول اللہ ﷺ نے مجھے یہ کلمات تلقین فرمائے، اور مجھے اس بات کا حکم دیا کہ میں نزولِ مصائب کے وقت ان کلمات کو پڑھا کروں''۔

﴿لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْکَرِیْمُ الْعَظِیْمُ، سُبْحَانَہٗ، تَبَارَكَ اللّٰہُ وَتَعَالٰی رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ﴾(۳)

حضرت عبداللہ بن جعفرؓ مندرجہ بالا کلمات کی تلقین فرمایا کرتے تھے، اور بخار میں مبتلا شخص کو ان کلمات سے دم کیا کرتے تھے، اور اپنی بیٹیوں کو سکھاتے تھے۔

۱۰۔ حضرت ابی بکرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مصیبت زدہ شخص کی دعا یہ ہے:

﴿اَللّٰھُمَّ رَحْمَتَكَ اَرْجُوْ فَلَا تَکِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَةَ عَیْنٍ وَاَصْلِحْ لِیْ شَأْنِیْ کُلَّہٗ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ﴾ (٤)

حکایت:

۱۱۔ رسول اللہ ﷺ کے ایک صحابی تھے، جن کی کنیت ابو معلق تھی، وہ تاجر تھے اور اپنے

(۱) بخاری، رقم (٦٣٤٥) مسلم، رقم (٢٧٣٠)۔ (۲) ترمذی، رقم (٣٥٢٤)، حاکم (٥٠٩/١) و صححہ۔ (۳) ابن السنی، رقم (٣٤٣) حسنہ الترمذی (٤) ابوداؤد، رقم (٥٠٩٠) حسن۔

اور دوسروں کے مال کے ذریعے تجارت کیا کرتے تھے‘ وہ بڑے نیک اور پرہیزگار تھے۔ ایک مرتبہ سفر پر نکلے تو راستہ میں ایک ہتھیار بند ڈاکو ان سے ملا‘ اس ڈاکو نے کہا: اپنا سامان یہاں رکھدو میں تجھے قتل کروں گا‘ اس آدمی (ابو معلق) نے کہا: میرا مال لے لو لیکن مجھے چھوڑ دو‘ میں خاموشی سے راہ چلتا بنوں گا‘ ڈاکو نے کہا: نہیں! میں صرف تیرا خون چاہتا ہوں۔ ابو معلق نے کہا: اچھا مجھے ذرا مہلت دو‘ میں نماز پڑھ لوں‘ اس نے کہا: ہاں ٹھیک ہے‘ جتنی چاہو پڑھ لو‘ چنانچہ ابو معلق نے وضو کیا اور نماز پڑھی‘ ابو معلق نے جو دعائیں مانگیں ان میں سے چند یہ تھیں:

﴿يَا وَدُوْدُ يَا ذَاالْعَرْشِ الْمَجِيْدِ، يَا فَعَّالاً لِّمَا يُرِيْدُ، اَسْأَلُكَ بِعِزَّتِكَ الَّتِىْ لَاتُرَامُ وَمُلْكِكَ الَّذِىْ لَا يُضَامُ وَبِنُوْرِكَ الَّذِىْ مَلَأَ اَرْكَانَ عَرْشِكَ اَنْ تَكْفِيَنِىْ شَرَّ هٰذَا اللِّصِّ، يَا مُغِيْثُ اَغِثْنِىْ﴾

(یہ تین بار کہا) تو اچانک ایک شہسوار نظر آیا‘ جس کے ہاتھ میں نیزہ تھا جسے اس نے اپنے گھوڑے کے دونوں کانوں کے درمیان اٹھا رکھا تھا۔ اس نے آتے ہی اس ڈاکو کو وہ نیزہ مارا جس سے وہ ڈاکو مارا گیا‘ پھر وہ شہسوار اس تاجر کے پاس آیا۔ تاجر نے پوچھا: بھائی‘ تم کون ہو؟ اللہ نے تیرے ذریعے میری امداد فرمائی‘ اس نے کہا: میں چوتھے آسمان کا فرشتہ ہوں‘ جب تم نے دعا کی تو آسمان کے دروازے زوردار آواز سے ملنے لگے‘ پھر جب تم نے دوبارہ دعا کی تو آسمان والوں کے لئے ایک ہنگامہ سا سنائی دیا‘ پھر جب تم نے تیسری بار دعا کی تو کہا گیا کہ یہ کسی مصیبت زدہ شخص کی دعا ہے‘ پھر میں نے اللہ سے درخواست کی کہ مجھے اس ڈاکو کے قتل کرنے پر مقرر فرمادیں۔ پھر اس فرشتہ نے کہا: اے اللہ کے بندے! ایک خوشخبری سن لو‘ جو شخص وضو کر کے نماز پڑھے اور مذکورہ دعا پڑھے اس کی دعا قبول ہوگی خواہ وہ مصیبت زدہ ہو یا مصیبت زدہ نہ ہو (کوئی اور حاجت ہو پوری ہوگی) (۱)۔

---

(۱) الاصابہ (۴: ۱۸۲)۔

حکایت:

۱۲۔ ایک مرتبہ زید بن حارثہؓ نے ایک آدمی سے ایک خچر طائف سے کرایہ پر لیا' کرایہ پر دینے والے شخص نے یہ شرط لگائی کہ وہ جہاں چاہے گا ان کو اتار دے گا چنانچہ (چلتے چلتے) کرایہ پر دینے والا شخص انہیں ایک ویران جگہ کی جانب لے گیا' کہنے لگا: یہاں اتر جاؤ' جب زید بن حارثہؓ اس ویران جگہ پر اترے تو وہاں کثیر تعداد میں مقتولین کو دیکھا' پھر جب اس نے زید بن حارثہؓ کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تو حضرت زیدؓ نے کہا: مجھے دو رکعت نماز پڑھ لینے دو' اس نے کہا: ٹھیک ہے' پڑھ لو' ان مقتولین نے بھی تجھ سے پہلے نمازیں پڑھی تھیں مگر ان کو ان نمازوں سے کوئی فائدہ نہ ہوا' زیدؓ بن حارثہ نے جب نماز پڑھ لی تو وہ انہیں قتل کرنے کے لئے آیا' زیدؓ نے کہا: ''یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْن'' فوراً اس شخص نے ایک آواز سنی: اس کو قتل نہ کر' اس آواز سے وہ شخص ہیبت زدہ ہوگیا' اور اس کی تلاش میں نکلا مگر کسی کو نہ پایا' پھر دوبارہ وہ میری طرف آیا' میں نے پھر پکارا: ''یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْن'' (تین بار ایسا کیا) پھر اچانک ایک گھوڑے پر سوار شخص نظر آیا جس کے ہاتھ میں لوہے کا نیزہ تھا جس کے سرے پر آگ کا شعلہ تھا۔ اس نے آتے ہی وہ نیزہ اس کو مارا وہ نیزہ اس کی پشت کی طرف سے پار ہوا اور وہ مر گیا' پھر اس شہسوار نے کہا: جب تو نے پہلی مرتبہ یہ دعا کی تھی: ''یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْن'' تو اس وقت میں ساتویں آسمان پر تھا' پھر جب تو نے دوسری بار یہ دعا کی: ''یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْن'' تو میں اس وقت دنیا کے آسمان پر تھا' پھر جب تم نے تیسری مرتبہ یہ دعا کی کہ ''یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْن'' تو میں تیرے پاس پہنچ گیا(۱)۔

حکایت:

۱۳۔ بیان کیا جاتا ہے کہ (ایک روز) جعفر بن محمد نے حج بیت اللہ کا ارادہ کیا تو خلیفہ منصور نے ان کو روک دیا' چنانچہ جعفر نے یہ دعا پڑھی:

(۱) الاستیعاب (۱/ ۵۴۸۔۵۴۹)

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْكَافِيْ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْاَعْلٰى، حَسْبِيَ اللّٰهُ وَكَفٰى، لَيْسَ مِنَ اللّٰهِ مُنْجِيْ، مَا شَاءَ اللّٰهُ قَضٰى، لَيْسَ وَرَاءَ اللّٰهِ مُنْتَهٰى، تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ رَبِّيْ وَرَبِّكُمْ مَامِنْ دَابَّةٍ اِلَّا وَهُوَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى صِرَاطٍ مُسْتَقِيْمٍ، اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا عَبْدٌ مِنْ عَبِيْدِكَ، خَلَقْتَهُ كَمَا خَلَقْتَنِيْ، لَيْسَ لَهُ عَلَيَّ فَضْلٌ اِلَّا مَا فَضَّلْتَهُ عَلَيَّ بِهِ، فَاكْفِنِيْ شَرَّهُ، وَارْزُقْنِيْ خَيْرَهُ، وَاقْدَحْ لِيْ فِيْ قَلْبِهِ الْمَحَبَّةَ وَاصْرِفْ عَنِّيْ اَذَاهُ، لَااِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ، وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ وَعَلٰى آلِهِ وَسَلَّمَ كَثِيْرًا﴾

اس دعا کا نتیجہ یہ ہوا کہ منصور نے ان کو حج پر جانے کی اجازت دے دی(۱)۔

توبہ واستغفار کی قبولیت کے لئے:

استغفار وہ پانی ہے جس کے ذریعہ ہم اپنے دلوں کی گندگی کو دھو سکتے ہیں، اور اسکے سبب اپنے وجدان کو گناہوں کے میل سے پاک کر سکتے ہیں۔ یہ استغفار وہ نور ہے جو گناہوں کی ظلمت کو دور کر دیتا ہے اور رحمٰن کے نورانی حجاب کو منکشف کر دیتا ہے۔

۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشادِ عالی ہے:

﴿وَتُوْبُوْآ اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَا الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾(النور:۳۱)

''اور مسلمانو تم سب اللہ کے سامنے توبہ کرو تا کہ تم فلاح پاؤ''۔

۲۔ حضرت شداد بن اوسؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''سید الاستغفار یہ ہے''

﴿اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ، وَاَنَا

(۱) الفرج بعد الشدة (۱/ ۱۸۰)

عَلٰی عَھْدِكَ وَوَعْدِكَ مَااسْتَطَعْتُ، اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ﴾ (۱)

۳۔ احادیث میں آتا ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک آدمی تھا جس نے ننانوے آدمی قتل کئے تھے، اس نے سب سے بڑے عالم کے متعلق کسی سے پوچھا تو اسے ایک راہب کا بتایا گیا۔ چنانچہ وہ شخص اس راہب کے پاس پہنچا اور اس سے کہا: میں نے ننانوے آدمی قتل کئے ہیں، کیا میرے لئے توبہ کی کوئی گنجائش ہے؟ اس راہب نے کہا: بالکل نہیں، چنانچہ اس نے راہب کو بھی قتل کر دیا اور اس طرح اس نے سو کا عدد پورا کر دیا۔ پھر اس نے کسی سے سب سے بڑے عالم کا پتہ پوچھا تو اسے ایک عالم کے بارے میں بتایا گیا، چنانچہ وہ اس کے پاس گیا اور اس سے پوچھا: میں نے سو جانیں قتل کی ہیں، کیا میرے لئے توبہ کا کوئی موقع ہے؟ اس عالم نے کہا: جی ہاں، بھلا تیرے اور تیری توبہ کے درمیان کیا چیز حائل ہو سکتی ہے؟ تو ایسا کر کہ فلاں فلاں جگہ میں چلا جا کیونکہ اس علاقہ میں اللہ کے کچھ عبادت گزار بندے موجود ہیں تو بھی ان کے ساتھ مل کر اللہ کی عبادت کر، اور اپنے علاقہ کی طرف واپس نہ لوٹنا، کیونکہ وہ برا علاقہ ہے۔ چنانچہ وہ شخص وہاں سے چلا، ابھی آدھے راستہ میں تھا کہ اس کی اجل آ گئی اور وہ موت کا شکار ہو گیا۔ اب رحمت کے فرشتے اور عذاب کے فرشتے دونوں آ گئے اور آپس میں مباحثہ کرنے لگے، رحمت کے فرشتوں نے کہا: یہ شخص توبہ تائب ہو کر خلوصِ دل کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ تھا (اس لئے اس کی روح ہم قبض کریں گے) اور عذاب کے فرشتے کہنے لگے: اس نے کوئی نیک کام بالکل بھی نہیں کیا (اس لئے اس کی روح ہم قبض کرینگے)۔ چنانچہ ایک فرشتہ انسانی شکل میں آیا اور اس نے آ کر یہ فیصلہ کیا اور کہا، دونوں علاقوں کے درمیان کی جگہ کی پیمائش کرو، جس علاقہ کی طرف زیادہ قریب ہوگا اس کے لئے اسی کا حکم لگایا جائے، چنانچہ جب فرشتوں نے اس کی پیمائش کی تو اس کو اس علاقہ کے زیادہ قریب پایا جہاں وہ جانا چاہتا تھا،

(۱) بخاری، رقم (٦٣٢٣)۔

پس رحمت کے فرشتوں نے اس کی روح قبض کر لی۔(۱)

نیکیوں میں اضافہ کرنے کے لئے:

۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشادِ مبارک ہے:

﴿فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ○ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ﴾ (الزلزلة:۷'۸)

''سو جو شخص ذرہ برابر نیکی کرے گا وہ (وہاں) اس کو دیکھ لے گا' اور جو شخص ذرہ برابر بدی کرے گا وہ اس کو دیکھ لے گا''۔

۲۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: دو کلمے ایسے ہیں جو رحمٰن کو بڑے محبوب ہیں' زبان پر ہلکے ہیں اور میزان میں بڑے بھاری ہیں (وہ یہ ہیں)

﴿سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ 'سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ﴾ (۲)

۳۔ نیز حضورِ اکرم ﷺ نے حضرت ابوموسی الاشعریؓ سے ارشاد فرمایا: ''کیا میں تجھے جنت کے خزانوں میں سے ایک کلمہ نہ بتادوں؟ یا فرمایا: کیا میں تمہیں جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ نہ بتادوں؟ انہوں نے کہا' کیوں نہیں' ضرور بتائیں' آپؐ نے فرمایا: وہ ''لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ'' ہے(۳)

۴۔ (ایک دن) نبی اکرم ﷺ ام المؤمنین حضرت جویریہؓ کے پاس سے صبح کی نماز پڑھ کر نکلے' حضرت جوریہؓ اپنی نماز گاہ میں بیٹھی تھیں' پھر جب آپؐ چاشت کے وقت واپس تشریف لائے تو حضرت جویریہؓ اسی طرح اپنی جگہ پر بیٹھی تھیں' اس پر حضورؐ نے فرمایا: کیا تم مسلسل اسی حالت میں رہی ہو جس حالت میں میں تمہیں چھوڑ کر گیا تھا؟ انہوں نے کہا: جی ہاں' حضور ﷺ نے فرمایا: میں نے تیرے پاس سے جانے کے بعد چار کلمات تین مرتبہ پڑھے تھے اگر ان کا ان کلمات کے ساتھ وزن کیا جائے جو تم نے اب تک کہے ہیں

(۱) البخاری' رقم(۳٤۷۰) مسلم 'رقم(۲۷٦٦) عن ابی سعیدؓ۔ (۲) بخاری' رقم(۷۵٦۳) مسلم'رقم(۲٦۹٤) (۳) مسلم' رقم (۲۷۰٤)۔

تو میرے وہ کلمات ان پر غالب آ جائیں گے' (وہ کلمات یہ ہیں):

﴿سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ' وَرِضَانَفْسِهٖ' وَزِنَةَ عَرْشِهٖ' وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ﴾ (۱)

حکایت:

۵۔ بنی اسرائیل میں ایک آدمی تھا جس نے اپنے عبادت خانہ میں ساٹھ سال عبادت کی تھی' ایک دن بارش ہوئی اور زمین سرسبز ہوگئی' اس راہب نے اپنے عبادت خانہ سے نیچے جھانک کر دیکھا تو (دل میں) کہنے لگا: اگر میں نیچے اتر کر اللہ کا ذکر کروں تو اس سے مجھے زیادہ نیکیاں ملیں گی' چنانچہ وہ (وہاں سے) نیچے اترا' اس کے پاس ایک یا دو روٹیاں تھیں' اس دوران کہ وہ راہب نیچے زمین پر تھا کہ ایک عورت اسے ملی' وہ اس سے باتیں کرتا رہا حتی کہ اس عورت سے جماع کیا' پھر وہ بے ہوش ہوگیا' بعد میں وہ ایک تالاب میں نہانے کے لئے اترا تو اس کے پاس ایک سائل مانگنے کے لئے آ گیا' اس نے اس کو ایک روٹی دے دی' پھر وہ وفات پا گیا' (وفات کے بعد) جب اسکی ساٹھ سالہ عبادت کا اس ایک بدی سے موازنہ کیا گیا تو وہ برائی غالب آئی' پھر اس روٹی (جو اس نے سائل کو دی تھی) کو اس کی نیکیوں کے ساتھ رکھا گیا تو نیکیوں کا پلڑا بھاری ہوگیا اور اس کی بخشش کا سامان ہوگیا (۲)۔

دُعا کی قبولیت کے لئے:

دُعا حاجت کی کنجی' محتاجوں کا میدان' بے کسوں کی پناہ گاہ' عاشقوں کا سہارا' نجات کی قوت و طاقت' قبولیت کی سیڑھی' وصول الی اللہ کی معراج اور حق تعالیٰ شانہٗ کے روبرو وقار و متانت کے ساتھ کھڑے ہونے کا نام ہے۔

۱۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ صلے اُجِیْبُ دَعْوَةَ

(۱) مسلم' رقم (۲۷۲۶) ۔عن جویریةؓ (۲) رواہ ابن حبان (۵/۳۳۵)

الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ﴾ (البقرہ:۱۸۶)

''اور جب آپ سے میرے بندے میرے متعلق دریافت کریں تو (آپ میری طرف سے فرما دیجئے) میں قریب ہی ہوں، منظور کرلیتا ہوں (ہر) عرضی درخواست کرنے والے کی جبکہ وہ میرے حضور میں درخواست دے''۔

۲۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ دَعْوَةٍ لَّا يُسْتَجَابُ لَهَا﴾ (۲)

''اے اللہ! میں تیری پناہ پکڑتا ہوں ایسی دُعا سے جو قبول نہ ہو''۔

۳۔ نبی کریم ﷺ نے حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ سے فرمایا: ''اے سعد! اپنا کھانا حلال کرلو تم مقبول الدعاء بن جاؤ گے'' (۳)۔

۴۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص پاک ہوکر (وضو کرکے) سوتا ہے اور اللہ کا ذکر کرتا ہے حتی کہ اس کو نیند آجاتی ہے، پھر وہ رات کی کسی ساعت میں کروٹ لیتا ہے اور اس وقت دنیا و آخرت کی کوئی بھلائی مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ وہ بھلائی اس کو ضرور عطا فرماتے ہیں (۴)۔

۵۔ نیز سرورِ عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص رات کو بے خواب ہوکر کروٹیں بدلے اور یہ کلمات پڑھے:

﴿لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ﴾

پھر کہے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ (اے اللہ میرے گناہ معاف فرما) یا کوئی اور دعا کرے تو اس کی

(۲) مسلم، رقم (۲۷۲۲) (۳) الترغیب (۲/۵٤۷) (٤) ابن السنی، رقم (۷۲٤) وابوداؤد، رقم (۵۰٤۲)

دُعا قبول ہوگی' (اس وقت) اگر وضو کر کے نماز پڑھے تو وہ نماز بھی قبول ہوگی'' (۱)۔

۶۔ قبولیت دُعا کے اسباب میں سے ایک یہ ہے کہ رات کے آخری تہائی حصہ میں دُعا کی جائے۔

چنانچہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ہمارے پروردگار ہر رات' رات کا آخری تہائی حصہ باقی رہنے کے وقت آسمانِ دنیا پر نزول فرماتے ہیں اور فرماتے ہیں: کوئی ہے جو مجھ سے دُعا کرے اور میں اس کو منظور کرلوں' کوئی ہے جو مجھ سے سوال کرے اور میں اس کو عطا کروں' کوئی ہے جو مجھ سے معافی مانگے تاکہ میں اس کی مغفرت کردوں'' (۲)

۷۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''دو وقت ایسے ہیں جن میں دعا رد نہیں ہوتی یا فرمایا بہت کم رد ہوتی ہے ایک اذان کے وقت دعا کرنا اور دوسرے لڑائی کے وقت دعا کرنا' جب لوگ گھمسان کی جنگ لڑ رہے ہوں'' (۳)۔

۸۔ حدیث میں آتا ہے کہ ایک دفعہ تین آدمی چلے جا رہے تھے کہ اچانک بارش ہونے لگی چنانچہ وہ ایک غار کیطرف پہنچے جو ایک پہاڑ میں تھی' پھر اس پہاڑ سے ایک بڑا پتھر لڑھکا اور اس نے غار کا منہ بند کردیا' وہ ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ ایسے اعمال جو صرف اللہ کی رضا کے لئے تم نے کئے ہوں ان کو سوچو پھر ان کا واسطہ دے کر اللہ سے دعا کرو' ہوسکتا ہے اس طرح اللہ تعالیٰ اس پتھر کو ہٹا دیں۔ ایک نے کہا: اے اللہ! میرے بوڑھے والدین تھے اور چھوٹے بچے بھی' میں ان کے لئے بکریاں چراتا تھا' جب میں شام کو واپس پہنچتا تو پہلے اپنے والدین کے لئے دودھ دوہتا تھا اور اپنے بچوں سے پہلے ان کو دودھ پلاتا تھا' ایک دن درختوں کی تلاش میں میں دور نکل گیا جس کی وجہ سے شام گئے واپس لوٹا تو دیکھا کہ میرے ماں باپ سوئے ہوئے ہیں۔ میں نے اسی طرح دودھ نکالا جیسے پہلے نکالتا تھا' دودھ دوہ کر دودھ کا برتن لایا اور اپنے والدین کے سروں کے پاس کھڑا ہوگیا' میں نے ان کو بیدار کرنا اچھا نہ سمجھا' اور مجھے یہ بھی پسند نہ تھا کہ والدین سے پہلے

---

(۱) البخاری 'رقم (۱۱۵٤) حدیث عبادۃ بن الصامتؓ ۔ (۲) البخاری 'رقم (۷٤۹٤) مسلم (۷۵۸) حدیث ابی ہریرۃؓ (۳) ابوداؤد 'رقم (۲۵٤۰) حدیث سہل بن سعدؓ ۔

اپنے بچوں کو دودھ پلاؤں' حالانکہ وہ میرے قدموں میں بلبلا رہے تھے' صبح صادق تک میں اسی حال میں رہا' (اے اللہ!) اگر آپ جانتے ہیں کہ میں نے یہ عمل تیری رضا کے حصول کے لئے ہی کیا تھا تو ہمارے لئے اس غار کے منہ سے کچھ حصہ کشادہ کردے تاکہ ہم آسمان کو دیکھ سکیں چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے اس غار کا منہ اتنا کشادہ کردیا جس سے وہ آسمان کو دیکھ سکیں' دوسرے نے یوں کہا: اے اللہ! میری ایک چچا کی بیٹی تھی' مجھے اس سے شدید محبت تھی جیسے آدمی عورت سے کرتا ہے' میں نے اس سے اس کے نفس کی خواہش کی مگر اس نے انکار کیا' یہاں تک کہ میں اس کو سو دینار دوں (یعنی وہ اس شرط پر تیار ہوئی) چنانچہ میں نے محنت کی اور سو دینار اکٹھے کئے اور اس کو دیدیئے' پھر جب میں اس کی دو ٹانگوں کے درمیان بیٹھا (یعنی صحبت کرنے لگا) تو اس نے کہا: اے اللہ کے بندے! خدا کا خوف کر' اور حق کے بغیر بکارت زائل نہ کر' پھر میں نے وہ بدعملی نہیں کی اور اس کو چھوڑ آیا' اے اللہ! اگر آپ جانتے ہیں کہ میں نے یہ عمل صرف آپ کی رضا جوئی کے لئے کیا تھا تو ہمارے لئے کچھ اور غار کا منہ کھول دے۔ تیسرے نے کہا: اے اللہ! میں نے (ایک مرتبہ) ایک مزدور اجرت پر لیا تھا' جب اس نے اپنا کام پورا کرلیا تو اس نے کہا: مجھے میرا حق دیدو' میں نے اس کا حق اس پر پیش کیا تو اس نے اس سے بے رغبتی کی اور اس حق کو چھوڑ دیا' میں نے پھر مسلسل اس کے مال کو تجارت میں لگائے رکھا حتی کہ گائیوں کا اور بیلوں کا ایک ریوڑ تیار ہوگیا' پھر وہ میرے پاس آیا اور کہنے لگا: خدا کا خوف کرو' میرے حق کے متعلق مجھ پر ظلم نہ کرو' میں نے کہا: یہ گائیوں اور بیلوں کا ریوڑ ہے' یہ لے جاؤ' یہ تمہارا ہے' اس نے کہا: خدا سے ڈرو' اور مجھ سے مذاق نہ کرو' میں نے کہا: میں تجھ سے مذاق نہیں کررہا۔ یہ سارا مال تمہارا ہی ہے لہذا گائیوں کا یہ ریوڑ لے جاؤ' چنانچہ اس نے وہ ریوڑ لیا اور چلا گیا۔ (اے اللہ!) اگر آپ جانتے ہیں کہ میں نے یہ عمل آپ کی رضاء وخوشنودی کے لئے کیا تھا تو جو حصہ باقی رہ گیا ہے اس کو بھی کھول دیجئے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے غار کا سارا منہ کھول دیا(۱)۔

(۱) بخاری (٣٤٦٥)۔

حکایت:

۹۔ بیان کیا جاتا ہے کہ مروان بن حکم نے حضرت سعید بن زیدؓ کے پاس اروٰی بنت اویس کے بارے میں بات چیت کرنے کے لئے چند آدی بھیجے' اروی کا ان سے کسی زمین کے متعلق جھگڑا تھا' چنانچہ حضرت سعید بن زیدؓ نے فرمایا: یہ لوگ خیال کرتے ہیں کہ میں اروٰی بنت اویس پر ظلم کر رہا ہوں (حالانکہ ایسا نہیں ہے) میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے' آپؐ نے فرمایا: ''جو شخص بالشت بھر زمین بھی ظلم کرے گا اسے سات زمینوں کا قیامت کے روز طوق پہنایا جائے گا'' اے اللہ! اگر اروٰی جھوٹی ہے تو اس کو اس وقت تک موت نہ دینا جب تک کہ وہ اندھی نہ ہو جائے اور اس کی قبر کنوئیں میں نہ بنا دی جائے جب تک راوی کہتے ہیں کہ خدا کی قسم! مرنے سے پہلے وہ اندھی ہو چکی تھی' ایک دن وہ گھر کے اندر چل رہی تھی' باوجودیکہ وہ بڑی ہوشیار تھی لیکن اچانک اپنے ہی کنوئیں میں گر گئیں اور وہ کنواں ہی ان کی قبر ثابت ہوا۔

حکایت:

۱۰۔ بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت ابوریحانہؓ (حضور ﷺ کے ایک صحابیؓ) سمندری سفر میں تھے' ان کے پاس کاغذ تھے' وہ سلائی کر رہے تھے کہ اچانک ان کی سوئی دریا میں گر گئی' چنانچہ انہوں نے کہا: اے پروردگار! میں آپ کو تاکید کرتا ہوں کہ میری سوئی مجھے واپس لوٹا دیں' اسی وقت ان کی سوئی سطح پر ظاہر ہوئی اور انہوں نے اس کو پکڑ لیا (۲)۔

حکایت:

۱۱۔ کہا جاتا ہے کہ طاؤس ایک رات کسی پریشانی میں تھے کہ حضرت علی بن الحسینؓ تشریف لائے' طاؤس کہنے لگے: یہ نیک آدمی ہیں' نیک گھرانے سے ان کا تعلق ہے' آج رات میں ضرور ان کی دعا توجہ سے سنوں گا: چنانچہ حضرت علی بن الحسینؓ نے نماز شروع

(۱) ابونعیم (۱/۹٦) (۲) الاصابة (۳/٤٦٤)

کی، پھر جب وہ سجدہ میں گئے تو میں نے دھیان سے سنا تو وہ یہ کہہ رہے تھے:

﴿عُبَيْدُكَ بِفَنَائِكَ، مِسْكِيْنُكَ بِفَنَائِكَ، فَقِيْرُكَ بِفَنَائِكَ، سَائِلُكَ بِفَنَائِكَ﴾

''تیرا حقیر بندہ تیرے در پر ہے، تیرا مسکین تیرے در پر ہے، تیرا فقیر تیرے در پر ہے، تیرا سائل تیرے در پر ہے''۔

طاؤس کہتے ہیں: میں نے یہ کلمات یاد کر لئے، میں نے یہ کلمات جس مصیبت میں بھی پڑھے اللہ نے میری مصیبت دور فرمادی (۱)۔

حاجات کا پورا ہونا:

۱۔ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾ (الحج:۷۷)

''اور نیک کام کیا کرو امید ہے کہ تم فلاح پاؤ گے''۔

۲۔ نیز اللہ تعالیٰ کا ارشادِ مبارک ہے:

﴿وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ﴾ (البقرة:۲۱۵)

''اور جونسا نیک کام کرو گے سو اللہ تعالیٰ کو اس کی خوب خبر ہے''۔

۳۔نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے، وہ اس پر نہ ظلم کرتا ہے اور نہ اس کو بے یار و مددگار چھوڑتا ہے۔ جو شخص اپنے بھائی کی ضرورت کو پورا کرنے میں لگا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی حاجات کو پورا کرتے رہتے ہیں اور جو شخص کسی مسلمان کی کوئی پریشانی دور کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کی پریشانیوں میں سے کوئی پریشانی اس سے دور کریں گے، اور جو شخص کسی مسلمان کے عیب کی پردہ پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی کریں گے'' (۲)۔

(۱) دیکھئے: الفرج بعد الشدة (۱/۱۴۸) (۲) الترمذی، رقم (۱۴۲۶)۔

حکایت:

۴۔ حضرت ابن عباسؓ مسجدِ نبویؐ میں معتکف تھے' آپؓ نے ایک آدمی کو مغموم اور پریشان دیکھا' آپؓ نے پوچھا: اے فلاں آدمی! کیا بات ہے میں تجھے غمزدہ اور پریشان حال دیکھتا ہوں؟ اس نے کہا: جی ہاں! اے رسول اللہؐ کے عم زاد! میں پریشان ہوں' کیونکہ فلاں کا میرے ذمہ حقِ ولاء ہے لیکن میں ادا کرنے پر قدرت نہیں رکھتا۔ ابنِ عباسؓ نے فرمایا: کیا میں خود اس سے تیرے متعلق بات نہ کروں؟ اس نے کہا: اگر آپ پسند کریں تو بہت اچھا۔ چنانچہ ابن عباسؓ نے اپنے جوتے پہنے اور مسجدِ نبویؐ سے باہر آ گئے' وہ شخص آپؓ سے کہنے لگا: آپ بھول تو نہیں گئے' آپ تو اعتکاف میں تھے؟ اب عباسؓ نے فرمایا: نہیں! میں بھولا نہیں ہوں' البتہ میں نے اس صاحبِ قبر ﷺ سے حدیث سنی تھی' یہ کہہ کر آپؓ رونے لگے حضورؐ نے فرمایا ہے: ''جو شخص اپنے بھائی کی کوئی ضرورت پوری اکرنے کی سعی کرے اور پھر اس کی وہ حاجت پوری کردے تو یہ اس کے لئے دس سال کے اعتکاف سے زیادہ بہتر ہے' اور جو شخص اللہ کی رضا کی خاطر ایک دن کا بھی اعتکاف کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے اور جہنم کے درمیان تین خندقوں کا فاصلہ پیدا کر دیتے ہیں' جو مشرق و مغرب کے مابین فاصلہ سے بھی زیادہ ہے''(۱)۔

۵۔ قضائے حاجات کے لئے چند نافع نمازوں کا ذکر کیا جاتا ہے:

ا۔ نمازِ حاجت: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جس شخص کو (بلاواسطہ) اللہ تعالیٰ کی طرف کوئی حاجت ہو یا اولادِ آدم میں سے کسی کی طرف تو اس کو چاہئیے کہ اچھے طریقہ سے وضو کر کے دو رکعتیں پڑھے' پھر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرے' نبی ﷺ پر درود بھیجے' اس کے بعد یہ کلمات پڑھے'':

﴿ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ' سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ' اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ' اَسْاَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ

---

(۱) الترغيب (۲/۹۹)' مجمع الزوائد(۸/۱۹۵) مختصراً' ورواه الطبراني في "الاوسط" باسناد جيد۔

وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ، وَالْغَنِيمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ، وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهُ، وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهُ، وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ﴾ (۱)

۶۔ **نمازِ استخارہ:** اس میں دو نفل رکعتیں پڑھنی ہوتی ہیں، اور بعد میں ایک دعا جو قبلہ رخ ہوکر اپنی جگہ میں بیٹھے ہوئے پڑھنی ہوتی ہے، دل میں اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنی حاجت کا استحضار ہو۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ تمام امور میں ہمیں استخارہ کی تعلیم قرآن کی سورت کی طرح دیتے تھے، حضورؐ نے فرمایا: ''جب تمہیں کوئی کام کرنا ہو تو فرض کے سوا دو رکعتیں پڑھنے کے بعد یہ دعا پڑھے:

﴿اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ، وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ، وَاَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ، فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ، وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ، وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ، اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَيْرٌ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ، اَوْقَالَ عَاجِلِ اَمْرِيْ، وَآجِلِهٖ، فَاقْدِرْهُ لِيْ وَيَسِّرْهُ لِيْ ثُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ، وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ اَوْقَالَ عَاجِلِ اَمْرِيْ وَآجِلِهٖ، فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ، وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ، وَاقْدِرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ، ثُمَّ رَضِّنِيْ بِهٖ﴾ (۱)

آپؐ نے فرمایا: ''اپنی حاجت کا (دل میں) ذکر کرے''

اس استخارہ کو بار بار کرنا اور دعا کرنا بھی جائز ہے۔ استخارہ کا فائدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کے لئے وہی چیز پسند کریں گے اور اس کو اسی کام کی توفیق عطا فرمائیں گے، جو اس

(۱) الترمذی، رقم (٤٧٩) ابن ماجہ، (١٣٨٤) ۔(٢) البخاری، رقم (٦٣٨٢)۔

کے لئے بہت افضل اور بہتر ہوگا۔

حکایت:

۷۔ بیان کیا جاتا ہے کہ عاصم بن ابی اسحاق جو اپنے زمانے کے شیخ القراء تھے فرماتے ہیں کہ میں ایک دن تنگ دستی میں مبتلا ہوا اور اپنے ایک بھائی کے پاس آیا اور اس کو اپنی پریشانی بتائی، میں نے جب اسے اپنا حال بیان کیا تو مجھے اس کے چہرہ پر ناگواری کے آثار دکھائی دیئے، میں فوراً اس کے گھر سے نکلا اور ایک صحرا میں جا کر نماز پڑھی جتنی اللہ کو منظور تھی، نماز پڑھنے کے بعد میں نے اپنی جبین زمین پر رکھ دی اور یہ دعا پڑھی:

﴿يَا مُسَبِّبَ الْاَسْبَابِ، يَا مُفَتِّحَ الْاَبْوَابِ، وَيَا سَامِعَ الْاَصْوَاتِ، يَا مُجِيْبَ الدَّعَوَاتِ، يَا قَاضِيَ الْحَاجَاتِ، اِكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ، وَاَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ﴾ (۱)

وہ کہتے ہیں: خدا کی قسم! میں نے جب اپنا سر سجدہ سے اٹھایا تو میں نے قریب ہی سے ایک آواز سنی، دیکھا تو ایک چیل تھی جس نے سرخ رنگ کی تھیلی پھینکی، میں نے وہ تھیلی پکڑی، دیکھا تو اس کے اندر اسّی (۸۰) دینار تھے، اور روئی کے ایک ٹکڑے میں ایک قیمتی پتھر لپٹا ہوا تھا، چنانچہ میں نے وہ قیمتی پتھر ایک کثیر مال کے عوض فروخت کیا، اور کچھ دیناروں سے ایک زمین خریدی اور میں نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔

بیماریوں سے شفا حاصل کرنے کے لئے:

بیماری کی وجہ سے انسان زندگی کے لطف سے محروم ہو جاتا ہے، ضعف اور مرض انسان کو اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ کرتا ہے۔ اس سے دل پژمردہ اور آنکھیں اشکبار ہو جاتی ہیں، جسم و جان آہستہ آہستہ مضمحل اور شکست و ریخت کا شکار ہونے لگتے ہیں، انسانی اعضاء اور قوئ لاغر اور کمزور ہونے لگتے ہیں۔

(۱) "الارج فی الفرج" للسیوطی ص ۱۶ ۔

ا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشادِ مبارک ہے:

﴿وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ﴾ (الشعراء: ۸۰)

''اور جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہی مجھے شفا بخشتا ہے''۔

۲۔ نبی کریم سرورِ دو عالم ﷺ جب بستر پر سونے کے لئے تشریف لاتے تو اپنی دونوں ہتھیلیوں کو اکٹھا کرتے اور اس میں پھونک مارتے' پھر ان دونوں میں سورۃ ''قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ'' سورۃ '' قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ''اور سوۃ'' قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ '' پڑھتے اس کے بعد جہاں تک ممکن ہوتا اپنا دستِ مبارک اپنے جسم پر پھیرتے' پہلے اپنے سر مبارک چہرہ مبارک اور اپنے جسم کے سامنے حصے پر دستِ مبارک پھیرتے' آپ یہ عمل تین مرتبہ کرتے' حضرتِ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب آپ بیمار ہوتے تو مجھے حکم دیتے کہ میں یہ عمل حضورؐ پر کروں''(۱)۔

۳۔ رسول اللہ ﷺ مریض کو ان کلمات کے ساتھ دم کیا کرتے تھے:

﴿اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ مُذْهِبَ الْبَاسِ' اِشْفِ اَنْتَ الشَّافِىْ'
لَا شَافِىَ اِلَّا اَنْتَ' شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا﴾ (۲)

۴۔ حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے کسی درد کی شکایت کی جسے وہ اپنے جسم میں محسوس کرتے تھے' رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: اپنا ہاتھ درد والی جگہ پر رکھ کر یہ الفاظ کہو: ''بِسْمِ اللّٰهِ '' (تین بار) اور سات مرتبہ یہ کہو: ''اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ''(۳)

۵۔ حضورِ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص کسی ایسے مریض کی عیادت کرے جس کی موت کا وقت ابھی نہ آیا ہو اور اسکے پاس سات مرتبہ یہ کلمات کہے:

﴿اَسْاَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَنْ يَّشْفِيَكَ﴾

(۱) البخاری' رقم (۵۰۱۷) مسلم' رقم (۲۱۹۲) حدیثِ عائشہؓ (۲) البخاری' رقم (۵۷۴۲) حدیث انسؓ' (۳) مسلم' رقم (۲۲۰۲) ۔

تو اللہ تعالیٰ اس کو اس مرض سے عافیت بخش دیتے ہیں(۱)۔

۶۔حضرت جبریلؑ نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور پوچھا: اے محمدؐ! کیا آپ بیمار ہیں؟ حضور ﷺ نے فرمایا: جی ہاں' جبریلؑ نے ان کلمات سے آپ ﷺ کو دم کیا' فرمایا:

﴿ بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيْكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ اَوْعَيْنِ حَاسِدٍ' اَللّٰهُ يَشْفِيْكَ بِاسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ﴾(۲)

حکایت:

۷۔ کہا جاتا ہے کہ (ایک روز) یعقوب بن لیث ایسے بیمار ہوئے کہ تمام اطبّاء ان کے علاج سے عاجز آ گئے' لوگوں نے ان سے کہا: آپ کی زیرِ حکومت ایک نیک آدمی ہیں یعنی سہل بن عبداللہ' اگر وہ آپ کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کر دے تو اُمید ہے کہ وہ دعا قبول ہو' چنانچہ حضرت سہل بن عبداللہ کو لایا گیا اور ان سے یعقوب بن لیث نے کہا: آپ میرے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا فرما دیں' سہل کہنے لگے: میری دعا آپ کے حق میں کیسے قبول ہو گی آپ نے تو بہت سے لوگوں کو بے جا قید کر رکھا ہے' چنانچہ اس نے تمام قیدیوں کو رہا کر دیا' پھر حضرت سہل نے یوں دعا کی: اے اللہ! جیسے آپ نے اس کو معصیت کی ذلت دکھادی ہے اسی طرح اس کو طاعت کی عزت بھی دکھا اور اس کی بیماری کو دور کر دے' پس وہ شفایاب ہو گیا' پھر اس نے حضرت سہل کو مال پیش کیا مگر انہوں نے اسے لینے سے صاف انکار کر دیا۔(۳)

حکایت:

۸۔ ایک آدمی کنکریوں سے کھیل رہا تھا اور ان کو (ادھر اُدھر) پھینک رہا تھا کہ

(۱) ابوداؤد' رقم (۳۱۰۶) الترمذی' رقم(۲۰۸۳) حدیث ابن عباسؓ (۲) مسلم' رقم (۲۱۸۶) الترمذی' رقم (۹۷۲) حدیث ابی سعید الخدریؓ (۳) الرسالة القشیریة (۲/۵۳۱) ۔

اچانک ایک کنکری اس کے کان میں چلی گئی' اس نے نکالنے کی بہت کوشش کی مگر کامیاب نہ ہوا' وہ کنکری اس کے کان میں رہی اور اس کو بہت تکلیف پہنچتی' ایک دن وہ بیٹھا ہوا تھا کہ کسی پڑھنے والے سے یہ آیتِ مبارکہ سنی:

﴿ اَمَّنۡ یُّجِیۡبُ الۡمُضۡطَرَّ اِذَا دَعَاہُ وَیَکۡشِفُ السُّوۡٓءَ ﴾ (النمل: ٦٢)

''یا وہ ذات جو بے قرار آدمی کی سنتا ہے جب وہ اس کو پکارتا ہے اور (اس کی) مصیبت کو دور کر دیتا ہے''۔

یہ سن کر اس نے اس طرح دعا کی: اے میرے رب! میں مضطر (لاچار) ہوں اور تو مجیب (چارہ گر) ہے' جس تکلیف میں میں مبتلا ہوں وہ دور فرما دے' چنانچہ وہ کنکری اسی وقت اس کے کان سے نکل گئی (۱)۔

پھوڑے پھنسیوں سے نجات:

۱۔ نبی کریم ﷺ کی ایک زوجہ مطہرہ فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ میرے ہاں تشریف لائے' میری انگلی میں ایک پھوڑا نکلا ہوا تھا' (آپؐ نے پوچھا) تیرے پاس ذریرہ (خوشبو کی قسم) ہے۔ چنانچہ آپؐ نے اس کو اس پھوڑے پر رکھا اور فرمایا: تم یہ کہو: ''اَللّٰھُمَّ مُصَغِّرُ الْکَبِیْرِ' وَمُکَبِّرُ الصَّغِیْرِ صَغِّرْ مَالِیْ '' (چنانچہ میں نے یہ کہا تو) وہ پھوڑا پھنسی ختم ہو گئی (۲)

۲۔ حضورِ اکرم ﷺ سے جب بھی کوئی شخص کسی زخم' پھوڑے پھنسی وغیرہ کی شکایت کرتا تو آپؐ اپنی انگلی مبارک سے اس طرح کرتے' حدیث کے راوی سفیان بن عیینہ نے اپنی شہادت والی انگلی کو زمین پر رکھا پھر اس کو اٹھایا' اور پھر حضورؐ یہ دُعا پڑھتے:

''بِسْمِ اللّٰہِ تُرْبَۃُ اَرْضِنَا بِرِیْقَۃِ بَعْضِنَا یُشْفٰی بِہٖ سَقِیْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا'' (۳)

---

(۱) ذکرہ التنوخی فی "الفرج بعدالشدۃ" (۱/۸۹)' (۲) ابن السنی' رقم (٦٤٠) احمد (٥/٣٧٠) صحیح۔ (۳) البخاری' رقم (٥٧٤٥)' مسلم (٢١٩٤) من حدیث عائشۃؓ

حکایت:

۲۔ احمد بن داسہ البصری کہتے ہیں: میں ایک دن ایسا سخت بیمار ہوا کہ مجھے اپنی زندگی سے مایوسی ہوگئی' اس لئے کہ میں سخت تکلیف میں مبتلا تھا' چنانچہ ابومحمد سہل التستریؒ کے کوئی صاحب میری تیمارداری کے لئے آئے اور مجھے بتایا کہ ابومحمد سہل تستریؒ اپنی امراض میں ایک دعا پڑھا کرتے تھے جس نے بھی اپنی بیماری میں اس دعا کو پڑھا اسے عافیت حاصل ہوئی' میں نے پوچھا: وہ دعا کونسی ہے؟ انہوں نے بتایا کہ وہ دعا یہ ہے:

﴿ اَللّٰهُمَّ اشْفِنِیْ بِشِفَائِكَ' وَدَاوِنِیْ بِدَوَائِكَ' وَعَافِنِیْ مِنْ بَلَائِكَ﴾ (۱)

احمد بن داسہ کہتے ہیں: چنانچہ میں نے اس دعا کو متواتر پڑھنا شروع کردیا تو مجھے عافیت حاصل ہوگئی۔

بیماری سے بچاؤ کے لئے:

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص کسی کو بیماری میں مبتلا دیکھ کر یہ دُعا پڑھے:

﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ' وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی كَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلاً﴾ (۲)

تو وہ اس مصیبت سے دوچار نہیں ہوگا۔

علماء کہتے ہیں: اس شخص کو چاہئیے کہ مذکورہ دعا آہستہ آواز میں پڑھے' صرف خود اس کو سن سکے' دوسرا گرفتارِ مصیبت نہ سن پائے' ورنہ اس کی دل آزاری ہوگی' البتہ اگر اس کی مصیبت کوئی معصیت کا فعل ہو تو پھر اس کے سن لینے میں بھی کوئی حرج نہیں' بشرطیکہ اس سے کسی فتنہ وفساد کا اندیشہ نہ ہو۔ واللہ اعلم (۳)۔

(۱) ''الفرج بعد الشدة'' (۱/۲۲۳) ۔(۲) الترمذی' رقم(۳٤۳۲) من حدیث ابی ہریرۃؓ باسناد حسن(۳) دیکھئے: ''الاذکار'' للنووی ص ٤۸۵ ۔

ڈسے ہوئے شخص کا علاج:

منقول ہے کہ رسول کریم ﷺ کے صحابہؓ کی ایک جماعت ایک سفر میں تھی' سفر کے دوران وہ عرب کے کسی قبیلہ میں ٹھہری' وہاں کے لوگوں سے مہمانوں نوازی کا کہا گیا تو انہوں نے ان کی مہمان نوازی سے انکار کر دیا' چنانچہ اس قبیلہ کے سردار کو کسی جانور نے ڈس لیا' قبیلہ کے لوگوں نے اس کے علاج کے لئے ہر ممکن کوشش کی مگر فائدہ نہ ہوا' کسی نے کہا: جو جماعت یہاں آئی ہوئی ہے ان سے جا کر پوچھنا چاہئیے' ہوسکتا ہے ان کے پاس (علاج کی) کوئی چیز ہو' چنانچہ وہ لوگ ان کے پاس آئے اور کہنے لگے: اے جماعت کے لوگو! ہمارے سردار کو کسی جانور نے ڈس لیا ہے اور ہم نے اپنے طور پر اس کے علاج کے لئے کوئی کسر نہیں چھوڑی مگر کوئی افاقہ نہیں ہوا' کیا تم میں سے کسی کے پاس کوئی مفید چیز ہے؟

صحابہؓ کی جماعت میں سے ایک شخص کہنے لگا: بخدا! میں دم کر سکتا ہوں' لیکن خدا کی قسم! ہم لوگوں نے تم سے میزبانی چاہی تھی مگر تم نے ہمیں ضیافت دینے سے انکار کیا' لہذا میں اس وقت تک دم نہیں کروں گا جب تک کہ تم ہمارے لئے کوئی اجرت مقرر نہیں کرو گے' چنانچہ بکریوں کے ایک ریوڑ پر مصالحت ہوئی' وہ صحابی رسولؐ سورۃ فاتحہ پڑھ کر اس سردار پر تھوک جمع کر کے ڈالتے رہے حتی کہ وہ ایسے ہو گیا جیسے رسی سے بندھا ہوا تھا اور اب کھل گیا' اور بالکل شفایاب ہو گیا' پھر قبیلہ کے لوگوں نے مصالحت کے مطابق مقرر کردہ اجرت ادا کر دی' کسی صحابیؓ نے کہا: یہ مال آپس میں تقسیم کرو' لیکن جس نے دم کیا تھا وہ کہنے لگے: جب تک حضور ﷺ کی خدمت میں پہنچ کر سارا قصہ ذکر نہیں کر دیں گے ایسا نہ کرو' ہمیں چاہئیے کہ حضورؐ کے حکم کو پہلے دیکھ لیں' چنانچہ وہ جماعت جب واپس آئی اور حضورؐ سے سارا واقعہ ذکر کیا تو آپؐ نے فرمایا: تمہیں کیسے پتہ چلا کہ سورۃِ فاتحہ دم ہے؟ پھر فرمایا: تم نے درست کام کیا' آپس میں بکریاں بانٹ لو اور میرے لئے بھی اپنے ساتھ ایک حصہ مقرر کر دو۔ اور نبی کریم ﷺ ہنس دیئے (۱)۔

(۱) البخاری' رقم (۵۷۴۹) 'مسلم' رقم (۲۲۰۱) من حدیث ابی سعید الخدریؓ۔

فکروغم کے ازالہ کے لئے:

فکر کا تعلق تو ایسے امر سے ہوتا ہے جس کا وقوع متوقع ہو اور حزن وغم کا تعلق امرِ وقوع سے ہوتا ہے، بہرحال فکر اور غم دونوں ذہنی طور پر پریشانی کا سبب ہوتے ہیں۔

۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیٓ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُورٌ شَکُورٌ ﴾ (فاطر: ۳٤)

''اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے جس نے ہم سے (رنج و) غم دور کردیا بے شک ہمارا پروردگار بڑا بخشنے والا قدردان ہے''۔

۲۔ حضرت ابوموسی الاشعریؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپؐ نے فرمایا: جو شخص فکروغم سے دوچار ہو اسے چاہئے کہ یہ کلمات پڑھے:

﴿ اَللّٰهُمَّ اَنَا عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ، فِیْ قَبْضَتِكَ، نَاصِیَتِیْ بِیَدِكَ، مَاضٍ فِیَّ حُكْمُكَ، عَدْلٌ فِیَّ قَضَائُكَ، اَسْأَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَلَكَ سَمَّیْتَ بِهٖ نَفْسَكَ، اَوْاَنْزَلْتَهٗ فِیْ كِتَابِكَ اَوْعَلَّمْتَهٗ اَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ اَوِاسْتَأْثَرْتَ بِهٖ فِیْ عِلْمِ الْغَیْبِ عِنْدَكَ اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ الْعَظِیْمَ نُوْرَ صَدْرِیْ، وَرَبِیْعَ قَلْبِیْ، وَجِلَاءَ حُزْنِیْ، وَذِهَابَ هَمِّیْ ﴾

لوگوں میں سے ایک آدمی کہنے لگا: جو شخص ان کلمات کے بارے میں نقصان میں رہا وہی اصل خسارے اور نقصان میں ہے، آپؐ نے فرمایا: ہاں! تم لوگ یہ کلمات کہو اور دوسروں کو سکھاؤ، کیونکہ جو شخص ان کلمات کو طلب کے ساتھ پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے غم کو دور کریں گے اور اس کی خوشیوں کو طویل کریں گے(۱)۔

---

(۱) ابن السنی، رقم(۳٤۱)۔

حکایت:

۳۔ مطرف بن عبداللہ المدنی کہتے ہیں: میں منصور کے پاس آیا تو دیکھا کہ وہ مغموم بیٹھا ہے' اس نے مجھے کہا: اے مطرف! میں ایسی پریشانی میں مبتلا ہوں کہ اللہ کے سوا اور کوئی اس کو دور نہیں کرسکتا۔

کیا کوئی ایسی دُعا ہے جو میں پڑھوں جس سے اللہ تعالیٰ میری پریشانی دور کردے؟

میں نے کہا: اے امیر المؤمنین! مجھ سے محمد بن ثابت نے عمرو بن ثابت البصری کے حوالہ سے بیان کیا ہے' وہ فرماتے ہیں: اہلِ بصرہ کے ایک آدمی کے کان میں کوئی مچھر داخل ہوگیا اور کان کے سوراخ میں چلا گیا' جس کی وجہ سے اس نے ساری رات بیداری میں اور دن سخت پریشانی میں گزارا' اس کی زندگی مکدر ہوگئی' چنانچہ اس کو حضرت حسن بصریؒ کے کسی صاحب نے کہا' تم ایسا کرو کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابی حضرت علاء بن الحضرمیؓ والی دُعا پڑھو' جو دعا انہوں نے کسی جنگل و بیابان اور سمندر میں کی تھی جس کی بدولت اللہ تعالیٰ نے ان کو خلاصی عطا فرمائی' اس نے پوچھا: وہ کیا واقعہ ہے؟ انہوں نے کہا: حضرت علاء ابن الحضرمیؓ کو بحرین کی جانب بھیجا گیا' وہ کسی بیابان جنگل میں چل رہے تھے' اس دوران ان کو اتنی شدید پیاس لگی کہ انہیں جان کا خطرہ پیدا ہوگیا' چنانچہ وہ ایک جگہ ٹھہرے اور دو رکعت نماز پڑھنے کے بعد کہنے لگے: یا حَکیم' یا علیم' یا علی' یا عظیم' بارش برسادے' چنانچہ بادل کا ایک ٹکڑا آیا اور اتنی بارش ہوئی کہ انہوں نے برتن بھر لئے' اور سواری کے اونٹ کو بھی پانی پلایا' پھر وہ خلیج بحر کی جانب چل دیئے' جس کا پانی اس روز نیچے چلا گیا تھا' چنانچہ ان کو کوئی کشتی دستیاب نہ ہوئی' انہوں نے دو رکعتیں پڑھیں' پھر کہا' یا حکیم' یا علیم' یا علی' یا عظیم ہمیں پار لگادے' پھر اپنے گھوڑے کی لگام پکڑی اور فرمایا: اللہ کے نام سے دریا کو پار کرو' ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں: چنانچہ ہم پانی پر چلے' خدا کی قسم! ہم میں سے کسی کا پاؤں تک گیلا نہیں ہوا اور نہ ہی سواریوں کے جانوروں کے کُھر گیلے ہوئے' حالانکہ لشکر کی تعداد چار ہزار کی تھی۔ یہ سن کر اس آدمی نے بھی یہی دُعا

پڑھی تو خدا کی قسم! ابھی ہم باہر نہیں آئے تھے کہ اس کے کان سے وہ مچھر بھنبھناتے ہوئے نکلا اور زور سے دیوار پر جالگا اور وہ شخص اس تکلیف سے نجات پا گیا(۱)۔

گناہوں کی بخشش کے لئے:

گناہ وہ تاریکی اور اندھیرا ہے جو رضا وہدایت کے نور کو مستور کردیتا ہے' ایک ایسی قساوت ہے جو دلوں کو غلیظ کردیتی ہے' ایک ایسی خدائی ناراضگی ہے جو گنہگار کو خسارے اور حسرت کے گہرے سمندر میں غرق کردیتی ہے' بایں ہمہ گناہوں کی مغفرت کا سامان بھی دعاؤں کی صورت میں موجود ہے۔

۱۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ﴾ (المؤمنون: ۱۱۸)

''اور آپ یوں کہا کریں کہ اے میرے رب (میری خطائیں) معاف کر اور رحم کر اور تو سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے''۔

۲۔ نیز ارشادِ خداوندی ہے:

﴿قَالُوْا رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِیْ اَمْرِنَا﴾

(آل عمران: ۱۴۷)

''انہوں نے عرض کیا اے ہمارے پروردگار ہمارے گناہوں کو اور ہمارے کاموں میں ہمارے حد سے نکل جانے کو بخش دے''۔

۳۔ حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص مؤذن کی اذان سنتے وقت یہ کلمات کہے:

﴿ اَشْهَدُ اَنْ لَّااِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ' وَاَشْهَدُ اَنَّ

(۱) دیکھیے: ''الارج فی الفرج'' ص ۱۴۔۱۵۔

مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، رَضِيْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَبِمُحَمَّدٍ ﷺ رَسُوْلًا، وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا﴾

اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔(۱)

۴۔ نماز میں تکبیر تحریمہ کے بعد اور قراءت سے قبل یہ کلمات پڑھے:

﴿اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَایَ كَمَا بَاعَدْتَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، اَللّٰهُمَّ نَقِّنِيْ مِنْ خَطَايَایَ كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ، اَللّٰهُمَّ اغْسِلْنِيْ مِنْ خَطَايَایَ بِالثَّلْجِ وَالْمَاءِ وَالْبَرَدِ﴾ (۲)

۵۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص ہر نماز کے بعد تینتیس (۳۳) مرتبہ سبحان اللہ، تینتیس (۳۳) مرتبہ الحمد للہ اور تینتیس (۳۳) بار اللہ اکبر کہے اور سو پورا کرنے کے لئے ایک بار یہ کہدے:

﴿لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ﴾ (۳)

تو اس کے گناہ معاف کردیئے جائیں گے، اگرچہ وہ گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

۶۔ حضورِ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص دن میں سو مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ کہے گا تو اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ خواہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر کیوں نہ ہوں (۴)۔

۷۔ حضورِ اکرم ﷺ یہ دُعا پڑھا کرتے تھے:

﴿اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ عَنِّيْ خَطَايَایَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِیْ [illegible] خَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ

[illegible] ـم رقم (۳۸۶) (۲) البخاری، رقم (۷۴۴) مسلم (۵۹۸) (۳) مسلم رقم (۱۵۹۵) ابوہریرہؓ (۴) البخاری، رقم (۶۴۰۵)۔

الدَّنَسِ، وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ ﴾ (۱)

۸۔ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص وضو کرے، اور اچھا وضو کرے تو اس کی خطائیں اس کے جسم سے نکل جاتی ہیں حتی کہ وہ خطائیں اس کے ناخنوں کے نیچے سے نکل جاتی ہیں (۲)

۹۔ نبی کریم ﷺ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے اور تشہد اور سلام کے درمیان جو آخری کلمات پڑھتے وہ یہ ہوتے:

﴿ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ، وَمَا اَسْرَفْتُ، وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهِ مِنِّيْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ ﴾ (۳)

۱۰۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے، آپؐ نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی شخص اس بات سے عاجز ہے کہ وہ ہر روز ایک ہزار نیکیاں کمائے؟ حاضرینِ مجلس میں سے کسی نے دریافت کیا، ایک ہزار نیکیاں کیسے کما سکتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: سو بار سُبْحَانَ اللّٰهِ کہے گا تو اس کے نامۂ اعمال میں ایک ہزار نیکیاں لکھی جائیں گی یا اس کے ایک ہزار خطائیں مٹا دی جائیں گی (۴)۔

۱۱۔ نبی کریم ﷺ یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

﴿ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ خَطِيْئَتِيْ وَجَهْلِيْ وَاِسْرَافِيْ فِيْ اَمْرِيْ، وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهِ مِنِّيْ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ جِدِّيْ وَهَزْلِيْ، وَخَطَئِيْ وَعَمَدِيْ وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِيْ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ، وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ، وَمَا اَنْتَ

(۱) البخاری، رقم (۶۳۶۸، ۶۳۷۵) (۲) مسلم فی الطهارة (۳۳) (۳) مسلم فی الصلوة المسافرین و قصرها (۲۰) ۔ (۴) مسلم فی الذکر والدعا (۳۷) ۔

اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ، اَنْتَ الْمُقَدِّمُ، وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَاَنْتَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿ (۱)

۱۲۔ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری ساری امت عفو ودرگزر کے قابل ہے مگر علانیہ گناہ کرنے والے ناقابلِ عفو ہیں، بے شک یہ بات بھی علانیہ کاموں میں سے ہے کہ کوئی آدمی رات کو گناہ کرے اور پھر صبح اس حال میں کرے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی پردہ پوشی فرمائی ہو مگر وہ کہتا پھرے: اے فلاں! میں نے گزشتہ رات فلاں فلاں عمل کیا تھا، حالانکہ اس نے رات اللہ تعالیٰ کی پردہ پوشی میں گزاری تھی لیکن وہ خود ہی صبح اس پردے کو اٹھا دیتا ہے (۲)۔

حکایت:

۱۳۔ بنی اسرائیل میں ایک کفل نامی شخص تھا، وہ کسی بھی گناہ سے اجتناب نہیں کرتا تھا، اس کے پاس ایک عورت آئی، اس (کفل) نے اس عورت کو ہمبستری کے لئے ساٹھ دینار دیئے، جب وہ اس عورت کے قریب اس جگہ ہوا جہاں آدمی اپنی بیوی کے ہوتا ہے تو وہ عورت کانپنے اور رونے لگی، کفل نے پوچھا: کیوں روتی ہو؟ کیا میں نے تمہیں اس کام کے لئے مجبور کیا ہے؟ اس نے کہا: نہیں، لیکن بات یہ ہے کہ یہ ایسا کام ہے جو میں نے پہلے کبھی نہیں کیا: اور اس کام پر مجھے میری حاجتمندی نے ہی اکسایا ہے، کفل نے کہا: کیا تم اس مجبوری کی خاطر یہ فعل بد کرو گی جبکہ تم نے کبھی یہ کام نہیں کیا؟ جاؤ، یہ دینار بھی تمہارے ہوئے۔ پھر کفل تو بہ کرتے ہوئے کہنے لگے: خدا کی قسم! میں اس کے بعد کبھی بھی اللہ کی نافرمانی نہیں کروں گا، پس وہ اسی رات فوت ہوئے تو صبح کو ان کے دروازے پر لکھا ہوا تھا: بے شک اللہ نے کفل کی مغفرت کر دی ہے (۳)۔

---

(۱) البخاری، رقم (۶۳۹۹) ۔ (۲) اخرجه البخاری، رقم (۶۰۶۹) (۳) الترمذی، رقم (۲۴۹۶) احمد (۲/۲۳) ۔

حکایت:

۱۴۔ صحیح بخاری میں ہے کہ ایک آدمی سے کوئی گناہ سرزد ہوگیا تو اس نے کہا: پروردگار! مجھ سے گناہ ہوگیا ہے آپ میری مغفرت کردیں۔ پروردگار نے فرمایا: میرے بندے کو معلوم ہے کہ اس کا ایک رب ہے جو گناہوں کو معاف کردیتا ہے اور (کبھی) اس پر مؤاخذہ بھی کرتا ہے' میں نے اپنی بندے کو معاف کردیا۔ پھر کچھ عرصہ کے بعد اس آدمی سے پھر گناہ سرزد ہوا تو اس نے پھر کہا: پروردگار! مجھ سے گناہ ہوگیا ہے آپ میرے گناہ کو معاف کردیجئے' پروردگار فرماتے ہیں: میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا ایک رب ہے جو گناہ کو (کبھی) معاف کردیتا ہے اور (کبھی) اس پر مؤاخذہ بھی کرتا ہے' میں نے اپنے بندے کو معاف کیا۔ پھر کچھ عرصہ کے بعد وہ تیسری بار کسی گناہ کا ارتکاب کرتا ہے' پھر کہتا ہے: پروردگار! میں نے گناہ کیا ہے آپ معاف فرمادیں۔

پروردگار فرماتے ہیں: میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا ایک رب ہے جو گناہ کو (کبھی) معاف کرتا ہے اور (کبھی) اس پر پکڑ کرتا ہے' میں نے تیسری مرتبہ (بھی) اپنے بندے کو معاف کردیا' وہ جو چاہے عمل کرے(۱)

رزق کی وسعت کے لئے:

رزق' وسعتِ خیر' جود وکرم کے فیض' رضائے خداوندی کی برکت' شکرِ الٰہی کی نعمت اور اطاعتِ خداوندی کی برھان و دلیل سے عبارت ہے' نیز رزق' دنیوی سعادت اور اخروی مرکوب ہے۔

۱۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴾ (البقرة:۲۱۲)

''اور روزی اللہ تعالیٰ جس کو چاہتے ہیں بے اندازہ دیدیتے ہیں''۔

۲۔ نیز فرمانِ خداوندی ہے:

(۱) البخاری' رقم (۷۵۰۷)۔

﴿ وَفِى السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوعَدُونَ ﴾ (الذاریات:۲۲)

''اور تمہارا رزق اور جو تم سے (قیامت کے متعلق) وعدہ کیا جاتا ہے (ان سب کا معین وقت) آسمان میں ہے''۔

۳۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص استغفار کو اپنے اوپر لازم کر لیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر تنگی سے نکلنے کی راہ پیدا کر دیتے ہیں اور ہر فکر و غم سے نجات عطا فرماتے ہیں اور اسے ایسی جگہ سے رزق عطا کرتے ہیں جہاں سے اس کو وہم و گمان تک نہیں ہوتا (۱)۔

۴۔ حضرت سعید بن المسیبؒ فرماتے ہیں: ایک شخص کو میں نے مسجد نبویؐ میں روضۂ اطہر اور منبر کے درمیان یہ دعا کرتے ہوئے سنا:

﴿ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ عَمَلًا بَارًّا وَرِزْقًا دَارًّا وَعَيْشًا قَارًّا ﴾

چنانچہ میں نے یہ دعا پڑھی تو مجھے خیر ہی خیر حاصل ہوئی۔

۵۔ حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں: جو شخص ہر رات سورۃ الواقعہ پڑھ لے گا وہ فاقہ میں کبھی بھی مبتلا نہیں ہوگا۔

حکایت:

۶۔ ایک آدمی نے حضرت حسن بصریؒ سے رزق کی کمی کی شکایت کی تو آپؒ نے اس کو استغفار کرنے کو فرمایا: جب آپ سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ط اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ○ يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ○ وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّ بَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ﴾ (نوح:۱۰-۱۲)

''میں نے کہا تم اپنے پروردگار سے گناہ بخشواؤ بیشک وہ بڑا بخشنے والا ہے کثرت سے تم پر

(۱) ابوداؤد رقم (۱۵۱۸)۔

بارش بھیجے گا اور تمہارے مال اور اولاد میں ترقی دے گا اور تمہارے لئے باغ لگا دے گا اور تمہارے لئے نہریں بہادے گا''۔

حکایت:

۷۔ حضرت سفیان ثوریؒ نے ایک دیہاتی کو یہ کہتے ہوئے سنا: اے اللہ! اگر میرا رزق آسمانوں میں ہے تو اس کو اتار دے' اور اگر زمین کے اندر ہے تو پھر اس کو باہر نکال دے' اور اگر دور ہے تو نزدیک کردے' اور اگر نزدیک ہے تو اس کو آسان کردے' اور اگر تھوڑا ہے تو زیادہ کردے اور اگر زیادہ ہے تو اس میں برکت پیدا کردے۔

حکایت:

۸۔ علی بن زید' عباس بن مامون کا کاتب تھا' (ایک دن) وہ اس سے اس قدر ناراض ہوا کہ اس کی تمام مملوکہ چیزیں لے لیں اور ایک خچر کے سوا اس کے لئے اور کچھ نہیں چھوڑا' علی بن زید اس خچر کو کرایہ کے لئے دن کے اوّل حصہ میں چھوڑ دیتا تاکہ جو کمائی حاصل ہو اس سے خچر کے لئے چارہ حاصل ہو سکے اور اپنے لئے اور اپنے غلام کے لئے خرچہ پیدا کیا جا سکے۔ ایک روز اس خچر نے کچھ بھی نہیں کمایا' پس وہ آدمی اور اس کا غلام رات بھر بھوکے رہے' اگلے روز بھی وہ دونوں اسی صورتِ حال سے دوچار ہوئے' چنانچہ غلام نے ان سے کہا: اے میرے آقا! ہم تو بھوک برداشت کرلیں گے' لیکن یہ جانور بھوک برداشت نہیں کرسکتا' (کچھ کیا جائے) چنانچہ گھر میں کوئی ایسی چیز تلاش کی گئی جسے بیچ کر اس کے چارے کا انتظام ہو سکے تو سوائے ایک پرانے سے رومال کے اور کچھ نہیں ملا اس نے غلام سے کہا: یہ رومال لو' اور اسے بیچ کر اس کا چارہ جانور کے لئے خرید لاؤ' اور اگر کچھ رقم بچ جائے تو ہمارے لئے بھی کھانے کی کوئی چیز خرید لینا۔ وہ غلام بازار کی طرف گیا' گھر کے اندر ایک کوّا تھا' چنانچہ ایک چڑیا برتن سے پانی پینے آئی' اس کوے نے جلدی سے اس کو پکڑا اور اس کو کھا گیا' اور پھر اپنے پر ہلانے لگا'' اور خوب چست و چالاک ہو گیا' (یہ منظر دیکھ کر) علی بن زید رونے لگا' اس نے آسمان کی طرف اپنا سر اٹھایا

اور کہا: اے اللہ! جیسے آپ نے اس کوّے کو روزی دی ہے مجھے بھی روزی عطا فرمادے اور میری تنگی کو دور فرمادے' علی بن زید کہتے ہیں: کچھ ہی دیر کے بعد دروازہ پر دستک ہوئی' دیکھا تو عباس کے وکیل ابراہیم بن نوح تھے' وہ اندر آئے اور کہنے لگے: امیر وقت آپ کو سلام کہتے ہیں آج صبح ہی انہوں نے آپ کا تذکرہ کیا اور آپ کے لئے پانچ سو دینار کا حکم دیا ہے' ابراہیم بن نوح نے وہ تھیلی نکالی اور میرے سامنے رکھ دی' میں رویا' اور اللہ تعالیٰ کا شکر بھی ادا کیا اور خلیفہ عباس کو بھی دعائیں دیں' پھر اس کو اپنا قصہ بتایا۔

رزق حلال کے لئے:

۱۔ فرمانِ رب العالمین ہے:

﴿ وَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا ﴾ (المائدہ:۸۸)

''خدا تعالیٰ نے جو چیزیں تم کو دی ہیں ان میں سے حلال مرغوب چیزیں کھاؤ''۔

۲۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ اَللّٰهُمَّ اكْفِنِىْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِىْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ ﴾ (۱)

حکایت:

۳۔ بنی اسرائیل کا ایک آدمی اپنے گھر آیا تو گھر والوں کو فقر و حاجت میں مبتلا دیکھ کر جنگل کی طرف چلا گیا' اس کی بیوی کہنے لگی: اے اللہ! ہمیں آٹا عطا فرما جسے ہم گوندھ کر روٹیاں بنا سکیں' اللہ تعالیٰ نے اس کی دُعا قبول فرمائی' دیکھا تو چکی آٹا پیسنے لگی' اور تنور بھنے ہوئے گوشت سے بھرا ہوا ہے۔ اس کا خاوند آیا تو اس نے پوچھا: کیا تمہارے پاس کچھ ہے؟ عورت نے کہا: جی ہاں! اللہ کا رزق ہے' چکی کو اٹھایا اور اس کے اردگرد کو صاف کیا' نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اگر اس چکی کو چھوڑ دیا جاتا تو وہ قیامت کے دن تک گھومتی رہتی'' (۲)۔

(۱) الترمذی' رقم (٣٥٦٣) حديث حسن غريب (٢) دلائل النبوة للبيهقی (١٠٥/٦) احمد (٤٢١/٢) صحيح

خادم اور زوجہ کی برکت کے لئے:

۱۔ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص کسی عورت سے شادی کرے یا کوئی خادم خریدے تو اسے چاہئے کہ یہ دُعا پڑھ لے:

﴿اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ خَیْرَهَا، وَخَیْرَمَا جَبَلْتَهَا عَلَیْهِ، وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا، وَمِنْ شَرِّمَاجَبَلْتَهَا عَلَیْهِ﴾ (۱)

۲۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں: رسولِ کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''اے بیٹے! جب تو اپنے گھر داخل ہوتو سلام کرلیا کر اس سے تم پر اور تمہارے اہلِ خانہ پر (خُدا کی) برکت ہوگی (۲)۔

قرض کی ادائیگی کے لئے:

قرض ایک ایسا بوجھ ہے جو انسان کی گردن کو جھکا دیتا ہے، اور ایک ایسا طوق اور بیڑی ہے جو اس کی حیا اور عزت نفس کو ہر طرف سے جکڑ دیتی ہے، قرض انسان کو ذلیل وخوار کر کے چھوڑتا ہے، یہ دن کی طلب اور رات کی بے چینی اور پریشانی ہے۔

۱۔ نبی مکرم ﷺ ایک دن مسجد میں تشریف لائے تو دیکھا کہ ایک انصاری آدمی جسے ابوامامہ کہا جاتا تھا، بیٹھا ہے، حضورؐ نے اس سے پوچھا: ابوامامہ! کیا بات ہے، میں تمہیں مسجد میں نماز کے وقت کے علاوہ بیٹھا ہوا دیکھتا ہوں؟ انہوں نے کہا: یا رسولؐ اللہ! پریشانیوں اور قرضوں کے بوجھ تلے دبا ہوا ہوں، آپؐ نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسا کلام نہ سکھادوں کہ جب تم وہ کہو تو اللہ تعالیٰ تمہاری پریشانی بھی دور کر دیں اور تمہارے قرض بھی ادا ہو جائیں؟ انہوں نے کہا: یارسول اللہ! کیوں نہیں، (ضرور بتادیجئے) حضور ﷺ نے فرمایا: صبح وشام یہ کلمات پڑھو:

﴿اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ

(۱) ابن ماجه، رقم (۱۹۱۸) ابوداؤد، رقم (۲۱۶۰) من حدیث عمرو بن العاصؓ باسناد صحیح (۲) الترمذی، رقم (۲۶۹۸)

الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ، وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ، وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ﴾ (۱)

ابوامامہ کہتے ہیں: چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا تو اللہ تعالیٰ نے میرے غم وفکر کو دور کر دیا اور میرا قرض بھی ادا کروادیا۔

۲۔ ایک مکاتب (غلام) حضرت علیؓ کے پاس آیا اور کہنے لگا: میں اپنا بدلِ کتابت ادا کرنے سے عاجز ہوں، آپ میری مدد فرما دیجئے! آپؓ نے فرمایا: کیا میں تجھے ایسے کلمات نہ سکھادوں جو مجھے رسول اللہ ﷺ نے سکھائے، اگر تیرے ذمے ثبیر پہاڑ کے برابر بھی قرض ہو تو وہ ادا ہو جائے گا؟ آپؓ نے فرمایا: یہ دعا پڑھو:

﴿اَللّٰهُمَّ اكْفِنِىْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ، وَاَغْنِنِىْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ﴾ (۲)

۳۔ حضورِ اکرم ﷺ نے حضرت معاذ بن جبلؓ سے ارشاد فرمایا: ''کیا میں تجھے ایسی دعا نہ سکھادوں جو تم مانگا کرو، اگر تیرے ذمہ احد پہاڑ کے برابر بھی قرض ہو تو اللہ تعالیٰ اس کو ادا فرما دیں گے؟ اے معاذ یہ کلمات کہا کرو:

﴿قُلِ اللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِى الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ، وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ، وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ، بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ، رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ، تُعْطِيْهِمَا مَنْ تَشَآءُ، وَتَمْنَعُهُمَا مَنْ تَشَآءُ، اِرْحَمْنِىْ رَحْمَةً تُغْنِيْنِىْ بِهَا عَنْ رَحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ﴾ (۳)

حکایت:

۴۔ بنی اسرائیل کا ایک شخص تھا اس نے کسی سے ایک ہزار دینار قرض مانگا، اس نے کہا:

(۱) ابوداؤد، رقم (۱۵۵۵) حسن بشواھدہ۔ (۲) الترمذی، رقم (۳۵۶۳) حسن۔

(۳) الدر المنثور للسیوطی (۲/۲۶) وعزاہ للطبرانی فی الصغیر بسند جید من حدیث انسؓ۔

کوئی گواہ لے آؤ تا کہ میں ان کو اس پر گواہ بنالوں‘ اس نے کہا: اللہ تعالیٰ ہی گواہی کے لئے کافی ہیں‘ اس نے کہا: اچھا پھر میرے پاس کوئی کفیل لے آؤ‘ اس نے کہا: اللہ تعالیٰ ہی میرے کفیل ہیں‘ وہ کہنے لگا: تو ٹھیک کہتا ہے‘ چنانچہ اس نے اس کو ایک وقت مقررہ تک مال دے دیا‘ وہ شخص دریا کے سفر پر نکلا اور اپنی ضرورت کو پورا کیا‘ پھر کوئی سواری تلاش کرنے لگا تا کہ وہ وقتِ مقررہ پر قرض خواہ کے پاس پہنچ سکے‘ لیکن کوئی سواری دستیاب نہ ہوسکی‘ چنانچہ اس نے ایک لکڑی لے کر اس کو کھودا اور اس کے اندر وہ ایک ہزار دینار رکھ دیئے اور ایک کاغذ بھی اس کے ساتھ رکھ دیا‘ پھر دریا پر اس کو لا کر کہنے لگا: اے اللہ! آپ جانتے ہیں کہ میں فلاں شخص سے ایک ہزار دینار قرض لئے تھے‘ اس نے مجھ سے کفیل کے بارے پوچھا تھا تو میں نے کہدیا تھا کہ اللہ ہی میرے کفیل ہونے کے لئے کافی ہیں اور اس نے گواہ کے بارے میں پوچھا تو میں نے کہا تھا کہ اللہ ہی میرا گواہ ہے چنانچہ وہ آپ سے راضی ہوا‘ میں نے اس تک اس کا مال بھیجنے کے لئے ہر ممکن سواری تلاش کی مگر مجھے کوئی سواری نہ مل سکی‘ اب میں یہ مال آپ کے سپرد کرتا ہوں (یہ کہہ کر) اس نے وہ لکڑی دریا میں پھینک دی‘ اس کے بعد وہ کوئی سواری دیکھنے کے لئے واپس ہوا تا کہ مالک کے شہر جا سکے۔ (دوسری طرف) قرض کا مالک (بھی) دریا کی طرف یہ دیکھنے کے لئے نکلا کہ شاید کسی سواری پر وہ مقروض اس کا مال لے کر آرہا ہو جو اس نے اس سے بطورِ قرض لیا تھا‘ کافی دیر تک دریا میں دیکھتا رہا مگر اسے کوئی سواری نظر نہ آئی‘ البتہ اس نے ایک لکڑی دیکھی‘ جسے اس نے اپنے گھر کے ایندھن کے لئے پکڑا‘ جب اس نے اس کو توڑا تو اسے اس میں وہ مال اور کاغذ مل گیا‘ پھر کچھ عرصہ کے بعد وہ مقروض بھی آ گیا اور اس نے اس کو ایک ہزار دینار دیئے اور کہا: بخدا! میں آپ کا مال آپ تک لانے کے لئے مسلسل سواری کی تلاش میں رہا مگر مجھے کوئی سواری دستیاب نہ ہوسکی‘ قرض خواہ نے کہا: بے شک اللہ تعالیٰ نے تیرا وہ مال جو تو نے لکڑی میں رکھ کر بھیجا تھا مجھ تک پہنچا دیا ہے‘ اس طرح تمہارا قرض ادا ہو گیا ہے‘ لہذا اپنے یہ ہزار دینار لو اور جاؤ(۱)۔

---

(۱) احمد (۲/۳۴۸‘ ۳۴۹)۔

مالی فتنہ وفساد دور کرنے کے لئے:

۱۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا﴾ (الكهف: ٤٦)

''مال اوراولا دحیاتِ دنیا کی ایک رونق ہے''۔

۲۔ نبی کریم ﷺ یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

﴿اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْغِنٰی، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْفَقْرِ﴾ (۱)

حکایت:

۳۔ (ایک روز) حضرت سعد بن ابی وقاصؓ حضرت سلمان فارسیؓ کے پاس ان کی عیادت کے لئے آئے، دیکھا کہ حضرت سلمانؓ رو رہے ہیں، حضرت سعدؓ ان سے کہنے لگے: کیا بات ہے آپ روکیوں رہے ہیں؟ آپ کی اپنے ساتھیوں سے ملاقات ہوگی، رسول اللہ ﷺ کے پاس حوضِ کوثر پر ملاقات ہوگی اور پھر رسول اللہ ﷺ وفات کے وقت آپ سے راضی اور خوش بھی تھے؟ (لہذا رونے کی کیا ضرورت ہے) حضرت سلمانؓ نے فرمایا: میں موت سے گھبرا کر یا دنیا کی حرص وہوس کی خاطر نہیں رو رہا، اصل میں رسول اللہ ﷺ نے ہم سے ایک عہد لیا تھا، میں سمجھتا ہوں کہ میں نے زیادتی کی ہے، حضورؐ نے ہم سے یہ عہد لیا تھا کہ تمہارا دنیا میں توشہ ایک مسافر کے توشہ کی طرح ہونا چاہئے۔

جب حضرت سلمانؓ کی وفات ہوتی اور اندازہ لگایا گیا تو انہوں نے بیس سے کچھ زیادہ درہموں کے علاوہ اور کچھ نہیں چھوڑا (۲)۔

---

(۱) البخاري، رقم (٦٣٧٦) (٢) ابن ماجه (٤١٤٠)، الحلية (١/١٩٥)۔

کسی دشمن یا حاکم وغیرہ کا خوف ہو تو کیا پڑھے:

۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشادِ مبارک ہے:

﴿ رَبِّ نَجِّنِیْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ﴾ (القصص: ۲۱)

''اے میرے پروردگار مجھ کو ان ظالم لوگوں سے بچا لیجئے''۔

۲۔ حضور نبی کریم ﷺ دشمن سے خوف کے وقت یہ دعا پڑھتے تھے:

﴿ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ، وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ ﴾ (۱)

۳۔ غلام ظالم بادشاہ اور اس کے لشکر سے خلاصی حاصل کرنے کے لئے یہ پڑھے:

﴿ اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْھِمْ بِمَا شِئْتَ ﴾ (۲)

۴۔ حضرت جعفر الصادقؒ فرماتے ہیں: مجھے اس شخص پر تعجب ہے جو کسی کے مکرو فریب سے دوچار ہو اور یہ آیاتِ مبارکہ پڑھنا بھول جائے:

﴿ وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْٓ اِلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِیْرٌۢ بِالْعِبَادِ فَوَقٰهُ اللّٰهُ سَیِّاٰتِ مَامَكَرُوْا ﴾ (المؤمن: ۴۴،۴۵)

''اور میں اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔ خدا تعالیٰ سب بندوں کا نگران ہے، پھر خدا تعالیٰ نے اس (مومن) کو ان لوگوں کی مضر تدبیروں سے محفوظ رکھا''۔

۵۔ وہب بن منبہ فرماتے ہیں: جب حضرت ابراہیمؑ کو منجنیق کے اندر رکھ کر آگ میں ڈالا گیا تو ابراہیمؑ نے یہ کلمات کہے:

﴿ حَسْبِیَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِیْلُ اَللّٰھُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ اِیْمَانِیْ بِكَ وَعَدَاوَةَ قَوْمِیْ فِیْكَ، فَانْصُرْنِیْ عَلَیْھِمْ وَنَجِّنِیْ مِنَ النَّارِ ﴾ (۳)

تو اللہ تعالیٰ نے آگ کو حکم دیا کہ ابراہیمؑ کے لئے ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو جائے۔

(۱) ابو داؤد رقم (۱۵۳۷) (۲) مسلم (۳۰۰۵) الدعاء المأثور وآدابه لابی بکر الطرطوشی (۲۴۱)۔

حکایت:

۶۔ ایک دفعہ جعفر منصور نے حج کیا تو مدینہ منورہ بھی آیا اور جعفر بن محمد کو حاضر کرنے کا حکم دیا' اور غصہ سے چلایا کہ اگر میں اس کو قتل نہ کروں تو اللہ مجھے مارے' چنانچہ جعفر بن محمد آئے اور کہا: السلام علیک یا امیر المؤمنین! جعفر منصور نے جواب میں کہا: اے خدا کے دشمن! تجھ پر اللہ کی کوئی سلامتی نہیں' تم میرے ملک میں رہ کر فتنہ وفساد پھیلاتے ہو اور میری بادشاہی سے انکار کرتے ہو؟ اگر میں تجھے قتل نہ کروں تو اللہ مجھے مارے۔ جعفر بن محمد کہنے لگے: اے امیر المؤمنین! سلیمانؑ کو بادشاہت عطا ہوئی تو انہوں نے شکر کیا' ایوبؑ مصائب میں مبتلا ہوئے تو انہوں نے صبر کیا' اور یوسفؑ ظلم کا شکار ہوئے مگر انہوں نے معاف کر دیا اور آپ بھی اسی نسل سے ہیں۔ خلیفہ جعفر منصور نے کافی دیر تک اپنا سر جھکایا پھر سر اٹھایا اور کہنے لگا: اے ابوعبداللہ میرے پاس آؤ' اس کو قریب کیا اور اس سے ملا اور پھر چلا گیا' (بعد میں) ربیع ان سے ملے اور پوچھا: میں نے تمہارے ہونٹ ہلتے دیکھے تھے' آخر وہ کونسے کلمات تھے جو تو نے اس وقت کہے: جعفر بن محمد نے کہا: میں نے یہ کلمات پڑھے تھے:

﴿ اَللّٰهُمَّ احْرُسْنِیْ بِعَیْنِكَ الَّتِیْ لَا تَنَامُ' وَاكْنُفْنِیْ بِرُكْنِكَ الَّذِیْ لَا یَرَامُ' وَاغْفِرْلِیْ بِقُدْرَتِكَ عَلَیَّ' وَاَهْلُكَ وَاَنْتَ رَجَائِیْ' رَبِّ كَمْ مِنْ نِعْمَةٍ اَنْعَمْتَ بِهَا عَلَیَّ قَلَّ لَكَ عِنْدَهَا شُكْرِیْ' وَكَمْ مِنْ بَلِیَّةٍ ابْتَلَیْتَنِیْ بِهَا قَلَّ لَكَ عِنْدَهَا صَبْرِیْ فَلَمْ تَخْذُلْنِیْ' فَیَامَنْ قَلَّ عِنْدَ نِعْمَتِهٖ شُكْرِیْ فَلَمْ تُحْرِمْنِیْ' وَیَامَنْ قَلَّ عِنْدَ بَلِیَّتِهٖ صَبْرِیْ فَلَمْ یَخْذُلْنِیْ وَیَامَنْ رَآنِیْ عَلَی الْخَطَایَا فَلَمْ یَفْضَحْنِیْ یَاذَا الْمَعْرُوْفِ الَّذِیْ لَا یَنْقَضِیْ اَبَدًا' وَیَاذَا النِّعَمِ الَّتِیْ لَا تُحْصٰی عَدَدًا' اَسْاَلُكَ

اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ عَبْدٌ مِنْ عِبَادِكَ مِثْلِیْ اَلْقَیْتَ عَلَیْهِ سُلْطَانَكَ، فَخُذْ بِسَمْعِهٖ وَبَصَرِهٖ وَقَلْبِهٖ اِلٰی مَافِیْهِ صَلَاحُ اَمْرِیْ، وَبِكَ اَدْرَأُ فِیْ نَحْرِهٖ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهٖ﴾ (۱)

حکایت:

۷۔ ایک دن حضرت حسن بصریؒ حجاج بن یوسف الثقفی کے پاس آئے، حجاج نے پوچھا: آپ حضرت علی بن ابی طالب اور حضرت عثمان بن عفانؓ کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ حسن بصریؒ نے جواب دیا کہ میں وہی بات کہتا ہوں جو مجھ سے بھی زیادہ بہتر شخص نے تجھ سے زیادہ برے آدمی کے سامنے کہی تھی، یعنی جب فرعون نے پوچھا:

﴿فَمَابَالُ الْقُرُوْنِ الْاُوْلٰی﴾

''اچھا تو پہلے لوگوں کا کیا حال ہوا''۔

تو موسیٰ علیہ السلام نے کہا:

﴿عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّیْ فِیْ كِتٰبٍ ج لَا یَضِلُّ رَبِّیْ وَلَا یَنْسٰی﴾ (طہ: ۵۱، ۵۲)

''ان لوگوں کا علم میرے پروردگار کے پاس دفتر میں ہے، میرا رب نہ غلطی کرتا ہے اور نہ بھولتا ہے''۔

حجاج بن یوسف نے کہا: اے ابوسعید! آپ سید العلماء ہیں، پھر اس نے غالیہ خوشبو (جو چند خوشبو کو ملا کر بناتے ہیں) منگوائی اور اپنی داڑھی کو لگائی، جب حضرت حسن بصریؒ وہاں سے نکلے تو دربان ان کے پیچھے گیا اور ان سے کہنے لگا: اے ابوسعید! خدا کی قسم! حجاج نے تو آپ کو کسی اور کام کے لئے بلایا تھا، یعنی اس نے تو چمڑے کا بچھونا (جس پر مجرم کو قتل کیا جاتا ہے) اور تلوار منگوائی تھی، جب آپ آئے تو میں نے آپ کو دیکھا کہ

(۱) الارج فی الفرج للسیوطی ص ۱۲ ۔

آپکے ہونٹ کسی چیز پر حرکت کر رہے ہیں: آخر وہ کیا کلمات تھے جو اس وقت آپ نے پڑھے: حضرت حسن بصریؒ نے فرمایا: میں نے یہ کلمات پڑھے تھے:

﴿ یَاغِیَاثِیْ عِنْدَ کُرْبَتِیْ وَیَاصَاحِبِیْ عِنْدَ شِدَّتِیْ وَیَا وَلِیَّ نِعْمَتِیْ وَیَا اِلٰهِیْ وَاِلٰهَ اِبْرَاهِیْمَ وَاِسْمَاعِیْلَ وَاِسْحَاقَ وَیَعْقُوْبَ اُرْزُقْنِیْ مَوَدَّتَهٗ وَاصْرِفْ عَنِّیْ اَذَاهُ وَمَعَرَّتَهٗ ﴾(۱)

چنانچہ میرے رب نے مجھے اس کے شر سے بچا دیا۔

حکایت:

۸۔ سلیمان عبدالمالک جب خلیفہ ہوئے تو انہوں نے محمد یزید کو عراق کا امیر بنایا' اور ان قیدیوں کو رہا کر دیا جن کو حجاج نے قید کیا تھا اور اس کے کاتب (منشی) یزید بن ابی مسلم سے سخت برتاؤ کیا' پھر جب سلیمان بن عبدالملک اور عمر بن عبدالعزیز کی وفات ہوگئی اور یزید بن عبدالملک خلیفہ بنے تو اس نے یزید بن ابی مسلم کو افریقہ کا امیر بنا دیا' اس وقت اس کا والی محمد بن یزید تھا' چنانچہ اس نے اس کو گرفتار کروا کے رمضان کے مہینہ میں غروبِ آفتاب کے وقت اپنے سامنے پیش کیا' پھر یزید کہنے لگا: خدا کی قسم! میں ایک عرصہ سے خدا سے دعا کرتا رہا کہ وہ مجھے بغیر کسی عہد وامان کے تجھ پر قدرت دے دے۔

محمد بن یزید نے کہا: واللہ! میں بھی اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا رہا ہوں کہ وہ مجھے تیرے شر سے بچائے اور پناہ دے۔ یزید نے کہا: اس کے ہاتھ میں انگوروں کا خوشہ تھا' پس اللہ نے تجھے نہ امان دی ہے اور نہ تجھے مجھ سے بچایا ہے' خدا کی قسم! جب تک میں تجھے قتل نہیں کروں گا' انگور کا ایک دانہ بھی نہیں کھاوں گا' مؤذن نے اذان دی اور نماز کھڑی ہوگئی تو یزید نے انگور کے اس گچھے کو ایک طرف رکھا اور نماز پڑھنے کے لئے آگے بڑھا' افریقہ کے سارے لوگ اس کے قتل پر متفق تھے' جب یزید رکوع میں گیا تو ایک آدمی نے اس کے سر پر ڈنڈا مارا اور اس کو ہلاک کر دیا' پھر محمد سے کسی نے کہا: آپ جہاں چاہیں چلے جائیں(۲)۔

(۱) "الارج فی الفرج" للسیوطی ص۲۶ (۲) دیکھئے: "حل العقال" لابن قضیب البان ص ۶۳۔

قیدی کی رہائی کے لئے:

۱۔ حضور نبی کریم ﷺ کے عہدِ مبارک میں کسی آدمی کو اس کے دشمن نے قید کرلیا تھا' اس کے والد نے کچھ دے کر اس کو چھڑانا چاہا مگر ان دشمنوں نے اتنا مال مانگا جو ان کی طاقت سے باہر تھا' چنانچہ اس نے نبی ﷺ سے اس کی شکایت کی تو آپؐ نے فرمایا: اپنے بیٹے کو یہ کلمات لکھ کر بھیج دو اور اسے چاہئے کہ انہیں کثرت سے پڑھے:

﴿تَوَكَّلْتُ عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا الخ﴾

چنانچہ اس آدمی نے اپنے بیٹے کو یہ کلمات لکھ کر بھیج دئے' اور وہ ان کو پڑھتا رہا' دشمن اس سے ایسا غافل ہوا کہ بیٹا چالیس اونٹ وہاں سے ہانک کر اپنے باپ کے پاس لے آیا(۱)۔

حکایت:

۲۔ بعض بزرگوں سے قیدیوں کی رہائی کے سلسلہ میں منقول ہے کہ ایک ہی مجلس میں قبلہ رو ہو کر خالص نیت اور حضورِ قلبی کے ساتھ سورۃ یوسف پڑھی جائے' اس کے بعد ایک ہزار مرتبہ یہ دعا پڑھے:

﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ' وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ' مَاشَاءَ اللّٰهُ كَانَ' وَحَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ﴾

پھر یہ کہے:

﴿اَللّٰهُمَّ يَالَطِيْفُ يَا لَطِيْفُ يَالَطِيْفُ' يَامَنْ وَسِعَ لُطْفُهٗ اَهْلَ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ' اَسْأَلُكَ اَللّٰهُمَّ اَنْ تَلْطُفَ بِيْ

---

(۱) "الترغیب والترہیب"(۲/۶۱۹) وقال الحافظ: ھذا معضل۔

بِخَفِيِّ لُطْفِكَ اِذَا لَطَفْتَ بِهٖ عَلٰى اَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ كَفٰى، فَاِنَّكَ قُلْتَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ، اَللّٰهُ لَطِيْفٌ بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ﴾(الشوری:۱۹)

اللہ تعالیٰ بہت جلد اس کو خلاصی عطا فرمائیں گے اور اپنے حکم سے عزت کے ساتھ بری کردیں گے۔ یہ دعا آزمودہ ہے اور صحیح ہے(۱)۔

شیطان کے شر سے بچنے کے لئے:

ابلیس دلوں کا بھیڑیا، اخلاص کا ڈاکو، عداوتوں کی جڑ، کفر کا قاصد، زنا کا ایلچی اور برائی کا تہہ خانہ ہے، جو نہ سوتا ہے اور نہ کبھی سست ہوتا ہے، اور انسان کے اندر خون کی طرح گردش کرتا ہے، سب سے پہلا کافر نافرمان، متکبر اور مغرور، غافلوں کے دلوں میں مسکن بناتا ہے اور ذاکرین کے گھروں سے دور بھاگتا ہے۔

۱۔ ارشادِ خداوندی ہے:

﴿وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ط اِنَّهٗ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ﴾(الاعراف:۲۰۰)

''اور اگر آپ کو کوئی وسوسہ شیطان کی طرف سے آنے لگے تو اللہ کی پناہ مانگ لیا کیجئے، بلاشبہ وہ خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے''۔

۲۔ نیز فرمانِ پروردگارِ عالم ہے:

﴿فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ اِنَّهٗ لَيْسَ لَهٗ سُلْطٰنٌ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ﴾(النحل:۹۸،۹۹)

''تو جب آپ قرآن پڑھنا چاہیں تو شیطانِ مردود (کے شر) سے

(۱)"حل العقال" لابن قضیب البان ص ۱۲-۱۳)۔

اللہ کی پناہ مانگ لیا کریں۔ یقیناً اس کا قابو ان لوگوں پر نہیں چلتا جو ایمان رکھتے ہیں' اور اپنے رب پر (دل سے) بھروسہ رکھتے ہیں''۔

۳۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص گھر سے نکلتے وقت یہ کہتا ہے:

﴿بِاسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ﴾(۱)

تو کہا جاتا ہے کہ تو کفایت کیا گیا' تو بچالیا گیا' تجھے ہدایت مل گئی اور شیطان اس سے دور ہو جاتا ہے۔

۴۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم سونے کے لئے اپنے بستر پر آؤ تو آیت الکرسی پڑھ لو یعنی:

﴿اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ﴾(البقرة:۲۵۵)

آخرت تک پڑھو۔ اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے تجھ پر ایک محافظ ہمیشہ رہے گا اور صبح تک شیطان تیرے قریب نہیں آئے گا(۲) اسی طرح صبح کے وقت پڑھ لی جائے۔

۵۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک شیطان اس وقت دور بھاگتا ہے جب نماز کے لئے اذان دی جائے''(۳)۔

۶۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جب تمہیں جن بھوت تنگ کریں اور پکڑیں تو اذان دو''(۴)۔

۷۔ حضور نبی محبوب ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص سورۃ بقرہ کی آخری دو آیتیں رات میں پڑھ لے تو وہ دو آیتیں اس کے لئے ہر شر سے کفایت کریں گی''(۵)۔

۸۔ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جب کوئی آدمی اپنے گھر میں داخل ہوتے وقت اور کھانے کے وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے تو شیطان کہتا ہے' تمہارے لئے نہ

---

(۱) الترمذی' رقم(۳۴۲۶) حسن۔ (۲) البخاری' رقم (۲۳۱۱) (۳) مسلم' رقم (۳۸۹) من حدیث ابی ہریرۃؓ (۴) ابن السنی' رقم (۵۳۴) من حدیث جابرؓ (۵) البخاری' رقم (۵۰۴۰)۔

رات گزارنے کی جگہ ہے اور نہ رات کا کھانا ہے' اور جب وہ گھر میں داخل ہوتے وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتا تو شیطان کہتا ہے: تمہیں رات بسر کرنے کی جگہ مل گئی' اور جب وہ کھانے کے وقت بھی اللہ تعالیٰ کا نام نہیں لیتا تو وہ کہتا ہے: (اب) تم نے رات گزارنے کی جگہ اور رات کا کھانا (دونوں کو) پالیا''(۱)۔

۹۔ سرکارِ دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ' بے شک شیطان اس گھر سے دور بھاگتا ہے جس میں سورۃ البقرہ پڑھی جاتی ہے''(۲)

حکایت:

۱۰۔ بنی کعب کا ایک آدمی کھجوریں بیچنے کے لئے بصرہ آیا' وہاں اس کو رات بسر کرنے کے لئے کوئی منزل نہیں ملی' اسے ایک گھر ملا جس پر مکڑیوں کا جالا بنا ہوا تھا' اس نے لوگوں سے پوچھا: اس گھر کو کیا ہوا' یہ کیسا گھر ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ اس گھر مین جن بھوت رہتے ہیں۔ چنانچہ اس آدمی نے گھر کے مالک سے کہا: کیا آپ اپنا گھر مجھے کرایہ پر دیں گے؟ گھر کے مالک نے کہا: اپنی جان کو بچاؤ' اس گھر میں تو جنّات رہتے ہیں' انہوں نے یہاں ڈیرہ ڈال رکھا ہے۔ جو بھی اس گھر میں رہتا ہے وہ اس کو ہلاک کر دیتے ہیں' کوئی بھی شخص یہاں ایک رات بھی بسر نہ کر سکا مگر صبح کو مردہ حالت میں پایا گیا۔ اس آدمی نے کہا: آپ مجھے یہ مکان کرایہ پر دیدیں' میرا معاملہ مجھ پر چھوڑ دیں۔ اللہ میری امداد فرمائیں گے۔

گھر کے مالک نے کہا: ٹھیک ہے' تم جانو' تمہارا کام۔ وہ آدمی (کرایہ دار) کہتا ہے: چنانچہ میں اس گھر میں داخل ہوا اور اس میں بیٹھ گیا' جب رات ہوئی تو ایک کالے رنگ کا آدمی میرے پاس آیا' اس کی آنکھیں آگ کے شعلہ کی طرح تھیں' اور اس پر ظلمت چھائی ہوئی تھی' جب وہ میرے قریب آیا تو میں نے آیت الکرسی پڑھی: ''اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ'' میں جب بھی کوئی کلمہ پڑھتا تو وہ بھی میری طرح پڑھتا'

(۱) (مسلم' رقم (۲۰۱۸) من حدیث جابرؓ (۲) مسلم' رقم (۷۸۰)۔

جب میں اس آیت پر پہنچا ''وَلَا یَؤُدُهٗ حِفْظُهُمَا ج وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ '' تو اس نے کچھ نہیں پڑھا چنانچہ میں اسی کو بار بار پڑھتا رہا تو وہ ظلمت دور ہوگئی' پھر میں گھر کی کسی جانب لیٹ گیا اور صبح تک سویا رہا' جب میں صبح کو بیدار ہوا تو مجھے اس جگہ پر جہاں وہ کھڑا تھا' جلی ہوئی چیز اور راکھ نظر آئی اور میں نے ایک آواز سنی: تو نے ایک بہت بڑے جن کو جلا کر خاکستر کر دیا' میں نے پوچھا: میں نے اسے کس چیز سے جلا ڈالا؟ اس نے کہا: اللہ تعالیٰ کے اس قول سے جل کر راکھ ہوگیا:

﴿ وَلَا یَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ج وَهُوَا لْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ﴾(البقرۃ:۲۵۵)

بیت الخلاء میں شیطانی اثرات سے بچنے کے لئے:

نبی کریم ﷺ جب بیت الخلاء میں تشریف لے جانے لگتے تو یہ دعا پڑھ لیتے تھے:

﴿ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ ﴾(۱)

اَلْخُبُثُ' خَبِيْثٌ کی جمع ہے' اور اَلْخَبَائِثِ' خَبِيْثَةٌ کی جمع ہے' اس سے مراد مذکر اور مؤنث شیاطین ہیں۔

دشمن پر غالب آنے کے لئے:

۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشادِ عالی ہے:

﴿ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ ﴾(محمد:۷)

''اے ایمان والو! اگر تم اللہ (کے دین) کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے قدم جما دے گا''۔

(۱) اخرجه البخاری' رقم (۱۴۲) مسلم' رقم (۳۷۵) من حدیث انسؓ (۲)

﴿ یٰۤاَیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِذَا لَقِیْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَاذْکُرُو اللّٰہَ کَثِیْرًا لَّعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ۞ وَاَطِیْعُوا اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَلَاتَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْھَبَ رِیْحُکُمْ وَاصْبِرُوْاط اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ﴾(الانفال:٤٥،٤٦)

''اے ایمان والو! جب تم کو کسی جماعت سے (جہاد میں) مقابلہ کا اتفاق ہوا کرے تو ثابت قدم رہو اور اللہ تعالیٰ کا خوب کثرت سے ذکر کرو امید ہے کہ تم کامیاب ہو جاؤ' اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کیا کرو اور نزاع مت کرو ورنہ کم ہمت ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائیگی اور صبر کرو بے شک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے''۔

۳۔ کسی غزوہ کے موقع پر نبی کریم ﷺ کو جب دشمن کا سامنا تھا' آپؐ نے سورج کے ڈھلنے کا انتظار کیا' پھر لوگوں سے خطاب فرماتے ہوئے فرمایا: ''لوگو! دشمن سے جنگ کی تمنا نہ کرو اور اللہ سے عافیت کا سوال کرو' (لیکن) جب تمہارا ان سے مقابلہ ہو جائے تو پھر ڈٹ جاؤ' اور جان لو کہ جنت تلواروں کے سایہ کے نیچے ہے'' اس کے بعد حضورؐ نے یہ دعا پڑھی:

﴿ اَللّٰھُمَّ مُنْزِلَ الْکِتَابِ' وَمُجْرِیَ السَّحَابِ' وَھَازِمَ الْاَحْزَابِ' اِھْزِمْھُمْ وَانْصُرْنَا عَلَیْھِمْ ﴾(۱)

نیز آپ ﷺ بار بار یہ آیتِ مبارکہ دہراتے تھے:

﴿ سَیُھْزَمُ الْجَمْعُ وَیُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ ۞ بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُھُمْ وَالسَّاعَةُ اَدْھٰی وَاَمَرُّ ﴾(القمر:٤٥،٤٦)

۴۔ حضور نبی کریم ﷺ جب جہاد کے لئے جاتے تو یہ دعا پڑھتے:

﴿ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ عَضُدِیْ وَنَصِیْرِیْ بِكَ اَحُوْلُ وَبِكَ اَصُوْلُ

(۱) البخاری، رقم (۳۰۲۵) مسلم، رقم (۱۷٤۲) من حدیث عبداللہ بن ابی اوفیؓ۔

وَبِكَ اُقَاتِلُ ﴾(۱)

۵۔ ایک دعا یہ بھی ہے:

﴿ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ‘ لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ‘ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ‘ لَآاِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ عَزَّ جَارُكَ‘ وَجَلَّ ثَنَائُكَ ﴾(۲)

۶۔ نیز سرورِ دوعالم ﷺ یہ دعا بھی پڑھتے تھے:

﴿ يَا قَدِيْمَ الْاِحْسَانِ يَا مَنْ اِحْسَانُهٗ فَوْقَ كُلِّ اِحْسَانٍ‘ يَامَالِكَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ‘ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ‘ يَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ‘ يَامَنْ لَا يُعْجِزُهٗ شَيْءٌ وَلَا يَتَعَاظَمُهٗ شَيْءٌ اُنْصُرْنَا عَلٰى اَعْدَائِنَا هٰؤُلَآءِ وَغَيْرِهِمْ‘ وَاَظْهِرْنَا عَلَيْهِمْ فِيْ عَافِيَةٍ وَسَلَامَةٍ عَامَّةٍ عَاجِلًا ﴾(۳)

حکایت:

۷۔ خلیفہ ہارون الرشید نے ربیع کو بھیجا تاکہ امام شافعیؒ کو لے کر آئے‘ چنانچہ ربیع امام شافعیؒ کے پاس ان کی اجازت کے بغیر اچانک آئے اور انہیں اپنے ساتھ لیا اور ہارون الرشید کے سامنے پیش کردیا‘ ہارون الرشید نے کچھ دیر سوچنے کے بعد کہا: اے محمد! پھر کہنے لگا اے ربیع! درہموں کی ایک تھیلی ان کو دیدو۔ جب امام شافعیؒ باہر نکلے تو ربیع نے ان سے کہا: آخر وہ کیا دعا ہے جو آپ نے پڑھی اور یہ شخص مسخر ہوگیا‘ میں تو آپ کی گدی پر تلوار دیکھ رہا تھا؟ امام شافعیؒ نے فرمایا: میں نے مالک بن انسؒ کو فرماتے ہوئے سنا: وہ کہتے ہیں میں نے نافع کو فرماتے ہوئے سنا: وہ کہتے ہیں: میں نے عبداللہ بن عمرؓ کو فرماتے

(۱) الترمذی ‘رقم (۳۵۸۴) من حدیث انسؓ حسن (۲) ابن السنی ‘رقم (۳۴۷) من حدیث ابن عمرؓ (۳) "الاذکار" للنوویؒ (۳۴۵) ۔

ہوئے سنا: ابن عمرؓ فرماتے ہیں: احزاب کی لڑائی کے موقع پر رسولِ کریم ﷺ نے یہ دُعا پڑھی تھی جس سے ان کی کفایت ہوئی وہ دعا یہ ہے:

﴿ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِنُوْرِ قُدْسِكَ، وَبَرَكَةِ طَهَارَتِكَ، وَعِظَمِ جَلَالِكَ مِنْ كُلِّ طَارِقٍ اِلَّا طَارِقًا يَطْرُقُ بِخَيْرٍ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ غِيَاثِیْ فَبِكَ اَغُوْثُ، وَاَنْتَ عِيَاذِیْ فَبِكَ اَعُوْذُ، وَاَنْتَ مَلَاذِیْ فَبِكَ اَلُوْذُ يَا مَنْ ذَلَّتْ لَهٗ رِقَابُ الْجَبَابِرَةِ، وَخَضَعَتْ لَهٗ مَقَالِيْدُ الْفَرَاعِنَةِ، اَجِرْنِیْ مِنْ خِزْيِكَ وَعُقُوْبَتِكَ، وَاحْفَظْنِیْ فِیْ لَيْلِیْ وَنَهَارِیْ وَنَوْمِیْ وَقَرَارِیْ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ تَعْظِيْمًا لِوَجْهِكَ، وَتَكْرِيْمًا لِسُبُحَانِ عَرْشِكَ، فَاصْرِفْ عَنِّیْ شَرَّ عِبَادِكَ، وَاجْعَلْنِیْ فِیْ حِفْظِ عِنَايَتِكَ وَسُرَادِقَاتِ حِفْظِكَ وَعُدْ عَلَیَّ بِخَيْرٍ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ﴾(۱)

نفس کے شرور سے بچنے کے لئے:

انسان کا نفس جسم کا ایک چابک ہے جو شیطان کے ہاتھ میں ہے اور جو ہر بلا وآفت کا محل اور ہر مصیبت ونقصان کا مقام ہے نیز نفسِ انسانی شہوات ولذات کی آواز اور طاعات کے لئے آفت ہے اس کی جبلت میں ہی نافرمانی رکھ دی گئی ہے اور رحمٰن کے احکامات کی مخالفت پیدا کی گئی ہے۔ انسان کا یہ نفس بہت جلد گھبرا جانے والا بہت زیادہ غضبناک ہوجانے والا ہے۔ وہ شخص خوش بخت ہے جو اس کا محاسبہ کرتا ہے اور بخدا وہ شخص کامیاب وکامران ہے جو اس سے مقابلہ کرتا رہے۔

۱۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌ م بِالسُّوْءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیْ ﴾(یوسف:۵۳)

(۱) دیکھئے: الارج فی الفرج للسیوطیؒ (ص ۲۳، ۲۴)

''تحقیق نفس تو بری ہی بات بتلاتا ہے بجز اس کے جس پر میرا رب رحم کرے''۔

۲۔ نیز فرمانِ الٰہی ہے:

﴿ وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰهَا ○ فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰهَا﴾(الشمس:۷'۸)

''اور قسم ہے (انسان کی) جان کی اور اس ذات کی جس نے اس کو درست بنایا پھر اس کی بدکرداری اور پرہیزگاری کا اس کو القا کیا''۔

۳۔ نیز ارشادِ خداوندی ہے:

﴿ يٰۤاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ○ ارْجِعِيْۤ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً○ فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ﴾(الفجر:۲۷۔۳۰)

''اے اطمینان والی روح تو اپنے پروردگار کی طرف چل اس طرح سے کہ تو اس سے خوش اور وہ تجھ سے خوش پھر تو میرے (خاص) بندوں میں شامل ہو جا اور میری جنت میں داخل ہو جا''۔

۴۔ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: صبح و شام اور رات بستر پر لیٹتے وقت یہ دعا پڑھو:

﴿ اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ' عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ' رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيْكَهٗ' اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ' اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَشَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهٖ﴾(۱)

(۱) الترمذی' رقم (۳۳۹۲) من حدیث ابی ھریرۃؓ وقال حدیث حسن صحیح ۔

حکایت:

۵۔ حضرت حنظلہ الاُسَیدیؓ جو نبی کریم ﷺ کے کاتبوں میں سے تھے' فرماتے ہیں: ہم حضورِ اقدس ﷺ کی خدمتِ اقدس میں بیٹھے تھے۔ آنحضرت ﷺ نے ہمارے سامنے جنت وجہنم کا ایسا ذکر کیا جیسے وہ ہماری آنکھوں کے سامنے ہوں' پھر میں اپنے گھر میں بال بچوں میں مشغول ہوگیا اور کھیل کود میں پڑ گیا' پھر مجھے وہ حالت یاد آئی جس میں ہم پہلے تھے' چنانچہ میں حضورؐ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہونے کے لئے گھر سے نکلا اور آپؐ سے پیش آمدہ حالت بیان کی تو آپؐ نے فرمایا: اے حنظلہؓ! اگر تمہاری (باطنی) حالت اپنے گھروں میں بھی وہی رہے جو میرے پاس ہوا کرتی ہے تو فرشتے تمہارے بستروں اور راستوں پر تم سے مصافحہ کیا کریں۔۔۔ (لیکن) اے حنظلہؓ! یہ حالت وقتاً فوقتاً بدلتی رہتی ہے(۱)۔

حکایت:

۶۔ ایک آدمی نے سترّ سال روزہ رکھا' وہ ہر سال گیارہ کھجوریں تناول کر لیتا' پھر اس نے اللہ تعالیٰ سے اپنی کوئی حاجت مانگی مگر اس کی حاجت روائی نہ ہوئی' چنانچہ وہ اپنے نفس کیطرف متوجہ ہوا اور اسے کہنے لگا: یہ ساری مصیبت تیری طرف سے ہے' اگر تیرے اندر خیر نام کی کوئی چیز ہوتی تو میری ضرور حاجت روائی ہو جاتی' ایک فرشتہ آیا اور اس نے کہا: تمہاری یہ ساعت جس میں تو نے اپنے نفس کی تحقیر و تذلیل کی تیری اس عبادت سے بدرجہا بہتر ہے' اور اللہ تعالیٰ نے تیری حاجت بھی پوری کردی ہے(۲)۔

روزِ قیامت نبی کریم ﷺ کا قرب حاصل کرنے کے لئے:

حضورِ اقدس ﷺ کا قرب محبوب کی ملاقات کے لئے قلوب کا ایک اضطراب ہے۔ اور روح کی لذت اور تسکین آپؐ کی اطاعت گزاری میں فنا ہونے آپؐ

(۱) دیکھئے: "الکنز" (۱۶۹۶) (۱/۳۹۵) (۲) مواعظ ابن الجوزی ص ۷۵۔ طبع دار الفضیلۃ ۔

کے احکامات کے سامنے اعضاء و جوارح کو جھکا دینے اور آپ ﷺ کی سنتوں کو زندہ کرنے کی راہ میں گردنیں پیش کرنے میں ہے۔ نیز روح کی لذت آپ ﷺ کی راہ کو دل سے اپنانے اور آپ ﷺ کے قرب کے حصول میں ہے جو تمام آرزوؤں اور خواہشوں کی اصل اور بنیاد ہے۔

۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ج وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ﴾ (الفتح: ۲۹)

''محمد اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ آپ کے صحبت یافتہ ہیں وہ کافروں کے مقابلہ میں تیز ہیں اور آپس میں مہربان ہیں''۔

۲۔ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''قیامت کے دن میرے سب سے قریب وہ ہوگا جو مجھ پر کثرت کے ساتھ درود پڑھنے والا ہے''۔ (۱)

اور درود کے الفاظ یہ ہیں:

﴿ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ اَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ فِى الْعَالَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ﴾ (۲)

نیز یہ الفاظ بھی ہیں:

﴿ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ﴾

(۱) الترمذی، رقم (۴۸۴) من حدیث ابن مسعودؓ ـ والحدیث حسن (۲) البخاری، رقم (۶۳۵۷) مسلم، رقم (۴۰۶) من حدیث کعب بن عجرةؓ

۳۔ حضورِ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص دو بچیوں کی بالغ ہونے تک پرورش کرے گا وہ قیامت کے روز اس طرح آئے گا کہ میں اور وہ ان دو انگلیوں کی طرح (قریب ہونے میں) ہوں گے آپؐ نے اپنی انگلیوں کو ملایا''(۱)۔

۴۔ نیز حضورِ اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا شخص ان دو انگلیوں کی طرح (قریب میں) ہوں گے''(۲)۔

حکایت:

۵۔ ایک شخص حضورِ اقدس ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا، یارسولؐ اللہ! قیامت کب آئے گی؟ آپؐ نے فرمایا: ''تو نے اس کے لئے کیا تیاری کر رکھی ہے؟ وہ کہنے لگا: کچھ بھی نہیں، مگر یہ کہ میں اللہ اور اس کے رسولؐ سے محبت کرتا ہوں، اس پر حضور ﷺ نے فرمایا:

﴿اَنْتَ مَعَ اَحْبَبْتَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾(۳)

یعنی تو قیامت کے دن اسی کے ساتھ ہوگا جس سے تو نے محبت کی تھی۔

علم نافع کے حصول کے لئے:

علم ایک نور ہے جسے اللہ تعالیٰ جس بندے کے دل میں چاہتے ہیں ڈالتے ہیں، علم وہ نورِ ہدایت ہے جس سے جہالت کا سارا اندھیرا دور ہو جاتا ہے، اور عقول کی حیرانگی ختم ہو جاتی ہے۔ علم رضا و طاعت کی حقیقت ہے، جو گناہوں پر اصرار کے ساتھ کبھی جمع نہیں ہوسکتا۔

۱۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا﴾(طٰه:۱۱۴)

''آپ یہ دعا کیجئے کہ اے میرے رب میرا علم بڑھا دیجئے''۔

---

(۱) الترمذی، رقم(۱۹۱۴) (۲) البخاری، رقم(۵۳۰۳، ۶۰۰۵) (۳)مسلم، رقم(۲۶۳۹)۔

۲۔ نیز اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

﴿ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ ﴾(طه:۲۷)

''اور میری زبان پر سے بستگی (لکنت کی) ہٹا دیجئے''۔

۳۔ حضور نبی کریم ﷺ یہ دعا پڑھتے تھے:

﴿ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا ﴾(۱)

۴۔ اور آپؐ اس طرح پناہ بھی مانگتے تھے:

﴿ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَايَنْفَعُ ﴾(۲)

۵۔ حضور اقدس ﷺ نے حضرت ابن عباسؓ کے لئے یہ دعا فرمائی:

﴿ اَللّٰهُمَّ فَقِّهْهُ فِى الدِّيْنِ وَعَلِّمْهُ التَّاْوِيْلَ ﴾(۳)

حکایت:

۶۔ حضرت زید بن ثابتؓ ایک دن سواری پر سوار ہوئے تو حضرت ابنِ عباسؓ نے اس کی رکاب پکڑ لی اور سواری کی لگام تھام لی، حضرت زیدؓ کہنے لگے: اے رسولؐ اللہ کے چچا کے بیٹے! ہٹ جائیے، ابن عباسؓ نے فرمایا: ہمیں اپنے علماء اور بڑوں کے ساتھ ایسا ہی سلوک کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ حضرت زیدؓ نے کہا: مجھے اپنا ہاتھ دکھائیے جب انہوں نے اپنا ہاتھ نکالا تو حضرت زیدؓ نے اس کو چوم لیا پھر فرمایا: ہمیں بھی اپنے نبی ﷺ کے اہلِ بیت کے ساتھ اسی طرح کے سلوک کا حکم دیا گیا ہے(۴)۔

اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کرنے کے لئے:

اللہ کی محبت پروردگار کے محراب میں قلب کا سجدہ ریز ہونا ہے، اللہ کی محبت محبوب کے اشتیاق کی زبان ہے۔ اور محبتِ الٰہی دل کا اس کی نعمتوں اور عظمتوں سے لبریز ہونا

(۱) اخرجه ابن ماجه، رقم(۲۵۰) (۲) اخرجه ابن ماجة، رقم (۳۸۴۳) (۳) مسلم، رقم (۲۴۷۷)
(۴) دیکھئے: "الکنز" رقم (۳۷۶۱)۔

ہے۔ اللہ کی محبت اصل میں دلوں کے راز کا اعضاء و جوارح سے اظہار کرنا ہے' اللہ کی محبت یہ ہے کہ وہ تجھے وہاں دیکھے جہاں اس نے تجھے حکم دیا ہے اور اس جگہ نہ پائے جہاں اس نے تجھے منع کیا ہے۔ اور اللہ کی محبت وہ جذبہ ہے کہ جب دل میں پیدا ہوتا ہے تو سارے بدن انسانی اس کے ذکر سے لرزہ براندام ہونے لگتا ہے۔

۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ وَاَحۡسِنُوۡا ۛۚ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الۡمُحۡسِنِيۡنَ ﴾ (البقرۃ: ۱۹۵)

''اور کام اچھی طرح کیا کرو بلاشبہ اللہ تعالیٰ پسند کرتے ہیں اچھی طرح کام کرنے والوں کو''۔

حکایت:

۲۔ ایک شخص ایک دوسری بستی میں اپنے بھائی سے ملنے گیا تو اللہ تعالیٰ نے راستہ ہی میں ایک فرشتہ بھیج دیا' جب وہ شخص اس کے پاس پہنچا تو فرشتہ نے پوچھا: کہاں کا ارادہ ہے؟ اس آدمی نے کہا: اس بستی میں میرا ایک بھائی ہے اسے ملنے جا رہا ہوں' فرشتہ نے کہا: کیا تمہاری اس پر کوئی نعمت ہے جس کی حفاظت کے لئے تم جا رہے ہوں؟ اس آدمی نے کہا: نہیں' میں تو صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اس سے محبت رکھتا ہوں' فرشتہ نے کہا: میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے قاصد ہوں' تمہارے پاس اس لئے آیا ہوں تاکہ تمہیں بتادوں کہ اللہ تعالیٰ بھی تجھ سے اسی طرح محبت رکھتے ہیں جس طرح تو اس سے اللہ کی خوشنودی کی خاطر محبت رکھتا ہے۔(۱)

۳۔ نبی کریم ﷺ نے ایک آدمی کو لشکر کا امیر بنا کر کہیں روانہ کیا' وہ اپنے ساتھیوں کو جب نماز پڑھاتا تو ''قُلۡ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ'' پر قراءت ختم کرتا' جب لوگ واپس آئے اور حضورِ اقدس ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو حضورؐ نے فرمایا: اس سے پوچھو آخر کس وجہ سے وہ ایسا کیا کرتا تھا؟ چنانچہ لوگوں نے اس سے پوچھا تو اس نے کہا: اس

(۱) مسلم' رقم (۲۵٦۷) من حدیث ابی ہریرۃؓ۔

لئے کہ اس سورت میں رحمٰن کی صفت مذکور ہے' اور میں اس کو پڑھنا پسند کرتا ہوں' اس پر حضورِ اقدس ﷺ نے فرمایا: ''اخبروه ان اللّٰه یحبّه ''یعنی اس کو بتادو کہ اللہ تعالیٰ اس سے محبت رکھتے ہیں'' (۱)۔

دل جمعی اور سکونِ قلب کے لئے:

انسان کا قلب ذکر اللہ کا ظرف' اخلاص کا گڑھا' جسم و بدن کی روح اور سرچشمۂ حیات ہے۔ جب یہ قلب درست ہو تو سارا جسم درست رہتا ہے۔ اور جب یہ خراب ہو جائے تو سارا جسم بھی خراب اور بگڑ جاتا ہے۔ تمام انسانی قلوب رحمٰن کے زیرِ تصرف ہیں وہ جس طرح چاہتا ہے ان کو الٹ پلٹ کرتا ہے۔

۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ﴾ (الرعد:۲۸)

''خوب سمجھ لو کہ اللہ کے ذکر سے دلوں کو اطمینان ہو جاتا ہے''۔

۲۔ نیز فرمانِ خداوندی ہے:

﴿ وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ يَهْدِ قَلْبَهٗ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴾ (التغابن:۱۱)

''اور جو شخص اللہ پر ایمان رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے قلب کو (صبر و رضا کی) راہ دکھا دیتا ہے اور اللہ ہر چیز کو خوب جانتا ہے''۔

۳۔ حضور نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر دل رب العالمین کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ہے' اگر اللہ تعالیٰ اس کو سیدھا کرنا چاہتے ہیں تو سیدھا کر دیتے ہیں اور اگر اس کو ٹیڑھا کرنا چاہیں تو اس کو ٹیڑھا کر دیتے ہیں' آنحضرت ﷺ یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

﴿ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قُلُوْبَنَا عَلٰى دِيْنِكَ' وَالْمِيْزَانُ بِيَدِ الرَّحْمٰنِ عَزَّ وَجَلَّ يَخْفِضُهٗ وَيَرْفَعُهٗ ﴾ (۲)

---

(۱) اخرجه البخاری' رقم (۷۳۷۵) ۔ (۲) احمد (۱۸۲/٤) من حدیث النواس بن سمعانؓ' والحدیث صحیح

حکایت:

۴۔ حضرت براء بن عازبؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی سورۃ الکہف کی تلاوت کر رہا تھا اوراس کے پاس ہی گھوڑا دو رسیوں سے بندھا ہوا تھا کہ اچانک ایک بادل کا ٹکڑا اس پر چھانے لگا اور قریب آنے لگا' اوراس کا وہ گھوڑا اس وجہ سے بدکنے لگ گیا' جب صبح ہوئی اور وہ شخص حضورِ اقدس ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اوراس نے حضورؐ سے وہ واقعہ ذکر کیا تو آپؐ نے فرمایا: ''تلك السكينة تنزلت للقرآن''
یعنی وہ ایک سکینہ تھی جو قرآنِ پاک کی خاطر نازل ہوئی'' (۱)

قلبی نشاط اور بشاشت حاصل کرنے کے لئے:

اللہ تعالیٰ کا ذکر' وضو اور نماز بھی کشادگی کے ان اسباب میں سے ہیں جو انسان کے جسم میں نشاط اور مستعدی پیدا کرتے ہیں' اور سستی اور کاہلی کو دور کردیتے ہیں' یہاں تک کہ انسان خوش دل اور شارح الصدر ہو جاتا ہے' جس کا پھر نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ سارا دن خوب نشاط' ہمت اور قلبی سکون کے ساتھ کام کرتا ہے۔

۱۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''شیطان تمہارے سونے کے وقت تمہارے سر کی گدی پر تین گرہیں لگاتا ہے' ہر گرہ لگاتے وقت یہ کہتا ہے رات بڑی لمبی ہے لہذا ابھی سو جاؤ' اگر انسان بیدار ہو جائے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے' اور اگر پھر وضو بھی کرے تو ایک اور گرہ کھل جاتی ہے' پھر اگر نماز بھی پڑھ لے تو ساری گرہیں کھل جاتی ہیں: پھر وہ خوش دل اور مستعد ہو جاتا ہے۔ ورنہ وہ سست اور گندہ دل رہتا ہے'' (۲)۔

۲۔ نبی کریم ﷺ یہ دُعا پڑھا کرتے تھے:

﴿اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْعِجْزِ وَالْکَسَلِ﴾ (۳)

---

(۱) اخرجه البخاري' رقم (۵۰۱۱) (۲) البخاري' رقم (۱۱۴۲) مسلم' رقم (۷۷۶)

(۳) البخاري' رقم (۲۸۲۳) و مسلم' رقم (۲۷۰۶) ۔

کھانے میں برکت کے لئے:

۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا﴾(المائدة:۸۸)

''اور خدا تعالیٰ نے جو چیزیں تم کو دی ہیں ان میں سے حلال مرغوب چیزیں کھاؤ''۔

۲۔ نیز ارشادِ الٰہی ہے:

﴿كُلُوا مِنْ رِّزْقِ رَبِّكُمْ وَاشْكُرُوا لَهٗ ط﴾(سبأ:۱۵)

''اپنے رب کا (دیا ہوا) رزق کھاؤ اور اس کا شکر کرو''۔

۳۔ حضورِ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص کھانا کھانے لگے تو اسے چاہیئے کہ اس کے شروع میں اللہ تعالیٰ کا نام ذکر کرے اگر کھانے کے شروع میں اللہ تعالیٰ کا نام لینا بھول جائے تو یہ پڑھ لینا چاہیئے:

﴿بِاسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَآخِرَهٗ﴾(۱)

۴۔ جب ابوطلحہ اور ام سُلیمؓ نے نبی کریم ﷺ کو کھانے پر بلایا تو (اس موقع پر) نبی ﷺ نے فرمایا: ''دس آدمیوں کو آنے کی اجازت دو'' چنانچہ ان کو اجازت دی گئی' وہ اندر آئے' نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''کھاؤ اور اللہ تعالیٰ کا نام لو'' انہوں نے کھایا' یہاں تک کہ اسّی آدمیوں نے اس طرح کھانا کھالیا''(۲)۔

۵۔ ایک دن نبی کریم ﷺ اپنے چھ صحابہؓ کے ساتھ کھانا تناول فرما رہے تھے کہ ایک دیہاتی آیا اور دو ہی لقموں میں سارا کھانا کھا گیا' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''خبردار! اگر یہ بسم اللہ پڑھ لیتا تو یہ کھانا تم سب کو کافی ہو جاتا''(۳)۔

۶۔ کچھ لوگ حضورِ اقدس ﷺ کے پاس آئے اور عرض کرنے لگے: یارسول اللہ!

(۱) ابوداؤد' رقم(۳۷۶۷) الترمذی' رقم(۱۸۵۸) من حدیث عائشةؓ۔وقال حدیث حسن صحیح۔ (۲) مسلم' رقم (۲۰۴۰) من حدیث انسؓ(۳) الترمذی' رقم (۱۸۵۸) من حدیث عائشةؓ' حسن صحیح۔

ہم کھانا کھاتے ہیں مگر سیر نہیں ہوتے' آپؐ نے فرمایا: شاید کہ تم علیحدہ علیحدہ کھاتے ہو؟ انہوں نے کہا: جی ہاں! آپؐ نے فرمایا: ''کھانے میں جمع ہو جایا کرو اور اللہ تعالیٰ کا نام لیا کرو اس سے تمہارے کھانے میں برکت ہوگی''۔(۱)

۷۔ کھانے سے فارغ ہونے کے وقت یہ دُعا پڑھے:

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا طَيِّباً مُبَارَكاً فِيْهِ غَيْرِ مَكْفِيٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ، وَلَا مُسْتَغْنٍي عَنْهُ رَبَّنَا﴾(۲)

حکایت:

۸۔ قبیلہ دوس کی ایک عورت' جس کا نام امِ شریکؓ تھا مسلمان ہوئی اور ہجرت میں شریک ہوئی۔ اس کی ہجرت میں ایک یہودی ان کا مصاحب ہوا۔ راستہ میں اس کو پیاس لگی' اس یہودی نے کہا کہ تم اگر یہودی بن جاؤ تو میں پانی پلا دوں گا۔ اس عورت نے اس سے انکار کیا' تھوڑی دیر بعد عورت کو نیند آئی تو خواب میں دیکھا کہ کوئی ان کو پانی پلا رہا ہے' جب بیدار ہوئیں تو سیراب تھیں' چنانچہ جب امِ شریکؓ رسول اللہ ﷺ کی خدمتِ عالیہ میں حاضر ہوئیں تو حضورؐ کو اپنا سارا قصہ بیان کیا: حضورؐ نے انکو نکاح کا پیغام دیا تو امِ شریکؓ نے خود کو اس سے کم درجہ خیال کیا اور عرض کیا: بلکہ آپ جس سے چاہیں میری شادی فرمادیں۔

چنانچہ آنحضرت ﷺ نے حضرت زیدؓ سے ان کا نکاح کر دیا' اور امِ شریکؓ کے لئے تیس صاع دینے کا حکم دیا' اور فرمایا: ''کھاؤ لیکن اس کو ناپنا نہیں'' امِ شریکؓ کے پاس رسول اللہ ﷺ کو ہدیہ دینے کے لئے گھی کا ایک ڈبہ تھا' امِ شریکؓ نے اپنی باندی کو حکم دیا کہ گھی کا یہ ڈبہ رسول اللہ ﷺ کو دے آؤ' چنانچہ باندی نے حکم کی تعمیل کی' حضورؐ کی خدمت میں گھی کا ڈبہ بطورِ ہدیہ پیش کر دیا' جب وہ ڈبہ گھی سے فارغ ہو گیا تو حضورِ اقدس ﷺ نے اس باندی کو حکم دیا کہ جب تم واپس اس ڈبہ کو لے جاؤ تو اس کو لٹکا دینا اور اس کا

(۱) ابوداؤد' رقم(۳۷٦٤) حسن بشواهده (۲) البخاري' رقم(٥٤٥٨) من حديث ابي امامةؓ ۔

منہ بند نہ کرنا' امِ شریکؓ اپنے گھر آئیں تو اس ڈبہ کو بھرا ہوا پایا' باندی سے کہا: کیا میں نے تجھے کہا نہیں تھا کہ گھی کا یہ ڈبہ حضورؐ کی خدمتِ اقدس میں لے جانا؟ باندی نے کہا: میں ایسا کر چکی ہوں' باندی نے امِ شریکؓ کو ساری بات بتائی۔ لوگوں نے حضور ﷺ سے اس بات کا تذکرہ کیا تو حضورؐ نے ان کو حکم دیا کہ وہ اس کا منہ بند نہ کریں' وہ ڈبہ اسی طرح رہا' یہاں تک امِ شریکؓ نے اس کا منہ بند کر دیا' پھر جو کو تولا گیا تو پورے تیں صاع نکلے' اس سے کچھ بھی کم نہ تھے(۱)۔

کھیت اور پھلوں میں برکت کے لئے:

۱۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ﴾(ابراهیم: ۳۲)

''اور آسمان سے پانی برسایا پھر اس پانی سے پھلوں کی قسم سے تمہارے لئے رزق پیدا کیا''۔

۲۔ لوگ جب پہلا پھل دیکھتے تو اسے رسول اللہ ﷺ کی خدمتِ اقدس میں لاتے' پھر جب رسول اللہ ﷺ اس پھل کو ہاتھ میں لیتے تو یہ دُعا پڑھتے:

﴿اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ ثَمَرِنَا' وَبَارِكْ لَنَا فِیْ مَدِيْنَتِنَا' وَبَارِكْ لَنَا فِیْ صَاعِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِیْ مُدِّنَا﴾(۲)

پھر آپ ﷺ سب سے چھوٹے بچہ کو بلاتے اور اس کو وہ پھل عطا فرما دیتے''۔

۳۔ ایک روایت میں ہے کہ یہ پڑھتے تھے:

﴿اَللّٰهُمَّ كَمَا اَرَيْتَنَا اَوَّلَهٗ فَاَرِنَا آخِرَهٗ﴾(۳)

(۱) دیکھئے: "دلائل النبوة" (۱۲۳/۶) "البداية والنهاية" (۱۰٤/٦) (۲) مسلم' رقم (۱۳۷۳) من حديث ابی ہريرةؓ (۳) ابن السنی' رقم (۲۸۱)۔

حکایت:

۴۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک آدمی کسی جنگل بیابان میں تھا کہ اس نے کسی بادل میں سے آواز سنی: فلاں شخص کے باغ کو سیراب کرو' فوراً وہ بادل وہاں گیا اور اپنا پانی اس جگہ پر برسا دیا جہاں پتھر تھے' وہ آدمی پانی کے پیچھے گیا تو دیکھا کہ ایک آدمی اپنے باغ میں بیلچہ سالیکر کھڑا ہے اور اس پانی کو اِدھر اُدھر پھیرا رہا ہے' چنانچہ اس نے اس سے پوچھا: اے بندۂ خدا! تمہارا کیا نام ہے؟ اس نے وہ نام بتایا جو اس نے اس بادل کے اندر سے سنا تھا' وہ کہنے لگا: اے اللہ کے بندے! تم میرا نام کیوں پوچھتے ہو؟ اس نے کہا: اصل میں میں نے اس بادل سے ایک آواز سنی تھی جس کا یہ پانی ہے' کوئی کہتا ہے کہ فلاں کے باغ کو سیراب کرو اور نام تمہارا لیا گیا' ذرا بتاؤ تو سہی کہ تم اس باغ میں کیا عمل کرتے ہو؟ اس نے کہا: جب آپ کو پتہ چل ہی گیا ہے تو بتاتا ہوں' میں اس باغ کی پیداوار کو دیکھتا ہوں' (کہ کتنی ہوئی ہے) پھر ایک تہائی صدقہ کر دیتا ہوں اور ایک تہائی میں اور میرے اہلِ و عیال کھا لیتے ہیں اور ایک تہائی مال سے دوبارہ اس زمین کو بوتا ہوں (۱)۔

مختلف فتنوں اور عذابِ قبر سے حفاظت کے لئے:

۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشادِ مبارک ہے:

﴿كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ وَنَبْلُوكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً﴾ (الانبیاء: ۳۵)

''ہر جاندار موت کا مزہ چکھے گا اور ہم تم کو بری بھلی حالتوں سے اچھی طرح آزماتے ہیں''۔

۲۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جب تم آخری تشہد سے فارغ ہو جاؤ تو چار چیزوں سے پناہ مانگو: جہنم کے عذاب سے' قبر کے

(۱) دیکھئے: مسلم' رقم (۲۹۸۴)۔

عذاب سے، زندگی اور موت کے فتنہ سے اور مسیح دجّال کے فتنہ سے" (۱)۔

۳۔ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص صبح و شام یہ کلمات کہے گا:

﴿اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَصْبَحْتُ اُشْهِدُكَ، وَاُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ، وَمَلَائِكَتَكَ، وَجَمِيْعَ خَلْقِكَ، اِنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَاَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ﴾

تو اللہ تعالیٰ اس کا نصف حصہ جہنم سے آزاد فرمادیں گے اور جو یہ کلمات تین بار پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کا تین چوتھائی حصہ اس سے آزاد فرمادیں گے اور جو شخص ان کلمات کو چار مرتبہ پڑھا گا اللہ تعالیٰ اس (کل) کو جہنم سے آزاد فرمادیں گے (۲)۔

حکایت:

۴۔ ایک آدمی کی بہن فوت ہوگئی جو شہر کے کسی کونہ میں رہتی تھی، اس نے جب اس کو دفن کردیا تو اسے یاد آیا کہ وہ کوئی چیز قبر میں بھول گیا ہے، چنانچہ اس نے قبر کھولی تو اسے اپنی چیز مل گئی، لیکن جب اس نے اپنی بہن کو دیکھنا چاہا اور لحد کے اوپر کا کچھ حصہ اٹھایا تو دیکھا کہ وہ آگ کے شعلوں سے بھرا ہے، اس نے فوراً اس کو واپس رکھ کر قبر کو بند کردیا۔ اور اپنی والدہ کے پاس آیا اور ان سے پوچھا: میری بہن کا کیا حال تھا؟ ماں نے کہا: وہ تو وفات پاچکی، اب کیا ضرورت ہے پوچھنے کی؟ چنانچہ اس شخص نے جو مشاہدہ کیا تھا وہ بتادیا، والدہ نے بتایا کہ اصل میں وہ نماز کو اپنے (مستحب) وقت میں نہیں پڑھتی تھی، نماز پڑھنے میں تاخیر کیا کرتی تھی، اور پڑوسیوں کے دروازوں پر آکر ان کی ٹوہ لگایا کرتی تھی اور ان کی باتوں پر کان دھرتی تھی پھر لوگوں میں ان کو پھیلاتی تھی۔

قبر میں سوال جواب کے وقت ثابت قدمی کے لئے:

۱۔ حضورِ اکرم ﷺ جب میّت کو دفنا کر فارغ ہوجاتے تو وہاں ٹھہرتے اور

(۱) البخاری، رقم (۱۳۷۷) مسلم، رقم (۵۸۸) (۲) ابوداؤد، رقم (۵۰۷۸) من حدیث انسؓ باسناد جید۔

فرماتے: ''اپنے بھائی کے لئے مغفرت مانگو اور اس کے لئے ثابت قدمی کی دعا کرو' کیوں کہ اس وقت اس سے سوال ہو رہا ہے'' (۱)۔

۲۔ حضرت عمرو بن العاص ؓ نے فرمایا: جب تم مجھے دفن کر چکو تو میری قبر کے ارد گرد اتنی دیر کھڑے رہنا جتنی دیر میں اونٹ ذبح کر کے اس کا گوشت تقسیم کیا جاتا ہے' تاکہ میں تم سے اُنس حاصل کروں' اور دیکھنا کہ میں اپنے رب کے قاصدوں کو کیا جواب دیتا ہوں (۲)۔

۳۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں: یہ امر مستحب ہے کہ اس کے پاس قرآن شریف کا کچھ حصہ پڑھا جائے۔ علماء کہتے ہیں کہ اگر لوگ سارا قرآن پاک ختم کر لیں تو بہت اچھا ہے۔

حکایت:

۴۔ ایک آدمی عصر کے بعد اپنے گھر سے نکل کر کسی باغ میں گیا' غروبِ آفتاب سے پہلے وہ قبروں کے وسط میں تھا کہ اس نے ایک قبر دیکھی جس سے شعلے بھڑک رہے تھے اور میت اس کے درمیان میں تھا' وہ آدمی اپنی آنکھیں مَلنے لگا اور کہنے لگا: میں بیدار ہوں یا خواب کے عالم میں ہوں؟ پھر اس آدمی نے کہا: خدا کی قسم! میں خواب نہیں دیکھ رہا' پھر وہ شخص گیا اور اس قبر والے کے متعلق پوچھا تو پتہ چلا کہ یہ ٹیکس لینے والا تھا اور اس کی وفات آج ہی ہوئی ہے۔

بارش کے نزول کے لئے:

بارش زندگی کا راز' رحمتِ خداوندی اور اللہ تعالیٰ کے جود و کرم کا فیض ہے' بارش اللہ تعالیٰ کی قدرت کا وہ مظاہرہ ہے جس سے زمین مختلف اشجار و نباتات اگاتی ہے۔

۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ وَتَرَى الْاَرْضَ هَامِدَةً فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ ﴾ (الحج: ۵)

---

(۱) ابوداؤد' رقم (۳۲۲۱) من حدیث عثمانؓ (۲) اخرجہ مسلم' رقم (۱۲۱) ۔

''اور تو زمین کو دیکھتا ہے کہ خشک ہے پھر جب ہم اس پر پانی برساتے ہیں تو وہ ابھرتی ہے اور پھولتی ہے''۔

۲۔ نیز فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَكًا فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ جَنّٰتٍ وَّ حَبَّ الْحَصِيْدِ ﴾ (ق: ۹)

''اور ہم نے آسمان سے برکت والا پانی برسایا پھر اس سے بہت سے باغ اگائے اور کھیتی کا غلہ''۔

۳۔ حضور نبی کریم ﷺ یہ دُعا پڑھتے تھے:

﴿ اَللّٰهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَبَهَائِمَكَ، وَانْشُرْ رَحْمَتَكَ، وَاحْيِ بَلَدَكَ الْمَيِّتَ ﴾ (۱)

۴۔ حضورِ اکرم ﷺ نے یہ دعا پڑھی:

﴿ اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُغِيْثًا مَرِيْئًا مَرِيْعًا نَافِعًا غَيْرَ ضَارٍّ عَاجِلًا غَيْرَ آجِلٍ ﴾ (۲)

تو آسمان پر بادل ظاہر ہو گئے۔

۵۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے بارش نہ ہونے کی شکایت کی تو منبر رکھنے کا حکم دیا گیا چنانچہ منبر آپؐ کے لئے نماز کی جگہ میں رکھ دیا گیا اور آپؐ نے ایک دن کا وعدہ فرمالیا کہ اس دن سب نکلیں گے چنانچہ رسول اللہ ﷺ اس وقت نکلے جب سورج کی شعاع ظاہر ہوئی (یعنی دن کے ابتدائی حصہ میں) اور منبر پر بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء اور بڑائی بیان فرمائی، پھر فرمایا: ''تم نے خشک سالی اور اپنے وقت سے بارش کے مؤخر ہونے کی شکایت کی ہے، اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم دیا ہے کہ تم اس سے دعا کرو اور اس نے دعا کی قبولیت کا وعدہ فرمایا ہے، پھر یہ دعا پڑھی:

(۱) ابوداؤد، رقم (۱۱۷۶) من حديث عمرو بن العاصؓ ـ باسناد صحيح (۲) ابوداؤد، رقم (۱۱۶۹) من حديث جابرؓ باسناد صحيح ۔

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ اَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ، وَاجْعَلْ مَاۤاَنْزَلْتَ لَنَا قُوَّةً وَبَلَاغًا اِلٰى حِيْنٍ﴾(۱)

اس کے بعد آنحضرت ﷺ نے اپنے دستِ مبارک بلند کئے، آپؐ نے اپنے دست مبارک اتنے اٹھائے کہ آپؐ کے بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگی، پھر آپؐ نے اپنی پشت مبارک لوگوں کی طرف کردی اور اپنی چادر مبارک پلٹی اس وقت اپنے اپنے ہاتھ اٹھائے ہوئے تھے، پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور نیچے اتر کر دو رکعتیں پڑھائیں، اللہ تعالیٰ نے آسمان پر بادل پیدا فرمادیئے، بادل گرجا اور چمکا اور اللہ کے حکم سے بارش ہونے لگی۔

فائدہ: نمازِ استسقاء کی تکمیل مندرجہ ذیل صورتوں میں سے کسی صورت سے ہوجاتی ہے:

(۱) پہلے دو رکعتیں بغیر اذان اور بغیر اقامت کے مکروہ وقت کے علاوہ پڑھی جائیں گی پھر ان کے بعد امام خطبہ دے گا، یا پہلے دے، خطبہ سے فارغ ہونے کے بعد تمام نمازی اپنی چادریں الٹائیں گے، جس کا طریقہ یہ ہے کہ دائیں حصہ کو بائیں پر اور بائیں کو دائیں پر ڈالیں گے، اس کے بعد سب دعا کریں گے۔

(۲) امام خطبۂ جمعہ میں دعا کرے اور تمام نمازی اس کی دُعا پر آمین کہتے جائیں۔

(۳) امام بغیر نماز اور جمعہ کے دن کے خالص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے صرف دعا کرے۔

حکایت:

۲۔ ایک دفعہ قبیلۂ کلب قحط سالی کا شکار ہوگیا جس کی وجہ سے ان کے مویشی مرنے لگے

(۱) ابوداؤد، رقم (۱۱۷۳) من حديث عائشةؓ۔

زمین نباتات کے اُگانے سے رک گئی اور آسمان نے بارش برسانا بند کردیا' اور قبلہ کی جانب سے ایک کالا بادل اٹھا اور اس نے ساری زمین کو لپیٹ میں لے لیا۔ قبیلہ کے لوگ اسے اشتیاق کی نظروں سے دیکھنے لگے اور اللہ اکبر کی صدائیں بلند کرنے لگے' لیکن اللہ نے اس بادل کو ان سے پھیر دیا' چنانچہ ان لوگوں میں سے ایک بڑھیا نکلی اور ایک بلند جگہ پر چڑھی اور بلند آواز سے پکارنے لگی:

﴿یَاذَا الْعَرْشِ' اِصْنَعْ کَیْفَ شِئْتَ' فَاِنَّ اَرْزَاقَنَا عَلَیْكَ﴾

یعنی اے عرش کے مالک: آپ جو چاہیں کریں' ہمارے رزق تو آپ ہی کے ذمہ ہیں۔ وہ بڑھیا ابھی اپنی جگہ سے نیچے نہیں اتری تھی کہ اتنی بارش ہونے لگی کہ خطرہ پیدا ہوگیا کہ کہیں لوگ غرق نہ ہو جائیں (۱)۔

حکایت:

۷۔ حضرت عمر فاروقؓ کے زمانہ میں (ایک مرتبہ) لوگ شدید قحط میں مبتلا ہوئے' حضرت عمرؓ لوگوں کو لے کر نکلے اور ان کو دو رکعتیں پڑھائیں' اور اپنی چادر کے دونوں کناروں کو بدلا (یعنی) دائیں کو بائیں پر اور بائیں کو دائیں پر کیا' پھر اپنے ہاتھ پھیلائے اور یہ دُعا کی:

﴿ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَغْفِرُكَ وَنَسْتَسْقِیْكَ﴾

یعنی ''اے اللہ! ہم آپ سے مغفرت چاہتے ہیں اور آپ سے بارش کے طلبگار ہیں''۔ ابھی آپ اپنی جگہ سے ہٹے نہیں تھے کہ بارش شروع ہوگئی' لوگ اسی حال میں تھے کہ چند دیہاتی حضرت عمرؓ کے پاس آئے اور کہنے لگے: اے امیر المؤمنین! ہم فلاں دن اور فلاں وقت اپنے جنگل میں تھے کہ اچانک بادل ہم پر سایہ فگن ہوئے اور ہم نے اس میں ایک آواز سنی: اے ابوحفص! مدد آگئی' اے ابوحفص! مدد آگئی (۲)۔

---

(۱) ابوداؤد' رقم (۱۱۷۳) من حدیث عائشۃؓ (۲) دیکھئے: ''الکنز'' رقم (۲۳۵۳۸)۔

زیادہ بارش کا خطرہ ہو تو کیا پڑھے؟:

ا۔ (ایک روز) رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن مسجد میں داخل ہوئے اور خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے تو کسی نے کہا: یارسول اللہ (بارش نہ ہونے سے) ہمارے مال مویشی تباہ ہو گئے، تمام راستے منقطع ہو گئے، آپ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمادیں۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے دستِ مبارک اٹھائے اور یہ دُعا پڑھی:

﴿اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا، اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا﴾

حضرت انسؓ فرماتے ہیں: خدا کی قسم! آسمان پر بادل کا کوئی ٹکڑا بھی تھا، اور نہ ہی ہمارے اور سَلع پہاڑ کے درمیان کوئی گھر وغیرہ تھا اچانک اس کے پیچھے سے بادل کا ایک ٹکڑا ڈھال کی مانند نمودار ہوا، جب وہ آسمان کے بیچ پہنچا تو ہر طرف پھیل گیا پھر بارش ہونے لگی۔ پھر بخدا ہم نے ایک ہفتہ تک سورج نہیں دیکھا، پھر اگلے جمعہ ایک آدمی آیا، رسول اللہ ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے، اس نے عرض کیا، یارسول اللہ (کثرتِ بارش سے) ہمارے مال ہلاک ہو گئے اور راستے منقطع ہو گئے، آپ اللہ سے دعا فرمادیں کہ بارش بند ہو جائے۔

چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے دستِ مبارک بلند کئے اور یہ دُعا پڑھی:

﴿اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا، اَللّٰهُمَّ عَلَى الْاٰكَامِ وَالظِّرَابِ وَبُطُوْنِ الْاَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ﴾(۱)

چنانچہ بارش بند ہو گئی ہم لوگ باہر نکلے اور دھوپ میں چلنے لگے۔

حسد اور نظر سے حفاظت کے لئے:

حسد ایک آگ ہے جو دلوں کو اور نیکیوں کو جلا دیتی ہے۔ حسد کسی کے پاس کوئی نعمت دیکھ کر اس کے زوال کی خواہش کرنے کا نام ہے، آسمانوں پر وہ پہلا گناہ جس کو کر کے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی گئی وہ یہی حسد ہے اور حسد ہی پہلی خطا ہے جو زمین پر کی

(۱) اخرجه البخاري، رقم(۱۰۱۳) مسلم، رقم(۸۹۷) من حديث انسؓ۔

گئی، حسد ہی کی وجہ سے ابلیس نے آدمؑ کو سجدہ نہیں کیا، اور قابیل نے ہابیل کو قتل کیا، حسد رکھنے والا شخص ظالم، دشمن اور ناشکرا ہوتا ہے۔

۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ۝ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ﴾ (الفلق: ۱۔۵)

۲۔ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص کوئی چیز دیکھے اور اسے اچھی لگے تو یہ کہے: ''مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ'' اس سے اس کو نقصان نہیں پہنچے گا'' (۱)۔

۳۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص اپنی جان، اپنے مال اور اپنے بھائی کو دیکھے اور اسے پسند آئے تو اس کو برکت کی دعا کرنی چاہیئے (۲)۔

حکایت:

۴۔ اللہ کے ایک پیغمبر نے اپنی قوم پر نظر ڈالی تو انہیں اپنی قوم کثیر تعداد میں محسوس ہوئی اور اچھی لگی تو اسی وقت ان میں سے ستر ہزار آدمی موت کے منہ میں چلے گئے، پھر اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف یہ وحی بھیجی: آپ نے ان کو مشقت میں ڈال دیا، اگر آپ ان کی حفاظت کرتے تو یہ ہلاک نہ ہوتے، انہوں نے پوچھا: کس طرح ان کی حفاظت کروں؟ اللہ تعالیٰ نے ان کو وحی کی کہ تم یوں کہو:

﴿حَصَنْتُكُمْ بِالْحَیِّ الْقَیُّوْمِ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ اَبَداً وَدَفَعْتُ عَنْکُمُ السُّوْءَ بِلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ﴾ (۳)

---

(۱) ابن السنی، رقم (۲۰۶) من حدیث انسؓ (۲) الحاکم (۲۱۵/۴) ووافقہ الذہبی۔

(۳) دیکھئے: ''الاذکار'' للنوویؒ (۵۱۰) واصلہ عند احمد (۳۳۳/۴)۔

فتنہ وفساد کو دور کرنے کے لئے:

ا۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ○ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ○ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ○ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ○ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ﴾(الفلق:۱۔۵)

حکایت:

۲۔ صحابہ کرامؓ کی ایک جماعت کو نبی اکرم ﷺ کے متعلق اندیشہ ہوا' چنانچہ وہ ایک بارش والی رات اور سخت اندھیرے میں نکلے تاکہ حضور ﷺ کو تلاش کریں' اور حضورؐ ان کو نماز پڑھائیں' (اس دوران) نبی ﷺ نے کسی آدمی سے فرمایا: کہو' اس نے کچھ نہیں کہا' پھر آپؐ نے فرمایا: کہو' اس نے پھر کچھ نہیں کہا' حضورؐ نے پھر فرمایا: کہو' اس آدمی نے پوچھا: کیا کہوں؟ آپؐ نے فرمایا: ''قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ'' اور معوذتین (سورۃ الفلق اور سورۃ الناس) صبح و شام تین مرتبہ پڑھو' یہ سورتیں تیرے لئے ہر چیز سے کافی ہو جائیں گی (۱)۔

۳۔ حضورِ اقدس ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص سورۃ البقرہ کی آخری دو آیتیں کسی رات پڑھ لے گا وہ اس کے لئے کافی ہو جائیں گی (۲)۔

اللہ تعالیٰ کے غضب اور عذاب کو دور کرنے کے لئے:

ا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمانِ عالی ہے:

﴿اَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللّٰہِ کَمَنْ بَآءَ بِسَخَطٍ مِّنَ اللّٰہِ﴾(آل عمران:۱۶۲)

''سو ایسا شخص جو کہ رضائے حق کا تابع ہو گیا وہ اس شخص کے مثل

(۱) الترمذی' رقم (۳۵۷۵) وقال حدیث صحیح غریب (۲) مسلم' رقم (۸۰۸)۔

ہو جائے گا جو کہ غضب الٰہی کا مستحق ہو“۔

۳۔ حضورِ اکرم ﷺ یہ دعا پڑھتے تھے:

﴿ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ ، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِكَ ﴾(۱)

۴۔ حدیث مبارک میں ہے کہ (ایک مرتبہ) نبی کریم ﷺ ایک نوجوان کے پاس تشریف لائے وہ موت کی حالت میں تھا' آپؐ نے پوچھا: تم اپنے آپ کو کیسا پاتے ہو؟ اس نے کہا: یا رسول اللہ! میں اللہ تعالیٰ سے (مغفرت کی) امید بھی رکھتا ہوں اور اپنے گناہوں (کو دیکھ کر) خوف آتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایسے موقع پر کسی بندۂ مومن کے دل میں یہ دو چیزیں جمع نہیں ہوتیں مگر اللہ تعالیٰ اس کو وہ چیز عطا فرما دیتے ہیں جس کی وہ امید رکھتا ہے اور اسے خوف سے مامون فرما دیتا ہے(۲)۔

دیوانگی کا علاج:

۱۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَاِنْ یَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗۤ اِلَّا هُوَ ﴾(یونس:۱۰۷)

”اگر تم کو اللہ کوئی تکلیف پہنچادے تو بجز اس کے اور کوئی اس کا دور کرنے والا نہیں ہے“۔

۲۔ حدیث میں آتا ہے کہ ایک دیہاتی حضورِ اقدس ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور کہنے لگا: اے اللہ کے نبیؐ! میرا ایک بھائی تکلیف میں مبتلا ہے۔ آپؐ نے پوچھا: اسے کیا تکلیف ہے؟ اس نے کہا: وہ مرض دیوانگی میں مبتلا ہے' آپؐ نے فرمایا: اسے میرے پاس لے آؤ' (جب وہ لایا گیا) اور آپؐ کے سامنے پیش کیا گیا تو حضور

(۱) ابن ماجه' رقم(۱۲۶۲) من حديث ابی هريرةؓ والحديث صحيح ۔(۲) ابن ماجه رقم'(۴۲۶۱)

ﷺ نے ان آیات مبارکہ کے ذریعہ دم کیا' سورۃ فاتحہ' سورۃ بقرہ کی پہلی چار آیتیں' آیت الکرسی' اور ''وَاِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ الخ '' والی آیت' سورۃ البقرہ کی آخری تین آیات' ایک آیت آل عمران کی: ''شَھِدَ اللّٰہُ اَنَّہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ'' سورۃ المؤمنون کی آخری آیت ''فَتَعٰلَی اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الخ'' سورۃ الجن کی یہ آیت: ''وَاَنَّہٗ تَعٰلٰی جَدُّ رَبِّنَا الخ '' اور سورۃ الصافات کی پہلی دس آیتیں' سورۃ الحشر کی آخری تین آیات ''قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ '' اور معوذتین' یعنی سورۃ الفلق اور سورۃ الناس' یہ تمام آیاتِ کریمہ پڑھیں تو وہ ایسا ٹھیک ہوگیا جیسے کبھی بیمار ہی نہیں ہوا تھا'' (۱)۔

جب آندھی چلے تو کیا پڑھے:

۱۔ فرمانِ ربّ العالمین ہے:

﴿ وَھُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ الرِّیٰحَ بُشْرًا بَیْنَ یَدَیْ رَحْمَتِہٖ ﴾ (الفرقان: ۴۸)

''اور وہ ایسا ہے کہ اپنی بارانِ رحمت سے پہلے ہواؤں کو بھیجتا ہے کہ وہ خوش کردیتی ہیں''۔

۲۔ حضور نبی کریم ﷺ جب تیز ہوا چلتی تو یہ دُعا پڑھتے:

﴿ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْأَلُکَ خَیْرَھَا وَخَیْرَ مَا فِیْھَا' وَخَیْرَ مَآ اَرْسَلْتَ بِہٖ' وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ مَا فِیْھَا' وَشَرِّ مَآ اَرْسَلْتَ بِہٖ ﴾ (۲)

۳۔ حضورِ اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ہوا اللہ تعالیٰ کے حکم سے آتی ہے' (کبھی) رحمت لاتی ہے اور (کبھی) عذاب' اس لئے جب تم ہوا کو دیکھو تو اس کو بُرا بھلا نہ کہو (بلکہ) اللہ تعالیٰ سے اس کی خیر مانگو اور اس کے شر سے اللہ کی پناہ مانگو'' (۳)۔

---

(۱) احمد (۱۲۸/۵) "الکنز" (۳۹۷۸) (۲) مسلم' رقم (۸۹۹) من حدیث عائشۃؓ۔

(۳) ابوداؤد' رقم (۵۰۹۷) ابن ماجہ' رقم (۳۷۲۷) من حدیث ابی ھریرۃؓ باسناد حسن

۴۔ نبی کریم ﷺ یہ دعا (بھی) مانگا کرتے تھے:

﴿اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا رَحْمَةً وَلَا تَجْعَلْهَا عَذَابًا' اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا رِيَاحًا وَلَا تَجْعَلْهَا رِيْحًا﴾(۱)

حکایت:

۳۔ ابراہیم بن ادھمؒ ایک دفعہ کشتی میں سوار تھے کہ تیز وتند ہوائیں چلنے لگیں' اور دریا کی موجیں پہاڑ کی طرح (اونچی اور بلند) ہوگئیں' سب لوگ رونے لگے اور انہیں اپنی ہلاکت کا یقین ہوگیا' ابراہیم بن ادھمؒ ایک چادر میں خوابیدہ تھے' جب معلوم ہوا تو سیدھے ہوکر بیٹھے اور اپنے ہاتھ اٹھائے اور یوں گویا ہوئے: اے پروردگار! آپ نے اپنی قدرت وطاقت ہمیں دکھادی' اب آپ ہمیں اپنا عفو وکرم بھی دکھادیں' چنانچہ تیز ہوا رک گئی اور دریا کی موجیں بھی تھم گئیں۔

بُرا خواب دیکھے تو کیا پڑھے؟:

۱۔ حضور نبی محبوب ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص برا خواب دیکھے تو اسے چاہئے کہ تین بار بائیں تھوک دے اور تین مرتبہ اللہ کی شیطان سے پناہ مانگے اور جس پہلو پر پہلے تھا اس کو بدل دے''(۲)۔

حکایت:

۲۔ حضرت خالد بن الولیدؓ نے نبی کریم ﷺ کو ان خوفزدہ چیزوں کے بارے میں بتایا جو وہ دیکھتے تھے اور جو ان کے اور نمازِ تہجد کے درمیان حائل ہوتی تھیں' حضور ﷺ نے فرمایا: اے خالد بن الولید! کیا میں تجھے چند ایسے کلمات نہ سکھادوں جو تم پڑھا کرو' تین بار ہی پڑھو گے تو وہ چیزیں تم سے دور ہوجائیں گی؟ حضرت خالدؓ نے عرض کیا: یا

---

(۱) اخرجه الشافعيؒ في "الأم" (۱/۲۵۳) والحديث حسن (۲) مسلم' رقم (۲۲۶۲)۔

رسول اللہ! کیوں نہیں، ضرور بتایئے، میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہوں، اسی لئے تو میں نے آپؐ سے اپنی تکلیف عرض کی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: (وہ کلمات یہ ہیں) یہ پڑھو:

﴿ اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ، وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنَ ﴾

حضرت خالد بن الولیدؓ کچھ راتوں کے بعد (دوبارہ) آئے اور عرض کیا، یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپؐ پر قربان، اس ذات کی قسم جس نے آپ کو نبی برحق بنا کر مبعوث فرمایا میں نے وہ کلمات جو آپؐ نے مجھ سکھائے تھے تین مرتبہ پورے پڑھے تو اللہ نے وہ چیزیں مجھ سے دور کردیں جو میں دیکھتا تھا(۱)۔

غصّہ دور کرنے کے لئے:

غضب، ابلیس کا ایک تیر ہے، اور آگ کا وہ انگارہ ہے جو رگوں میں سرایت کئے ہوئے ہے، نیز غضب ایک ایسا حجاب ہے جو انسانی عقل اور معرفتِ حق کے درمیان حائل ہوتا ہے، اور وہ ایک ایسا پردہ ہے جو خیر اور بہتری کو پانے سے مانع ہوتا ہے۔ غضب ایک ایسا شیطانی رعشہ ہے جو انسان کے جوارح و اعضاء پر طاری ہو کر اسے بے راہ کردیتا ہے۔

حکایت:

۱۔ حضرت سلیمان بن صُرَدؓ فرماتے ہیں: میں نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا، دو آدمی باہم گالم گلوج کررہے تھے، ان میں سے ایک کا چہرہ (غصہ سے) سرخ ہوگیا تھا اور رگیں پھول رہی تھیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ اگر یہ شخص اس کو پڑھ لے تو اس کا غصہ دور ہوجائے، اگر وہ یہ پڑھ لے:

﴿ اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ﴾(۲)

(۱) الترمذی، رقم(۳۵۲۸) (۲) البخاری، رقم(۶۶۱۵) مسلم، رقم(۲۶۱۰)

تو اس کا غصہ دور ہو جائے، لوگوں نے اس کو کہا کی نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ شیطانِ مردود سے اللہ کی پناہ مانگ لو، وہ کہنے لگا: کیا میں دیوانہ ہوں؟ (۱)۔

حکایت:

۲۔ سیّدہ عائشہؓ فرماتی ہیں: نبی اکرم ﷺ میرے پاس تشریف لائے میں (اس وقت) غصہ میں تھی، چنانچہ آپؐ نے میری ناک کے جوڑ کو پکڑا اور اس کو رگڑا، پھر فرمایا: ''اے عُوَیشؓ! یہ کہو:

﴿ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ، وَاَذْهِبْ غَیْظَ وَلْبِیْ وَاَجِرْنِیْ مِنَ الشَّیْطَانِ﴾ (۲)

۳۔ حضورِ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''غصہ شیطان کے اثر سے ہوتا ہے، اور شیطان آگ سے پیدا کیا گیا ہے اور آگ پانی سے بجھتی ہے لہذا جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے تو اسے وضو کر لینا چاہئیے'' (۳)

جس شہر میں داخل ہونا چاہتا ہے اس کے شرور سے بچنے کے لئے:

حضرت صہیبؓ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب بھی کسی بستی میں داخل ہونے کا ارادہ کرتے تو اس کو دیکھتے وقت یہ دُعا پڑھتے:

﴿ اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَمَا اَظْلَلْنَ، وَالْاَرْضِیْنَ السَّبْعَ وَمَا اَقْلَلْنَ، وَرَبَّ الشَّیَاطِیْنِ وَمَا اَضْلَلْنَ، وَرَبَّ الرِّیَاحِ وَمَا ذَرَیْنَ، اَسْاَلُكَ خَیْرَ هٰذِهِ الْقَرْیَةِ وَخَیْرَ اَهْلِهَا وَخَیْرَ مَا فِیْهَا، وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ اَهْلِهَا وَشَرِّ مَا فِیْهَا﴾ (٤)

---

(١) ابن السنن رقم (٤٥٧) باسناد حسن (٢) ابوداؤد، رقم (٤٧٨٤) من حديث عروة السعديؒ ،والحديث حسن (٣) ابن السني ،رقم (٥٢٥) حاكم (١/٤٤٦) و صححه ووافقه الذهبی (٤) مسلم، رقم (٢٧٠٩) من حديث ابی هريرةؓ ۔

زہریلے جانوروں سے حفاظت کے لئے:

۱۔ ایک آدمی حضورِ اقدس ﷺ کی خدمتِ عالیہ میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا: یا رسول اللہ! گزشتہ رات مجھے بچھو نے ڈس لیا ہے آپؐ نے فرمایا: اگر تم شام کے وقت یہ کلمات پڑھ لیتے:

﴿اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ﴾(۱)

تو تجھے وہ نقصان نہ پہنچاتا۔

۲۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو بندہ بھی ہر روز صبح کو اور ہر رات شام کے وقت یہ کلمات تین بار پڑھ لیتا ہے:

﴿بِاسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَ لَا فِی السَّمَاءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ﴾(۲)

تو کوئی چیز اس کو نقصان نہیں پہنچاتی۔

حکایت:

۳۔ ایک آدمی ہشام بن عبدالملک کے پاس آیا اور اس نے کہا: امیر المؤمنین! میں نے راستہ میں عجیب منظر دیکھا' انہوں نے پوچھا: وہ کیا؟ اس نے کہا: میں قبیلہ طی کے دو پہاڑوں کے درمیان چلا جا رہا تھا کہ اچانک میری دائیں جانب خچر کی طرح کا ایک شیر اور بائیں طرف پہاڑ کی مانند ایک اژدھا آ گیا' وہ دونوں میری جانب بڑھنے لگے' چنانچہ میں نے آسمان کی طرف نگاہ اٹھائی اور کہا: اے مصیبت کے دور کرنے والے' آپ ان کو دیکھ رہے ہیں' پروردگار! مجھے ان کی اذیت سے نجات عطا فرما' اور ان دونوں کے علاوہ بھی موذی چیزوں سے بچا اور میرے چلنے کو ان کی خوراک نہ بنا۔ وہ کہتے ہیں: وہ دونوں میرے قریب آئے اور مجھے سونگھنے لگے حتی کہ مجھے موت کا یقین ہو گیا' پھر وہ دونوں مجھ سے دور ہو گئے اور اس طرح مجھے نجات حاصل ہوئی (۳)۔

(۱)مسلم رقم(۲۷۰۹)من حدیث ابی ھریرۃؓ (۲) ابوداؤد' رقم(۵۰۸۸) الترمذی' رقم(۳۳۸۸) من حدیث عثمان بن عفانؓ ۔ (۳)دیکھئے: "حل العقال" ص ۸۲۔

حکایت:

۴۔ ابراہیم بن ادھمؒ ایک سفر میں تھے کہ اچانک ایک شیر سامنے آگیا' آپ نے اپنے ساتھیوں سے کہا: یہ پڑھو:

﴿اَللّٰھُمَّ احْرِسْنَا بِعَیْنِكَ الَّتِیْ لَا تَنَامُ' وَاحْفِظْنَا بِرُکْنِكَ الَّذِیْ لَا یَرَامُ' وَارْحَمْنَا بِقُدْرِكَ عَلَیْنَا' لَا نُھْلَكُ وَاَنْتَ رَجَاؤُنَا یَا اَللّٰهُ یَا اَللّٰهُ﴾(۱)

جب انہوں نے یہ کلمات پڑھے تو شیر چلا گیا۔

بے خوابی اور بے آرامی کا علاج:

۱۔ نبی کریم ﷺ کو جب بھی رات کو قلق ہوتا تو آپؐ یہ کہتے:

﴿لَآاِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ' رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ' وَمَا بَیْنَهُمَا الْعَزِیْزُ الْغَفَّارُ﴾(۲)

حکایت:

۲۔ ایک آدمی کو کسی بات پر اس قدر پریشانی لاحق ہوئی کہ وہ بے خوابی اور بے چینی سے دوچار ہو گیا' اس نے اس طرح اصرار کے ساتھ دعا کی:

﴿یَا سَامِعَ کُلَّ صَوْتٍ' وَیَابَادِئَ النُّفُوْسِ بَعْدَ الْمَوْتِ' وَیَامَنْ لَّاتَغْشَاهُ الظُّلُمَاتُ' وَیَامَنْ لَّا یَشْغُلُهٗ شَیْءٌ عَنْ شَیْءٍ﴾(۳)

جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ نے اس کی پریشانی دور فرمادی' اور اس نے اس رات جو چیز بھی اللہ سے مانگی اللہ نے اسے وہ چیز عطا فرمادی۔

(۱) دیکھئے: "الارج فی الفرج" للسیوطی ص ۱۴۔(۲) الحاکم (۱/ ۵۴۰) (۳) دیکھئے: "الفرج بعدالشدۃ" (۱/ ۲۷۲)۔

جنین اور بچوں کی حفاظت کے لئے:

۱۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَاَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلٰمَيْنِ يَتِيْمَيْنِ فِى الْمَدِيْنَةِ وَكَانَ تَحْتَهٗ كَنْزٌ لَّهُمَا وَكَانَ اَبُوْهُمَا صٰلِحًا فَاَرَادَ رَبُّكَ اَنْ يَّبْلُغَا اَشُدَّهُمَا وَيَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ﴾ (الکہف: ۸۲)

۲۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی شخص اپنی اہلیہ سے ہمبستری کے وقت یہ دعا پڑھ لے:

﴿ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ، وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَارَزَقْتَنَا ﴾

اور اس دوران بچہ مقدر ہو تو وہ اس کو نقصان نہیں پہنچائے گا، اور ایک راویت میں یہ الفاظ ہیں ''شیطان اس کو کبھی نقصان نہیں پہنچا سکے گا'' (۱)۔

۳۔ رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت ابورافعؓ فرماتے ہیں: میں نے رسولِ کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپؐ نے حضرت حسن بن علیؓ کے کان میں نماز والی اذان دی جس وقت حضرت فاطمہؓ کے ہاں ان کی ولادت ہوئی'' (۲)۔

امام نوویؒ فرماتے ہی: یہ امر مستحب ہے کہ دائیں کان میں اذان دی جائے اور بائیں کان میں اقامت (تکبیر) کہی جائے۔

حکایت:

۴۔ ایک دفعہ بنی اسرائیل کی ایک عورت دریا کے کنارے بیٹھی کپڑے دھو رہی تھی اور اس کا بچہ اس کے پاس کھیل رہا تھا کہ اچانک ایک سائل آیا اور اس نے مانگا، اس عورت نے روٹی کا ایک ٹکڑا اس کو دے دیا جو اس کے پاس تھا، کچھ زیادہ دیر نہ گزری ہوگی

(۱) البخاری، رقم (۵۱۶۵) مسلم، رقم (۱۴۳۴) من حدیث ابن عباسؓ (۲) الترمذی، رقم (۱۵۱۴) قال: حدیث صحیح۔

کہ ایک بھیڑیا آ گیا اور اس بچہ کو منہ میں ڈال کر لے گیا! یہ عورت اس کے پیچھے دوڑنے لگی اور یہ کہہ رہی تھی: اے بھیڑیے! میرا بیٹا دیدو' میرا بیٹا مجھے دیدو' چنانچہ اللہ نے ایک فرشتہ بھیجا' اس نے وہ بچہ اس بھیڑیئے کے منہ سے نکال کر اس عورت کی طرف پھینک دیا اور کہا یہ لقمہ اس لقمہ کے بدلہ میں ہے۔

حسد وغیرہ سے بچوں کی حفاظت کے لئے:

۱۔ اللہ تعالیٰ کا فرمانِ عالی ہے:

﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ○ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ○ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ○ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ○ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ﴾ (الفلق)

۲۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ○ مَلِكِ النَّاسِ ○ اِلٰهِ النَّاسِ ○ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ○ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ○ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ○﴾ (الناس)

۳۔ رسول اللہ ﷺ حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ کو اس طرح دم کیا کرتے تھے:

﴿اُعِیْذُ کُمَا بِکَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ' مِنْ کُلِّ شَیْطَانٍ وَّهَامَّةٍ' وَمِنْ کُلِّ عَیْنٍ لَّامَّةٍ﴾ (۱)

آنحضرتؐ فرمایا کرتے تھے کہ تمہارے باپ بھی اپنے بیٹوں اسماعیل اور اسحاق علیہما السلام کو ان کلمات سے دم کرتے تھے۔

۴۔ حضرت جبریلؑ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' اور پوچھا: کیا آپ بیمار ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: جی ہاں' حضرت جبریل علیہ السلام نے یہ کلمات پڑھ کر دم فرمایا:

(۱) البخاری' رقم (۳۳۷۱) من حدیث ابن عباسؓ۔

﴿ بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُّؤْذِيْكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ اَوْعَيْنِ حَاسِدٍ، اَللّٰهُ يَشْفِيْكَ بِاسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ ﴾(۱)

گرج چمک اور بجلی گرنے کے وقت کیا پڑھے؟:

۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ وَيُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيْبُ بِهَا مَنْ يَّشَآءُ ﴾(الرعد:۱۳)

''اور رعد (فرشتہ) اس کی تعریف کے ساتھ اس کی پاکی بیان کرتا ہے اور فرشتے بھی اس کے خوف سے اور وہ بجلیاں بھیجتا ہے پھر جس پر چاہے گرا دیتا ہے''۔

۲۔ نبی اکرم ﷺ جب بھی گرج کی آواز اور بجلی کی کڑک سنتے تو یہ پڑھتے:

﴿ اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ، وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ، وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ ﴾(۲)

۳۔ آنحضرت ﷺ جب گرج چمک سنتے تو یہ کہتے:

﴿ سُبْحَانَ الَّذِيْ يُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلَائِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ ﴾(۳)

حکایت:

۴۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں: ہم ایک سفر میں حضرت عمرؓ کے ہمراہ تھے کہ اچانک بجلی کی کڑک، بادلوں کی گرج چمک اور اولوں نے ہمیں آلیا، حضرت کعبؓ فرمانے لگے: جو شخص تین بار گرج چمک سنتے وقت یہ کہے:

(۱) مسلم، رقم(۲۱۸۶) الترمذی، رقم(۹۷۲) من حدیث ابی سعید الخدریؓ ۔والحدیث صحیح
(۲) الترمذی، رقم(۳۴۵۰) من حدیث ابن عمرؓ۔ والحدیث حسن بطرقه۔ (۳) مالك فی "الموطأ" (۲/۹۹۲) من حدیث ابن الزبیرؓ۔

﴿ سُبۡحَانَ مَنۡ يُّسَبِّحُ الرَّعۡدُ بِحَمۡدِهٖ وَالۡمَلٰٓئِكَةُ مِنۡ خِيۡفَتِهٖ ﴾

اسے اس گرج چمک سے عافیت ملے گی' چنانچہ ہم نے یہ کلمات کہے تو ہمیں عافیت حاصل ہوئی (۱)۔

دشوار کام کو آسان بنانے کے لئے:

۱۔ اللہ تعالیٰ کا فرمانِ مبارک ہے:

﴿ فَاِنَّ مَعَ الۡعُسۡرِ يُسۡرًا ۝ اِنَّ مَعَ الۡعُسۡرِ يُسۡرًا ﴾ (الم نشرح: ۵-۶)

۲۔ جب کوئی کام دشوار ہو تو وہ کلمات کہو جو نبی کریم ﷺ نے کہے:

﴿ اَللّٰهُمَّ لَا سَهۡلَ اِلَّا مَا جَعَلۡتَهٗ سَهۡلًا وَاَنۡتَ تَجۡعَلُ الۡحَزَنَ اِذَا شِئۡتَ سَهۡلًا ﴾ (۲)

حکایت:

۳۔ جب حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے حضرت علاء بن الحضرمی ؓ کو بحرین کی جانب بھیجا تو وہ روانہ ہوئے' حتیٰ کہ جب وہ دریا کے کنارہ پر پہنچے تا کہ کشتیوں میں سوار ہوں تو آپ نے مسافت کو بہت دور محسوس کیا' انہوں نے سوچا کہ کشتیوں کے ذریعے پہنچنے سے تو پہلے ہی دشمن وہاں سے چلے جائیں گے' چنانچہ آپ نے یہ کہتے ہوئے اپنا گھوڑا اس دریا میں ڈال دیا:

﴿ يَا اَرۡحَمَ الرَّاحِمِيۡنَ' يَا حَكِيۡمُ يَا كَرِيۡمُ' يَا اَحَدُ' يَا صَمَدُ' يَا حَيُّ' يَا مُحۡيِي' يَا قَيُّوۡمُ' يَا ذَا الۡجَلَالِ وَالۡاِكۡرَامِ' لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنۡتَ' يَا رَبَّنَا ﴾ (۳)

---

(۱) دیکھئے: "الاذکار للنووی" (۳۰۳) والحدیث موقوف باسناد حسن (۲) ابن السنی' رقم (۳۵۳) من حدیث انسؓ والحدیث صحیح (۳) دیکھئے: "تاریخ الطبری" (۲/۳۰۴)۔

اور لشکر کو بھی حکم دیا کہ وہ بھی یہ کہتے ہوئے دریا میں گھس جائیں' چنانچہ ان سب نے ایسا ہی کیا تو اللہ کے حکم سے وہ دریا پار کرلیا' حال یہ تھا کہ ان کے اونٹوں کے پاؤں تک پانی سے گیلے نہیں ہوئے اور دشمن سے قتال ہوا تو فتحیاب ہوئے۔

کسی ممنوع کام کا ارتکاب ہوجائے تو کیا پڑھے؟:

۲۔ ارشادِ خداوندی ہے:

﴿ وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ○ اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَجَنّٰتٌ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ج وَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ﴾ (آل عمران: ۱۳۵۔۱۳۶)

۲۔ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو قسم کھاتے وقت لات وعُزّیٰ کی قسم کھائے تو اسے یہ الفاظ کہنے چاہئیں: ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ'' اور جو شخص اپنے صاحب سے کہے کہ آؤ قمار بازی کریں تو اسے صدقہ کرنا چاہئے'' (۱)۔

دجّال سے حفاظت کے لئے:

۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشادِ عالی ہے:

﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْٓ اَنْزَلَ عَلٰى عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا ○ قَيِّمًا لِّيُنْذِرَ بَاْسًا شَدِيْدًا مِّنْ لَّدُنْهُ وَيُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا حَسَنًا ○ مَّاكِثِيْنَ فِيْهِ اَبَدًا ○ وَّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ○ مَالَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ وَّلَا لِاٰبَآئِهِمْ ط كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ

(۱) اخرجه البخاري، رقم (۶۶۵۰)۔

اَفْوَاهِهِمْ ؕ اِنْ یَّقُوْلُوْنَ اِلَّا كَذِبًا ○ فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ یُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِیْثِ اَسَفًا ○ اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْاَرْضِ زِیْنَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ اَیُّهُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ○ وَاِنَّا لَجٰعِلُوْنَ مَا عَلَیْهَا صَعِیْدًا جُرُزًا ○ اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَالرَّقِیْمِ ۙ كَانُوْا مِنْ اٰیٰتِنَا عَجَبًا ○ اِذْ اَوَى الْفِتْیَةُ اِلَى الْكَهْفِ فَقَالُوْا رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَیِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا﴾ (الکہف: ۱۔۱۰)

۲۔ حضورِ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص سورۃ الکہف کی پہلی دس آیتیں یاد کرے گا وہ دجال سے محفوظ رہے گا'' (۱)۔

حکایت:

۳۔ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: دجّال کا جب خروج ہوگا تو ایک مومن آدمی اس کی طرف نکلے گا' (راستہ میں) دجال کا ہراول دستہ اس سے ملے گا وہ اس سے پوچھے گا: کہاں جاتے ہو؟ وہ مردِ مومن کہے گا: میں اس آدمی کی طرف جارہا ہوں جو نکلا ہے' وہ مسلح دستہ پوچھے گا: کیا تم ہمارے رب پر ایمان نہیں رکھتے؟ وہ کہے گا: ہمارے رب میں کوئی پوشیدگی نہیں ہے۔

پھر وہ لوگ کہیں گے: اس کو قتل کردو' پھر وہ ایک دوسرے سے کہیں گے: کیا تمہارے رب نے اس بات سے منع نہیں کیا ہے کہ تم کسی کو اس کے بغیر قتل کرو' چنانچہ وہ اس (مومن آدمی) کو دجال کے پاس لے چلیں گے' جب مومن اس کو دیکھے گا تو کہے گا: یہی وہ دجال ہے' جس کا نبی ﷺ نے ذکر کیا تھا' دجال اس کے سر کو زخمی کرنے کا حکم دے گا' چنانچہ اس کا سر پھاڑا جائے گا' مار مار کر اس کی پشت اور پیٹ وسیع کردیا جائے گا' پھر وہ پوچھے گا: ہاں اب بتاؤ' مجھ پر ایمان لاتا یا نہیں ہے' وہ کہے گا: تو جھوٹا دجال ہے' پھر

(۱) مسلم' رقم (۸۰۹) ۔

وہ اس کے دو ٹکڑے کر دے گا اور ان دو ٹکڑوں کے درمیان دجال چلے گا پھر اس سے کہے گا: کھڑے ہو جاؤ چنانچہ وہ سیدھا کھڑا ہو جائے گا' پھر اس سے پوچھے گا: کیا اب مجھ پر ایمان لاتا ہے؟ وہ کہے گا: اب تو میری بصیرت اور بھی زیادہ ہوگئی ہے' پھر وہ کہے گا: لوگو! میرے بعد کسی کے ساتھ ایسا نہیں کیا جائے گا' چنانچہ دجال اس کو ذبح کرنے کے لئے پکڑے گا' لیکن اللہ تعالیٰ اس کی گردن سے لے کر ہتھیلی کی ہڈی تک کے حصے کو تانبے کا بنا دیں گے' جس کی وجہ سے وہ ذبح نہ کر سکے گا' پھر وہ اس کو اپنے ہاتھوں سے اور پاؤں سے پکڑ کر کسی چیز میں پھینک دے گا' لوگ سمجھیں گے کہ اس نے جہنم کی آگ میں پھینک دیا ہے' حالانکہ وہ جنت میں ڈالدیا گیا ہوگا' پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ شخص رب العالمین کے ہاں شہادت کے اعتبار سے تمام لوگوں سے عظیم تر ہوگا'' (۱)۔

حضورِ اقدس ﷺ کی شفاعت حاصل کرنے کے لئے:

نبی کریم ﷺ کی شفاعت' جنت کی کنجی' فردوس کی راہ' سعادت کا باب اور تشنگی کے بعد قلوب کی سیرابی اور مشقت کے بعد دلوں کا سکون ہے۔

۱۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ نے نبی کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا' آپؐ نے فرمایا: جب مؤذن کو اذان کہتے ہوئے سنو تو تم بھی اسی طرح کہو جس طرح وہ کہتا ہے' پھر مجھ پر درود پڑھو' کیونکہ جو شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ﴿ رحمتیں نازل فرماتے ہیں' اس کے بعد میرے لئے اللہ تعالیٰ سے وسیلہ مانگو' بے شک یہ جنت میں ایک مقام ہے جو اللہ کے صرف ایک بندے کیلئے ہوگا اور مجھے امید ہے کہ وہ
بندہ میں ہوں گا' لہٰذا جو شخص اللہ تعالیٰ سے میرے لئے اس وسیلہ کی دُعا کرے گا اس کے لئے میری شفاعت لازم ہو جائے گی (۲)۔

۲۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اذان سن کر یہ کہے گا:

(۱) مسلم' رقم(۱۱۱۳) ۔(۲) مسلم' رقم(۳۸٤)

﴿اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ' وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَانِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ' وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُوْدًا نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ﴾

تو قیامت کے دن اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جائے گی (۱)۔

۳۔ حضورِ اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے روز میری شفاعت سے تمام لوگوں سے زیادہ بہرہ ور وہ ہوگا جس نے خلوصِ دل سے کہا: "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ " (۲)۔

قیامت کی ہولناکیوں سے بچنے کے لئے:

۱۔ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی مسلمان کی کوئی دنیوی مشکل دور کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کی سختیوں میں سے کوئی سختی اس کی دور کریں گے' اور جو شخص کسی مسلمان کے عیب کی پردہ پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ (بھی) قیامت کے روز اس کی پردہ پوشی فرمائیں گے" (۳)۔

۲۔ ایک حدیث مبارک میں آتا ہے کہ سابقہ زمانہ میں ایک آدمی تھا جو لوگوں سے لین دین کیا کرتا تھا' وہ اپنے خادم سے کہا کرتا تھا کہ (دیکھو) جب کوئی تنگدست شخص آئے تو اس سے درگزر کر دیا کرو ہوسکتا ہے اللہ تعالیٰ (اسی بہانے) ہمارے گناہوں سے درگزر فرمادیں۔ جب وہ فوت ہوا اور اپنے رب سے ملا تو اللہ تعالیٰ نے اس سے پوچھا: تو نے کیا عمل کیا؟ اس نے کہا: میں نے اور تو کوئی نیک کام نہیں کیا' البتہ یہ بات تھی کہ (مطالبہ کے وقت) کشادہ دستی سے قبول کر لیتا تھا (یعنی جس قدر اس کے لئے دینا آسان ہوتا لے لیتا اور جو دشوار ہوتا تو درگزر کرتا اور تنگدست سے درگزر ہی کر دیا کرتا تھا' اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرے بندے (کی لغزشوں) سے بھی درگزر کر دو۔

---

(۱) البخاری' رقم(٦١٤) (۲) البخاری' رقم(۹۹) (۳) البخاری' رقم(۲٤٤۲) ۔ (٤)(احمد ۲/۳٦۱) مسلم' رقم (۱٥٦۰)۔

قرآن شریف اور روزے کی شفاعت حاصل کرنے کے لئے:

۱۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ﴾

(بنی اسرائیل: ۸۲)

''اور ہم قرآن میں ایسی چیزیں نازل کرتے ہیں کہ وہ ایمان والوں کے حق میں تو شفا اور رحمت ہے''۔

۲۔ حضورِ اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''قرآنِ پاک کی ایک سورت ہے جس کی تیس آیتیں ہیں وہ آدمی کی شفاعت کرے گی حتی کہ اس کی بخشش ہو جائے اور وہ سورت ہے: '' تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ ''(۱)۔

۳۔ حضورِ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''قرآن پڑھا کرو کیونکہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والے کے لئے سفارشی بنکر آئے گا''(۲)۔

۴۔ حضرت نواس بن سمعانؓ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: آپؐ نے فرمایا: ''قیامت کے روز قرآن اور قرآن والوں کو لایا جائے گا جو دنیا میں اس پر عمل کیا کرتے تھے: سورۃ البقرۃ اور سورۃ آل عمران اس کے پیش ہونگی اور اپنے پڑھنے والوں کے حق میں (پروردگار سے) جھگڑیں گی''(۳)۔

۵۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''روزہ اور قرآن قیامت کے دن بندے کی شفاعت کریں گے، روزہ کہے گا: پروردگار! میں نے اس کو کھانے سے اور خواہشات سے روکا پس آپ اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرمائیں، اور قرآن کہے گا: میں نے اس کو رات کے وقت سونے سے روکا پس آپ اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرمائیں، چنانچہ ان دونوں کی شفاعت قبول ہوگی''(۴)۔

---

(۱) البخاری، رقم(۱٤۰۰) (۲) مسلم فی صلاۃ المسافرین(۲۵۲) (۳) مسلم فی صلاۃ المسافرین (۲۵۳) (٤) احمد(۲/۱۷٤) وقال الهیثمی، رواہ احمد واسنادہ حسن علی ضعف فی ابن لهیعة و قدوثقه الهیثمی فی المجمع (۱۰/۳۸۱)۔

قیامت کے روز رحمٰن کا سایہ حاصل کرنے کے لئے:

۱۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ﴾(غافر:۷)

۲۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمٰنِيَةٌ ﴾(الحاقہ:۱۷)

۳۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''سات آدمی ایسے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ ایسے دن اپنے سایہ میں جگہ دیں گے جس دن کوئی سایہ نہیں ہوگا' عادل حاکم' وہ نوجوان جس کی نشو ونما اللہ تعالیٰ کی عبادت میں ہوئی' وہ آدمی جس کا قلب مساجد کے ساتھ متعلق رہتا ہے' وہ دو آدمی جو اللہ کی رضا کی خاطر آپس میں محبت کرتے ہیں' اسی پر دونوں جمع ہوتے ہیں اور اسی پر جدا ہوتے ہیں' ایک وہ آدمی جس کو منصب اور جمال والی عورت (برائی کی) دعوت دے مگر وہ کہدے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں' ایک وہ آدمی جو اس قدر چھپا کر صدقہ کرے کہ اس کے بائیں ہاتھ کو خبر نہ ہو کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے' اور ایک وہ شخص جو تنہائی میں اللہ کو یاد کرے اور اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ پڑیں'' (۱)۔

۴۔ حضورِ اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص کسی تنگ دست کو مہلت دے گا یا اس کے ذمہ چیز کا مطالبہ ترک کردے گا تو اللہ تعالیٰ ایک ایسے دن میں اس کو اپنے سایہ میں جگہ دیں گے جس دن اس کے سایہ کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا'' (۲)۔

سفر پر جانے کے وقت گھر بار کی حفاظت کے لئے:

اہلِ معرفت کے نزدیک سفر کی دو قسمیں ہیں: (۱) بدنی سفر: یعنی ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہونا (۲) قلبی سفر: یعنی ممنوعات سے دور ہونا اور طاعات کے قریب ہونا'

(۱) اخرجه البخاری' رقم(۸۰۷۶)۔(۲) اخرجه مسلم' رقم(۳۰۰۶)۔

اور ایک صفت سے دوسری صفت کی طرف ترقی کرنا۔ ہزاروں آدمی بدنی سفر کرتے ہوئے تو نظر آتے ہیں لیکن ایسے لوگ بہت کم ہیں جو قلبی سفر کرتے ہوں۔

۱۔ فرمانِ باری تعالیٰ:

﴿ قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ ثُمَّ انْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴾ (الانعام: ۱۱)

۲۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص سفر کا ارادہ رکھتا ہو اسے چاہئے کہ پسماندگان کے لئے یوں دُعا کرے:

﴿ اَسْتَوْدِعُكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ لَا تَضِيْعُ وَدَائِعُهٗ ﴾ (۱)

۳۔ حضورِ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک جب کوئی چیز اللہ تعالیٰ کے پاس امانت کے طور پر رکھی جائے تو اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت فرماتے ہیں''۔ (۲)

مسافر کے لئے مفید کلمات:

۱۔ جب کوئی شخص سفر کا ارادہ رکھتا تو حضرت ابن عمرؓ اس سے فرمایا کرتے: میرے قریب ہو جاؤ تاکہ میں (بھی) تجھے اسی طرح رخصت کروں جیسے رسول اللہ ﷺ ہمیں رخصت فرمایا کرتے تھے، چنانچہ آپؐ یوں فرماتے تھے:

﴿ اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَاَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ ﴾ (۳)

۲۔ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرا سفر پر جانے کا ارادہ ہے، آپؐ مجھے زادِ راہ دیں، آپؐ نے فرمایا: اللہ تجھے زادِ راہ کے طور پر تقویٰ عطا فرمائے، اس نے عرض کیا: مزید عطا فرمائیں: آپؐ نے فرمایا: اللہ تیرے گناہ بخش دے، اس نے (پھر کہا) مجھے مزید دیں، آپؐ نے فرمایا: تم جہاں بھی جاؤ تمہارے لئے خیر کا کام آسان ہو''۔ (۴)

(۱) ابن السنی، رقم (۵۰۶) من حدیث ابی ہریرۃؓ وقال الحافظ، حسن (۲) احمد (۲/۸۷) من حدیث ابن عمرؓ (۳) الترمذی، رقم (۳۴۴۳) (٤) اخرجه الترمذی، رقم (۳۴٤٤) من حدیث انسؓ وقال حدیث حسن۔

سواری کو تابع کرنے کے لئے:

۱۔ فرمانِ پروردگارِ عالم ہے:

﴿ بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖهَا وَمُرْسٰهَآ ﴾(هود:٤١)

۲۔ رسول اللہ ﷺ جب کسی سفر پر روانہ ہونے کے لئے اپنے اونٹ پر سیدھے ہوکر بیٹھ جاتے تو پہلے تین بار اللہ اکبر کہتے پھر یہ پڑھتے:

﴿ سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ ○ وَاِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ﴾(۱)(الزخرف:١٣-١٤)

۳۔ حضرت عباسؓ فرماتے تھے: جب تمہاری سواری منہ زوری کرنے لگے یا جانور سرکش ہوجائے تو اس کے کان میں یہ پڑھے:

﴿ اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ وَلَهٗۤ اَسْلَمَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّ كَرْهًا وَّ اِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ﴾(آل عمران:٨٣)

سفر کی مشکلات پر قابو پانے کے لئے:

۱۔ یہ دعا پڑھے:

﴿ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْاَلُكَ فِیْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰی وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰی، اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا وَاطْوِعَنَّا بُعْدَهٗ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِی الْاَهْلِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ وَّعْثَاءِ السَّفَرِ، وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِی الْمَالِ وَالْاَهْلِ ﴾(۲)

اور جب سفر سے واپس لوٹے تو یہی کلمات پڑھے اور مزید یہ پڑھے:

﴿ آئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ ﴾

(۱) مسلم،رقم(١٣٤٢) من حديث ابن عمرؓ (۲) مسلم،رقم (١٣٤٢) من حديث ابن عمرؓ۔

۲۔ حضور نبی کریم ﷺ جب سفر پر جاتے تو سفر کی مشقت، پریشان کن منظر، زیادتی کے بعد کمی، مظلوم کی پکار اور مال و اولاد میں بُری واپسی سے پناہ مانگا کرتے تھے(۱)۔

سفر کے دوران کوئی خوف پیش آجائے تو کیا پڑھے:

۱۔ نبی اکرم ﷺ جب سفر میں ہوتے اور رات آجاتی تو آپؐ یہ پڑھتے:

﴿ یَـااَرْضُ رَبِّیْ وَرَبُّكِ اللّٰهُ، اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّكِ وَشَرِّ مَا فِيْكِ، وَشَرِّ مَا خُلِقَ فِيْكِ، وَ شَرِّ مَا يَدُبُّ عَلَيْكِ، اَعُوْذُ بِـاللّٰهِ مِنْ اَسَدٍ وَاَسْوَدَ، وَمِنَ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ وَمِنْ سَاكِنِ الْبَلَدِ، وَمِنْ وَّالِدٍ وَّ مَا وَلَدَ﴾(۲)

یہاں ''سـاكِنِ البـلـدِ'' سے مراد وہ جنات ہیں جو زمین پر رہتے ہیں، اور ''وَالِدٍ'' سے ابلیس اور ''وَلَدَ'' سے اس کی اولاد مراد ہے، اور ''اَسْوَدَ'' سے انسان مراد ہے۔

۲۔ حضور پرنور ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کسی مقام پر پڑاؤ ڈالے اور یہ کلمات پڑھے:

﴿ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ﴾

تو اس مقام سے کوچ کرنے تک کوئی چیز اس کو ضرر نہیں پہنچائے گی (۳)۔

مصیبت پر ملنے والا اجر اور بدلہ:

مصیبت، وہ آتشِ تقدیر ہے جس سے انسانوں کی جانچ کی جاتی ہے، اور گردشِ زمانہ کا وہ تیر ہے جس کے ذریعہ لوگوں کی آزمائش ہوتی ہے، نیز یہ مصیبت، بے صبرے کے لئے دنیا کی کڑواہٹ اور صابر کے لئے آخرت کی حلاوت اور نیک لوگوں کیلئے شکار گاہ ہے۔

---

(۱)مسلم، رقم(۱۳۴۳) من حديث عبدالله بن سرجسؓ (۲)ابوداؤد، رقم(۲۶۰۳) من حديث ابن عمرؓ، وقال الحافظ: حسن(۳) مسلم، رقم(۲۷۰۸) الترمذی، رقم(۳۴۳۷) من حديث خولةؓ۔

۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ اَلَّذِیْنَ اِذَا اَصَابَتْهُمْ مُصِیْبَةٌ قَالُوْا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ ﴾(البقرہ:۱۵٦)

۲۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص کسی مصیبت سے دوچار ہو تو اس کو یہ کہنا چاہئے:

﴿ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ، اَللّٰهُمَّ عِنْدَكَ احْتَسَبْتُ مُصِیْبَتِیْ، فَاَجِرْنِیْ فِیْهَا وَاَبْدِلْنِیْ بِهَا خَیْرًا مِنْهَا ﴾(۱)

۳۔ حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: آپؐ نے فرمایا: جو بندہ کسی مصیبت کا شکار ہو اور یہ پڑھے:

﴿ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ، اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ وَاخْلُفْ لِیْ خَیْرًا مِنْهَا ﴾

تو اللہ تعالیٰ اسے اس کی مصیبت پر اجر دیں گے اور اس کو اس کا نعم البدل عطا فرمائیں گے، آپؓ فرماتی ہیں: جب ابوسلمہؓ کی وفات ہوئی تو میں نے رسول اللہ ﷺ کے حکم کے مطابق (مذکورہ کلمات) کہے تو اللہ تعالیٰ نے مجھے رسول اللہ ﷺ کی صورت میں ان کا نعم البدل عطا فرمادیا(۲)۔

حکایت:

۴۔ ایک عورت جنگل میں رہتی تھی اور اس کا ایک کھیت تھا، (ایک دفعہ) اولے آئے اور اس کے کھیت کو تباہ کردیا، لوگ اس کے پاس اظہارِ افسوس کے لئے آنے لگے، چنانچہ اس عورت نے آسمان کی جانب نگاہ اٹھا کر یہ کہا: اے اللہ! آپ ہی سے بہترین بدلہ کی امید کی جاتی ہے، جو کچھ تباہ ہوا اس کا عوض آپ ہی کے دستِ قدرت میں ہے، آپ اپنی شان کے مطابق ہمارے ساتھ معاملہ کیجئے، بے شک ہمارا رزق آپ ہی کے ذمہ

(۱) ابوداؤد، رقم(۳۱۱۹) من حدیث ام سلمةؓ (۲) مسلم، رقم(۹۱۸) من حدیث ام سلمةؓ۔

ہے اور ہماری تمام امیدیں آپ ہی سے وابستہ ہیں۔ (راوی) کہتے ہیں: کچھ ہی دیر کے بعد ایک جلیل القدر آدمی آیا' کچھ گفتگو کرنے کے بعد اس نے اس عورت کو پانچ سو دینار (اشرفیاں) دیدیں (۱)۔

ظلم' جہالت اور گمراہی سے بچنے کے لئے:

ظلم' ضلالت اور جہالت یہ تمام ایسی بری صفات ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نہ تو پسند کرتے ہیں اور نہ ہی ان سے خوش ہوتے ہیں' اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو ان چیزوں سے منع فرمایا ہے' نیز نبی کریم ﷺ بھی ان سے پناہ طلب کیا کرتے تھے۔

۱۔ ارشادِ خداوندی ہے:

﴿ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَاِذْهَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ﴾(آل عمران:۸)

۲۔ حضرت امِ سلمہؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی محبوب ﷺ جب گھر سے باہر تشریف لے جاتے تو یہ دُعا پڑھتے تھے:

﴿ بِاسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ 'اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ اَنْ اَضِلَّ اَوْ اُضَلَّ' اَوْ اَزِلَّ اَوْ اُزَلَّ' اَوْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اَجْهِلَ اَوْ يُجْهِلَ عَلَيَّ ﴾(۲)

۳۔ رسول اللہ ﷺ یہ دعا (بھی) پڑھتے تھے:

﴿ اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ' وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ' وَبِكَ خَاصَمْتُ' اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِعِزَّتِكَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَنْ تُضِلَّنِىْ اَنْتَ الْحَىُّ الَّذِىْ لَايَمُوْتُ' وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ يَمُوْتُوْنَ ﴾(۳)

---

(۱) دیکھئے: "الفرج بعد الشدة" (۱/۱۸۱) (۲) ابوداؤد' رقم(۵۰۹٤) الترمذی' رقم(۳٤۲۷) وقال حسن صحیح(۳) اخرجه مسلم' رقم(۲۷۱۷)۔

حکایت:

۴۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت سارہ کو ساتھ لے کر نکلے، راستہ میں ایک بستی آئی، اس بستی میں ایک ظالم بادشاہ تھا، کسی نے بادشاہ کو بتایا کہ ابراہیم ایک ایسی عورت کے ساتھ یہاں آئے ہیں جو تمام عورتوں سے زیادہ خوبصورت ہے چنانچہ بادشاہ نے ابراہیمؑ کو بلایا اور ان سے پوچھا: یہ عورت آپ کے ساتھ کون ہے؟ ابراہیمؑ نے فرمایا: یہ میری بہن ہے، پھر ابراہیمؑ سارہ کے پاس آئے اور ان سے فرمایا: (دیکھنا) مجھے جھوٹا نہ بنا دینا، میں نے ان کو بتایا ہے کہ تم میری بہن ہو۔ بادشاہ نے حضرت سارہ کو بلایا اور ان کے سامنے کھڑا ہوا، حضرت سارہ نے وضو کیا اور نماز پڑھی اور یہ دعا کی، اے اللہ! بے شک میں تجھ پر اور تیرے پیغمبر پر ایمان لائی ہوں اور اپنے خاوند کے ماسوا سے اپنی شرمگاہ کو محفوظ رکھا ہے، آپ اس کافر کو مجھ پر مسلّط نہ کیجئے، بادشاہ نے (برے ارادہ سے) جو اپنا ہاتھ بڑھایا تو اس کا ہاتھ بُری طرح پکڑا گیا (شل ہوگیا) حضرت سارہ نے پھر دعا کی: اے اللہ! اگر یہ مرگیا تو لوگ کہیں گے کہ اسی نے اس کو قتل کیا ہے، چنانچہ ہاتھ کھل گیا (ٹھیک ہوگیا) وہ بادشاہ دوبارہ ان کے سامنے کھڑا ہوا، حضرت سارہ نے دوبارہ وضو کر کے نماز پڑھی پھر یہ دعا کی: اے اللہ! بے شک میں آپ پر اور آپ کے پیغمبر پر ایمان رکھتی ہوں اور میں نے اپنے شوہر کے سوا سب سے اپنی شرمگاہ کی حفاظت کی ہے آپ اس کافر کو مجھ پر مسلّط نہ کیجئے، بادشاہ نے جب ہاتھ بڑھایا تو پھر اس کا ہاتھ بہت بُری طرح پکڑا گیا، حضرت سارہ نے دعا کی: اے اللہ! اگر یہ مرجائے گا تو یہی کہا جائے گا کہ اسی نے اس کو قتل کیا ہے، چنانچہ اس کا ہاتھ کھل گیا، یہ معاملہ دو یا تین بار پیش آیا، پھر بادشاہ کہنے لگا: خدا کی قسم! تم لوگوں نے تو میرے پاس ایک شیطان کو بھیج دیا، جاؤ اس کو ابراہیمؑ کے پاس لے جاؤ، اور ان کے حوالہ کردو، اور اس نے حضرت سارہ کے اکرام میں ایک باندی دینے کا بھی حکم دیا(۱)۔

---

(۱) اخرجه البخاري، رقم(۲۲۱۷) مسلم، رقم(۲۳۷۱) ۔

سورج گہن اور چاند گہن دور کرنے کے لئے:

۱۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ صلے كُلٌّ يَّجْرِىْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ﴾ (الزمر: ۵)

۲۔ فرمانِ حق تعالیٰ شانہٗ ہے:

﴿ وَمِنْ اٰيٰتِهِ الَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ﴾ (فصلت: ۳۷)

۳۔ حضورِ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔
انکو گہن کسی کی زندگی یا موت کی وجہ سے نہیں لگتا' لہذا جب تم یہ حالت دیکھو' تو اللہ تعالیٰ سے دعا کرو' تکبیریں کہو اور صدقہ کیا کرو (۱)۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''جب تم ایسی کوئی چیز دیکھو تو اللہ کی یاد سے اور اس سے دعا اور استغفار کے ساتھ پناہ پکڑو'' (۲)۔

۴۔ حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہؓ فرماتے ہیں: میں اس وقت نبی کریم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا جب سورج کو گہن لگا ہوا تھا' آنحضرتؐ نماز میں کھڑے تھے آپؐ اپنے ہاتھ مبارک اٹھائے ہوئے تھے۔ حضورؐ تسبیح' تہلیل' (لا الہ الا اللہ) تکبیر' تحمید اور دعا کرتے رہے یہاں تک کہ سورج گہن دور ہو گیا' جب گہن ختم ہوا تو آپؐ نے دو سورتیں پڑھیں اور دو رکعتیں پڑھیں'' (۳)۔

۵۔ جمہور ائمہ فرماتے ہیں کہ نمازِ کسوف اور نماز خسوف کی دو دو رکعتیں ہیں اور ہر رکعت میں دو رکوع کئے جائیں گے' اس لئے کہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: ''پھر آپؐ نے تکبیر کہی اور طویل رکوع کیا جو پہلی قراءت سے کم طویل تھا' پھر آپ نے یہ کہتے ہوئے سر مبارک اٹھایا'' ''سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَه' رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ'' پھر آپ کھڑے ہوئے

(۱) البخاری' رقم (۱۰۴۴) مسلم' رقم (۹۰) من حدیث 'عائشةؓ (۲) البخاری' رقم (۱۰۵۹) مسلم' رقم (۹۱۲) من حدیث ابی موسی الاشعریؓ (۳) مسلم' رقم (۹۱۳)۔

اور طویل قراءت کی، جو پہلی قراءت سے کم طویل تھی، پھر تکبیر کہہ کر رکوع کیا جو پہلے رکوع سے کم طویل تھا، پھر فرمایا: "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ" یہ کہہ کر آپ سجدہ میں گئے، پھر دوسری رکعت بھی اسی طرح ادا فرمائی" (۱)۔

نماز وغیرہ میں وساوس پیش آئیں تو کیا پڑھے؟:

۱۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ هُوَالسَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴾ (فصلت: ۳۶)

۲۔ فرمانِ خداوندی ہے:

﴿ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ○ مَلِكِ النَّاسِ ○ اِلٰهِ النَّاسِ ○ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ○ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ○ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ○ ﴾ (الناس)

۳۔ حضرت عثمان بن ابی العاصؓ فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! بے شک شیطان میرے اور میرے نماز اور قراءت کے درمیان حائل ہو جاتا ہے اور مجھ پر قراءت کو ملتبس کر دیتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "وہ شیطان ہے جس کو خنزب کہا جاتا ہے، لہذا جب تمہیں اس کا احساس ہو تو اس سے اللہ کی پناہ پکڑو اور بائیں طرف تین مرتبہ تھوک لیا کرو" (۲)۔

۴۔ ابوزمیل کہتے ہیں: میں نے حضرت ابن عباسؓ سے پوچھا: میں اپنے دل میں کچھ محسوس کرتا ہوں؟ آپ نے پوچھا: کیا چیز محسوس کرتے ہو؟ میں نے کہا: خدا کی قسم! میں اسے زبان پر نہیں لا سکتا ہوں، آپ نے پھر مجھ سے فرمایا: "کیا کوئی شک وغیرہ قسم کی

(۱) رواہ مسلم (۹۰۳) "مالك في "الموطأ" (۱/۱۸۷) ۔(۲) مسلم، رقم (۲۲۰۳) ۔

چیز ہے؟ آپ ہنسے اور فرمایا: اس سے تو کوئی بھی بچا ہوا نہیں ہے حتی کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

﴿ فَإِن كُنتَ فِي شَكٍّ مِّمَّا أَنزَلْنَا إِلَيْكَ ﴾ (یونس: ۹۴)

پھر مجھ سے فرمایا: جب تم اپنے دل میں کوئی بات محسوس کرو تو یہ پڑھو:

﴿ هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴾ (الحدید: ۳)

۵۔ سید جلیل احمد بن عطاء فرماتے ہیں: میں وضو کے معاملہ میں مبالغہ میں مبتلا تھا ایک رات زیادہ پانی استعمال کرنے کی وجہ سے میرا دل تنگ ہوا اور میرے دل کو سکون نہیں آیا، پس میں نے دعا کی: پروردگار! میں تیرے عفو و درگزر کا طلبگار ہوں، میں نے ایک ہاتف کو یہ کہتے ہوئے سنا: عفو و درگزر علم میں ہے، چنانچہ یہ حالت مجھ سے دور ہوگئی۔

۶۔ بعض علماء فرماتے ہیں: جو شخص وضو میں اور نماز وغیرہ کے سلسلہ میں وسوسہ میں مبتلا ہوا سے "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" کہنا بہتر ہے کیونکہ شیطان جب اللہ کا ذکر سنتا ہے تو دور ہٹ جاتا ہے، اور "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" ذکر کی بنیاد ہے۔

حکایت:

۷۔ سید جلیل احمد بن ابی الحواری کہتے ہیں؟ میں نے ابو سلیمان الدارانی سے وسوسوں کی شکایت کی تو انہوں نے کہا: جب تو یہ چاہے کہ وہ وساوس تیرے دل سے ختم ہوں تو جس وقت بھی تجھے ان کا احساس ہو تو تم خوش ہو جایا کرو، جب تم خوش ہو گے تو وہ ختم ہو جائیں گے، اس لئے کہ شیطان کو مومن کا خوش ہونا سب سے زیادہ ناگوار گزرتا ہے اور اگر تو ان وساوس پر غمگین ہوگا تو شیطان بھی اور زیادہ وسوسے ڈالے گا (۱)۔

کفّارۂ مجلس کے لئے:

حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جو شخص کسی مجلس میں بیٹھے اور اس میں

(۲) دیکھئے: "الاذکار" للنووی (۲۲۶) طبع مؤسسۃ الرسالۃ۔

لغو باتیں بہت زیادہ ہوجائیں تو اپنی مجلس سے اٹھنے سے پہلے یہ کہدے گا تو اللہ تعالیٰ ان فضول اور لغو باتوں کو معاف فرمادیں گے جو اس مجلس میں ہوگئی ہوں گی، وہ کلمات یہ ہیں۔

﴿ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ ﴾ (۱)

ماہِ نو کی برکتیں حاصل کرنے کے لئے:

۱۔ حضورِ اقدس ﷺ جب (نیا) چاند دیکھتے تو پڑھتے:

﴿ اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْيُمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّیْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ ﴾ (۲)

۲۔ نیز نبی کریم ﷺ (کبھی) یہ بھی تین بار پڑھا کرتے تھے:

﴿ هِلَالُ خَيْرٍ وَّ رُشْدٍ، هِلَالُ خَيْرٍ وَّ رُشْدٍ، هِلَالُ خَيْرٍ وَّرُشْدٍ، آمَنْتُ بِاللّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَكَ ﴾ (۳)

پھر فرماتے: ''تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جو اس مہینہ کو لے گیا اور اس مہینہ کو لے آیا''۔

۳۔ حضرت علی بن ابی طالب ؓ کرّم اللہ وجہہ جب چاند دیکھتے تو یہ پڑھتے:

﴿ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ خَيْرَ هٰذَا الشَّهْرِ وَافْتِحَهٗ وَ نَصْرَهٗ وَبَرَكَتَهٗ وَرِزْقَهٗ، وَنُوْرَهٗ وَطُهُوْرَهٗ وَهُدَاهُ، وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهٖ وَشَرِّ مَا فِيْهِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهٗ ﴾ (٤)

---

(۱) الترمذی، رقم(۳٤۲۹) من حدیث ابی ہریرۃؓ وقال: الحدیث حسن صحیح، (۲) الترمذی، رقم(۳٤۵۱)(من حدیث طلحۃؓ والحدیث حسن۔ (۳) ابوداؤد، رقم(۵۰۹۲) من حدیث قتادۃؓ۔ والحدیث صحیح(٤) دیکھئے: ''الکنز'' (۲٤۳۱۰)۔

ہر طرح کی بُرائی کے دفعیہ کے لئے:

نبی اکرم ﷺ پناہ مانگتے ہوئے یہ دُعا پڑھا کرتے تھے:

﴿ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ يَّوْمِ السُّوْءِ، وَمِنْ لَيْلَةِ السُّوْءِ، وَمِنْ سَاعَةِ السُّوْءِ، وَمِنْ صَاحِبِ السُّوْءِ، وَمِنْ جَارِ السُّوْءِ فِیْ دَارِ الْمُقَامَةِ ﴾ (۱)

کان بجتے ہوں تو کیا پڑھے؟:

حضرت ابورافعؓ جو رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام تھے، فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کے کان میں جھنجھناہٹ ہوتی ہے تو اس کو چاہئے کہ مجھے یاد کرے اور مجھ پر درود بھیجے اور یہ الفاظ کہے:

﴿ ذَكَرَ اللّٰهُ بِخَيْرٍ مَنْ ذَكَرَنِیْ بِهٖ ﴾ (۲)

گھوڑے کی پشت پر جم کر بیٹھنے کے لئے:

حضرت جریر بن عبداللہؓ نے نبی کریم ﷺ سے شکایت کی کہ میں گھوڑے کے اوپر قائم نہیں رہتا ہوں، چنانچہ آپؐ نے اپنا دستِ مبارک میرے سینہ پر مارا اور یہ دُعا فرمائی:

﴿ اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَّهْدِيًّا ﴾ (۳)

میزانِ عمل کو بھاری کرنے کے لئے:

۱۔ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿ وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ ﴾ (الانبیاء:۴۷)

(۱) رواه الهيثمی فی "مجمع الزوائد" (۱۰/۱۴۷) وقال: رواه الطبرانی ورجاله رجال الصحيح۔ (۲) رواه الهيثمی فی "مجمع الزوائد" (۱/۱۴۱) وقال: رواه الطبرانی فی الثلاثة والبزار باختصار كبير واسناد الطبرانی فی الكبير حسن ۔ (۳) البخاری رقم (۳۰۳۶) مسلم رقم (۲۴۷۵)۔

۲۔ فرمانِ خداوندی ہے:

﴿فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾ (الاعراف:۸)

۳۔ حضورِ اکرم ﷺ کا فرمانِ مبارک ہے: ''دو کلمے ایسے ہیں جو زبان پر (تو) بہت ہلکے ہیں (لیکن) میزان میں بھاری ہیں اور رحمٰن کو (بھی) پیارے ہیں (وہ یہ ہیں):

﴿سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ، سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ﴾ (۱)

۴۔ حضورِ اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''طہارت نصف ایمان ہے اور ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ'' میزان کو بھر دیتا ہے (۲)۔

۵۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے کلام فرمایا: اے پروردگار! مجھے کوئی ایسا کلمہ سکھا دیں جس کے ساتھ میں آپ کو یاد کیا کروں اور اس کے ساتھ آپ سے دعا کیا کروں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے موسیٰ! یہ کہو: ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ'' موسیٰ نے عرض کیا: پروردگار! یہ کلمہ تو آپ کے تمام بندے کہتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کہو: ''لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ'' موسیٰ نے عرض کیا: میں کوئی ایسی چیز چاہتا ہوں جو صرف میرے ساتھ خاص ہو، اللہ عزوجل نے فرمایا: اے موسیٰ! اگر ایک پلڑے میں ساتوں آسمان اور میرے علاوہ ان کے آباد کار اور ساتوں زمینیں رکھی جائیں اور دوسرے پلڑے میں لا اِلٰہ اِلا اللہ رکھا جائے تو لا الٰہ الا اللہ والا پلڑا ان سب پر بھاری ہو جائے گا (۳)۔

۶۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اچھے اخلاق سے زیادہ وزنی کوئی چیز میزان میں نہیں ہوگی (۴)۔

۷۔ حضورِ اکرم ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا: ''جو شخص اللہ پر ایمان رکھتے ہوئے اور اس کے وعدوں کی تصدیق کرتے ہوئے اللہ کی راہ میں کوئی گھوڑا (بھی) رکھے گا تو اس (گھوڑے) کا سیر ہونا اور اس کا سیراب ہونا اور اس کی لید اور پیشاب (تک) قیامت کے روز اس کے میزان (عمل) میں محسوب (شمار) ہوگا (۵)۔

(۱) البخاری رقم (٦٦٨٢) (۲) مسلم رقم (٢٢٣) (۳) الحاکم (١/٥٢٨) وصححه ووافقه الذهبی، نیز دیکھئے: ''مجمع الزوائد'' (١٠/٨٢) (٤) الترمذی رقم (٢٠٠٢) (٥) البخاری رقم (٢٨٥٣)۔

حکایت:

۸۔ حضور نبی کریم ﷺ کی امت کے ایک آدمی کو قیامت کے روز ساری مخلوق کے سامنے بلایا جائے گا' چنانچہ اس کے ننانوے رجسٹر (نامۂ اعمل کے) پھیلائے جائیں گے' ان میں سے ہر رجسٹر حدِ نگاہ تک (پھیلا ہوا) ہوگا' پھر اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے: کیا تم ان میں سے کسی ایک سے انکار کرتے ہو؟ وہ کہے گا: نہیں' اے پروردگار! اللہ عزوجل فرمائیں گے: تو کیا میرے لکھنے والے فرشتوں نے تجھ پر کوئی ظلم کیا ہے؟ وہ کہے گا: نہیں' اے پروردگار! اللہ تعالیٰ پوچھیں گے: کیا اللہ نے تجھ پر ظلم کیا ہے؟ وہ آدمی ہیبت زدہ ہوکر کہے گا: نہیں' اے پروردگار! اللہ تعالیٰ پوچھیں گے: کیا اللہ نے تجھ پر ظلم کیا ہے؟ وہ آدمی ہیبت زدہ ہوکر کہے گا: نہیں' اے پروردگار! پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے' کیوں نہیں ۔۔۔ یقیناً تیری ایک نیکی میرے پاس ہے' آج کے دن تجھ پر کوئی ظلم نہیں ہوگا' چنانچہ اس کے لئے ایک پرچہ نکالا جائے گا جس میں یہ لکھا ہوگا:

﴿اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا للّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ﴾

(یہ دیکھ کر) وہ شخص کہے گا: اے پروردگار! (گناہوں کے) اتنے رجسٹروں کے مقابلہ میں یہ ایک پرچہ کیا حیثیت رکھتا ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: ''بے شک تجھ پر ظلم نہ ہوگا' وہ تمام رجسٹر ایک پلڑے میں رکھے جائیں گے اور وہ پرچہ (کاغذ کا ٹکڑا) دوسرے پلڑے میں رکھا جائے گا تو وہ تمام رجسٹر (وزن میں) ہلکے ہو جائیں گے اور وہ پرچہ بھاری ہو جائے گا' اللہ کے نام کے ساتھ کوئی چیز بھاری نہیں ہوگی (۱)۔

قیامت کے دن نور کے حصول کے لئے:

۱۔ فرمانِ ربّ العالمین ہے:

﴿يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ يَسْعٰى نُوْرُهُمْ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ﴾ (الحدید:۱۲)

---

(۱) ابن ماجه 'رقم(۴۳۰۰) الحاکم (۵۲۹/۱) 'وصححه ووافقه الذهبی۔

۴۔ حضور نبی محبوب ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جو شخص نماز کی پابندی کرے گا قیامت کے روز وہ نماز اس کے لئے نور، برہان اور نجات کا ذریعہ بنے گی، اور جو نماز کی پابندی نہیں کرے گا اس کے لئے نہ نور ہوگا، اور نہ برہان ہوگا اور نہ ہی نجات کا سامان، وہ قیامت کے دن قارون، ہامان، فرعون اور اُبی بن خلف کے ساتھ ہوگا (۱)۔

جنت میں بلا حساب وکتاب داخل ہونے کے لئے:

۱۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿اُدْخُلُوْهَا بِسَلَامٍ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُوْدِ﴾ (سورۃ ق: ۳٤)

۲۔ ایک دن نبی کریم ﷺ باہر تشریف لائے اور فرمایا: ”میرے سامنے امتیں پیش کی گئیں، چنانچہ ایک نبی کا گزر ہوا تو ان کے ہمراہ ایک آدمی تھا، اور ایک اور نبی (کا گزر ہوا تو ان) کے ساتھ دو آدمی تھے، ایک اور نبی گزرے تو ان کے ساتھ ایک جماعت تھی، (پھر) ایک اور نبی گزرے تو ان کے ساتھ کوئی بھی نہیں تھا، پھر میں نے (لوگوں کی) ایک کثیر جماعت دیکھی جس نے افق کو بند کر دیا تھا پس میں نے آرزو کی کہ یہ میری امت ہو، لیکن مجھ سے کہا گیا: یہ موسیٰ اور ان کی قوم ہے، پھر مجھ سے کہا گیا: دیکھئے: چنانچہ میں نے ایک کثیر جماعت دیکھی اس نے (بھی) افق کو بند کر دیا تھا اور مجھ سے کہا گیا: یہ آپ کی امت ہے، اور ان کے ساتھ ستر ہزار آدمی بلا حساب جنت میں جائیں گے“ (بعد ازاں) لوگ اِدھر اُدھر منتشر ہو گئے، رسول اللہ ﷺ نے ان کے سامنے وضاحت نہیں فرمائی، چنانچہ آپ کے صحابہؓ آپس میں تذکرہ کرنے لگے، کہنے لگے: ہم شرک کی حالت میں پیدا ہوئے، لیکن (پھر) ہم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے (لہذا ایسے لوگ تو ہمارے بیٹے ہی ہوں گے، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جو نہ (شرکیہ) جھاڑ پھونک کرواتے ہیں، نہ داغ لگواتے ہیں اور نہ ہی شگون لیتے ہیں، (بس) اپنے رب پر ہی بھروسہ رکھتے ہیں، چنانچہ حضرت عکاشہؓ بن محصن کھڑے ہوئے

---

(۱) ابن حبان (۱٤/۳) واحمد (۱٦۹/۲)۔

اور انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں ان میں سے ہوں؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں! پھر ایک اور شخص کھڑے ہوئے: اور پوچھا: کیا میں (بھی) ان ہی میں سے ہوں؟ آپؐ نے فرمایا: عُکّاشہؓ تجھ پر سبقت لے گیا (۱)۔

حکایت:

۳۔ (ایک مرتبہ) حضورِ اقدس ﷺ نے ایک اہلِ کتاب کے آدمی سے پوچھا: کیا تم گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسولؐ ہوں؟ اس آدمی نے کہا: جی ہاں! حضور ﷺ نے پوچھا: کیا تم انجیل پڑھتے ہو؟ اس آدمی نے کہا: جی ہاں! حضورؐ نے پوچھا: کیا تم تورات پڑھتے ہو: اس نے کہا: جی ہاں! پھر حضور ﷺ نے اس کو قسم دے کر پوچھا: کیا تم تورات وانجیل میں میرا تذکرہ پاتے ہو؟ اس نے کہا: جی ہاں! ہم (اس میں) آپؐ ہی کے مثل، آپؐ کے ظہور کے مثل اور آپؐ ہی کی ہیئت۔ شکل کے مثل پاتے ہیں، مگر جب آپؐ کا ظہور ہوا تو ہمیں اندیشہ ہوا کہ کہیں وہ آپؐ ہی نہ ہوں، جب ہم نے دیکھا تو معلوم ہوا کہ آپؐ وہ نہیں ہیں۔ حضورؐ نے پوچھا: کتنے لوگ اس کے ساتھ ہوں گے؟ اس آدمی نے کہا: اس (نبی) کے ساتھ ستر ہزار آدمی ایسے ہوں گے جن کا نہ حساب ہوگا اور نہ ان پر عذاب ہوگا، مگر آپؐ کے ساتھ تو چند لوگ ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضہ میں میری جان ہے وہ نبی میں ہی ہوں اور بے شک وہ میری امت ہے اور وہ ستر ہزار سے بھی زیادہ ہوں گے'' (۲)۔

دخولِ جنّت کے لئے:

۱۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ﴾ (البقرة:۸۲)

---

(۱) البخاری، رقم(۳۴۱۰) ۔(۲) دیکھئے: "مجمع الزوائد" (۱۰/۴۰۷، ۴۰۸)

۲۔ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص صدقِ دل سے ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ'' کہے گا وہ جنت میں داخل ہوگا(۱)۔

۳۔ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص وضو کر کے یہ پڑھے:

﴿اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ﴾ (۲)

تو اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جائیں گے، وہ جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔

۴۔ حضور نبی محبوب ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص یہ کہے: ''سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ'' تو اس کے لئے جنت میں ایک کھجور کا درخت لگا دیا جائے گا(۳)۔

جنّت کے آٹھوں دروازوں سے داخل ہونے کے لئے:

۱۔ سرکارِ دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو بھی شخص وضو کرے پھر کامل وضو کرے پھر یہ کہے:

﴿اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ﴾ (٤)

تو اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دئے جائیں گے، جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔

۲۔ حدیث مبارک میں آتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے جنت میں بلالؓ کے جوتوں کی آواز سنی، جب آپؐ نے صبح کی نماز میں حضرت بلالؓ کو دیکھا تو ان سے پوچھا: اے بلالؓ! مجھے ایسا پُر امید عمل بتاؤ جو تم نے اسلام کی حالت میں کیا ہو کیونکہ میں نے جنت میں اپنے آگے تیرے جوتوں کی آواز سنی ہے؟ حضرت بلالؓ نے عرض کیا: ایسا تو میں نے پر امید عمل نہیں کیا، ہاں البتہ میں جب بھی رات ہو یا دن، وضو کرتا ہوں تو اس وضو سے اتنی نماز پڑھ لیتا ہوں جتنی اللہ نے میرے لئے نماز پڑھنا لکھ دیا ہے(۵)۔

(۱) احمد (٤/٤١١) (۲) مسلم، رقم (٢٣٤) الترمذی، رقم(٥٥) (۳) الترمذی، رقم (٣٤٦٤) (٤) مسلم، رقم (٢٣٤) (٥) اخرجه مسلم، رقم (٢٤٥٨) ۔

حکایت:

۳۔ ایک آدمی نے عرض کیا: یارسول اللہ! فلاں شخص کے کھجور کے درخت ہیں، جبکہ میں ان کے ساتھ اپنے باغ میں رہتا ہوں، چنانچہ آپؐ نے اس آدمی کو حکم دیا کہ وہ اپنے کھجور کے درخت اس کو دیدے تاکہ یہ ان کے ساتھ اپنے باغ میں رہ سکے، اور آپؐ نے اس سے فرمایا: ''اس کو اپنے وہ درخت جنت کے کھجور کے درختوں کے بدلہ میں دیدو، وہ شخص نہ مانا، چنانچہ ابوالدحداحؓ اس آدمی کے پاس آئے اور اس سے کہا: اپنے کھجور کے درخت میرے باغ کے عوض مجھے بیچ دو، (وہ ایسا باغ تھا جس میں چھ سو کھجور کے درخت تھے) وہ آدمی مان گیا، ابوالدحداحؓ حضور ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے وہ درخت اپنے باغ کے عوض خرید لیئے۔ لہذا آپؐ ان درختوں کو جس کے لئے چاہیں مقرر کریں۔ میں نے وہ درخت آپؐ کو دے دیئے ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: ابوالدحداحؓ کے لئے کتنے ہی بڑے بڑے کھجور کے درخت ہیں، (آپؐ نے یہ بات کئی مرتبہ ارشاد فرمائی) پھر ابوالدحداعؓ اپنی بیوی کے پاس آئے اور ان سے کہا: اے امّ الدحداح! باغ سے نکلو، میں نے یہ باغ جنت کے کھجور کے درختوں کے عوض بیچ دیا ہے، وہ کہنے لگی: یہ بڑا نفع والا سودا ہے(۱)۔

حکایت:

۴۔ نبی کریم ﷺ نے معراج کی رات حضرت ابرہیم علیہ السلام کو دیکھا تو انہوں نے فرمایا: اے محمدؐ! اپنی امّت کو میرا سلام کہیئے گا اور ان کو بتایئے گا کہ جنت کی مٹی بڑی پاک ہے، اس کا پانی بہت شیرین ہے اور یہ کہ جنت چٹیل میدان ہے، اور اس کے درخت یہ کہنا ہے:

﴿سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ﴾ (۲)

---

(۱) (۲) اخرجه احمد (۳ ؍ ۱۴٦)۔

حورانِ جنت سے شادی کے لئے:

۱۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ﴾ (الدخان: ٥٤)

۲۔ حضورِ اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص غصہ کے نفاذ پر قادر ہونے کے باوجود غصہ پر قابو پائے گا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو تمام مخلوق کے روبرو بلائے گا اور اس کو اختیار دے گا کہ جو حور بھی چاہے پسند کرلے(۱)۔

حکایت:

۳۔ جنت میں ایک حور ہے، جس کا نام ''العیناء'' ہے، جب وہ چلتی ہے تو اس کے ارد گرد اور دائیں بائیں ایک سو ستر ہزار خادمائیں چلتی ہیں اور وہ اسی حال میں کہتی ہے: کہاں ہیں وہ لوگ جو نیکی کا حکم دینے والے اور برائی سے منع کرنے والے ہیں؟(۲)

جنت میں محل کی تعمیر کے لئے:

۱۔ اللہ تعالیٰ، فرعون کی بیوی کی حکایت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

﴿رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ﴾ (التحریم: ١١)

۲۔ حضورِ اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص اللہ کے لئے کوئی مسجد بنائے گا، اور اس سے (مقصد) اللہ تعالیٰ کی رضا ڈھونڈتا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنادیتے ہیں''(۳)۔

۳۔ حضورِ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص چاشت کی بارہ رکعتیں پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں سونے کا ایک محل بنادیں گے''(۴)۔

۴۔ حضورِ پرنور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو بازار میں داخل ہو اور یہ کہے:

---

(١) الترمذی، رقم(٢٤٩٣) ۔(٢) دیکھئے: "التذکرة" (٢/٥٥٥) (٣) البخاری، رقم(٤٥٠)

(٤)ابن ماجہ، رقم (١٢/١٠)۔

﴿اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ' لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ' يُحْيِىْ وَيُمِيْتُ ' وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ' وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ﴾ (۱)

تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک لاکھ نیکیاں لکھ دیتے ہیں اور ایک لاکھ اس کے گناہ معاف کردیتے ہیں اور جنت میں اس کے لئے ایک گھر بنادیتے ہیں''۔

۵۔ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: ''جب کسی بندہ کا بیٹا وفات پاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے پوچھتے ہیں: کیا تم نے میرے بندہ کے بیٹے کی روح قبض کرلی؟ وہ کہتے ہیں ہیں: جی ہاں! پھر اللہ تعالیٰ پوچھتے ہیں: کیا تم نے اس کے دل کا پھل قبض کرلیا؟ وہ کہتے ہیں: جی ہاں! پھر اللہ تعالیٰ پوچھتے ہیں: (اس پر) میرے بندہ نے کیا کہا؟ وہ کہتے ہیں: آپ کے بندہ نے آپ کی تعریف بیان کی اور اِنَّالِلّٰہِ پڑھا' پھر اللہ عزوجل فرماتے ہیں: میرے بندہ کے لئے جنت میں ایک گھر بنادو اور اسکا نام ''بیت الحمد'' رکھ دو'' (۲)۔

حکایت:

۶۔ ایک عورت مسجد سے کوڑا کرکٹ اٹھایا کرتی تھی' اس کی وفات ہوگئی جبکہ نبی ﷺ کو اس کے دفنانے کی خبر نہ دی گئی' جب آپ کو اس عورت کی وفات اور اس کے دفن ہونے کا علم ہوا تو آپؐ نے اس کی غائبانہ نماز پڑھی اور فرمایا: ''بے شک میں نے اس کو جنت میں دیکھا ہے' اس لئے کہ وہ مسجد سے کوڑا کرکٹ اٹھایا کرتی تھی'' (۳)۔

دوزخ سے نجات کے لئے:

۱۔ فرمانِ خداوندی ہے:

﴿رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾ (البقرة:۲۰۱)

(۱) الحاکم (۱/۵۳۸) وصححه' الترمذی' رقم(۳۴۲۸)۔(۲) الترمذی' رقم(۱۰۲۱) احمد (۴/۴۱۵)۔(۱) دیکھئے: ''مجمع الزوائد'' (۲/۱۰)۔

۲۔ حضورِ اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص کہتا ہے: ''لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ' وَاللّٰهُ اَکْبَـرُ'' تو پروردگار اس کی تصدیق میں فرماتے ہیں: (ہاں) میرے سوا کوئی معبود نہیں' اور میں ہی بڑا ہوں' پھر جب وہ کہتا ہے: ''لَآ اِلٰـهَ اِلَّا لـلّٰـهُ وَحْـدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَه'' تو اللہ فرماتے ہیں: (ہاں) میرے سوا کوئی معبود نہیں میں اکیلا ہوں' میرا کوئی شریک نہیں۔ پھر جب وہ کہتا ہے: ''لَآ اِلٰـهَ اِلَّا الـلّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ'' تو اللہ فرماتے ہیں: (ہاں) میرے سوا کوئی معبود نہیں' میرے لئے ہی بادشاہت ہے' اور میرے لئے ہی تعریفیں ہیں۔ پھر جب وہ کہتا ہے: ''لَآ اِلٰـهَ اِلَّا الـلّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ'' تو اللہ فرماتے ہیں: (ہاں) میرے سوا کوئی معبود نہیں' اور گناہ سے بچنے اور نیک کام کرنے کی طاقت میری ہی مدد سے ہوتی ہے''۔ آپؐ فرماتے تھے' جو شخص یہ کلمات مرض الوفات میں کہے اور پھر فوت ہو جائے تو جہنم میں نہیں جائے گا''(۱)۔

۳۔ حضرت معاذ بن جبلؓ نبی کریم ﷺ کے ردیف (سواری پر پیچھے سوار) تھے' آپؐ نے فرمایا: اے معاذؓ! انہوں نے عرض کیا ''لَبَّیْکَ یارسول اللہ! وَسَعْدَیْکَ'' (تین بار کہا) اس کے بعد حضور ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص بھی صدقِ دل سے اس بات کی گواہی دے گا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں تو اللہ تعالیٰ جہنم کی آگ اس پر حرام کر دیں گے'' حضرت معاذؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا یہ خبر لوگوں کو نہ دے دوں تاکہ وہ خوش ہو جائیں؟ آپؐ نے فرمایا: اگر بتاؤ گے تو وہ اسی پر بھروسہ کر بیٹھیں گے۔ حضرت معاذؓ نے گناہ سے بچنے کے لئے اپنی وفات کے وقت یہ حدیث لوگوں کو بتا دی (۲)۔

حکایت:

۴۔ سابقہ زمانہ میں ایک آدمی تھا اللہ نے اس کو مال و دولت سے نواز رکھا تھا' اس

(۱) الترمذی' رقم (۳۴۳۰) ابن ماجه' رقم (۳۷۹٤) من حديث ابی سعيد الخدریؓ وابی هريرةؓ

(۲) اخرجه البخاری' رقم (۲۲۳٤)۔

نے اپنے بچوں سے اپنی وفات کے قریب پوچھا: تمارا باپ کیسا ہے؟ انہوں نے کہا: بہت اچھا باپ ہے' اس نے کہا: (دیکھو) میں نے کوئی نیک کام نہیں کیا' لہذا جب میں فوت ہوجاؤں تو مجھے جلا دینا پھر مجھے ریزہ ریزہ کر کے تیز ہوا میں اڑا دینا' چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا' جب اللہ تعالیٰ نے اس کو جمع کر کے پوچھا: کس چیز نے تجھے اس کام پر ابھارا؟ اس نے کہا: آپ کے خوف نے' چنانچہ اللہ نے اس سے اپنی رحمت والا معاملہ کیا(۱)۔

حکایت:

۵۔ ایک انصاری نوجوان کے دل میں اللہ کا اس قدر خوف بیٹھ گیا کہ وہ جہنم کے ذکر کے وقت اتنا روتے کہ گھر کا دروازہ بند کر لیتے' یہ بات رسولِ کریم ﷺ سے ذکر کی گئی تو آپؐ اس کے پاس گھر پر آئے' جب آپؐ گھر کے اندر داخل ہوئے تو نبی ﷺ نے اس کو اپنے گلے لگایا (مگر) وہ اچانک وفات پا گیا' نبی ﷺ نے فرمایا: ''اپنے صاحب کی تجہیز وغیرہ کا سامان کرو' (جہنم کے) خوف نے اس کے جگر کو ہی ٹکڑے کر دیا''(۲)۔

قرآن شریف آسانی سے یاد ہوجائے اس کے لئے کیا پڑھے؟:

حضرت ابن عباس (رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ایک دن ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے تھے' کہ اچانک حضرت علی بن ابی طالبؓ آئے اور عرض کرنے لگے: میرے ماں باپ آپ پر قربان' میرے سینہ سے قرآن نکلتا جاتا ہے' میں اس کو قابو میں رکھنے کی طاقت نہیں رکھتا' رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اے ابوالحسن! کیا میں تمہیں چند ایسے کلمات نہ سکھادوں جن کی برکت سے اللہ تعالیٰ تجھے بھی نفع دیں اور جن کو تم سکھاؤ اس کو بھی نفع دیں اور تیرے سینہ میں سیکھے ہوئے حصہ کو بھی ثابت اور قائم رکھیں؟ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! جی ہاں! ضرور سکھا دیں۔ آپؐ نے فرمایا: ''جب جمعہ کی رات ہو تو

(۱) البخاری' رقم(۱۲۸) من حدیث انسؓ۔(۲) احمد (۲/۳٦۱) ومسلم' رقم(۱۵٦۰)۔

تم سے ہو سکے تو رات کے آخری تہائی حصہ میں کھڑے ہو' کیونکہ یہ ایسی ساعت ہے جن میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور دعائیں قبول ہوتی ہیں' اور میرے بھائی یعقوبؑ نے بھی اپنے بیٹوں سے کہا تھا:

﴿ لَسَوۡفَ اَسۡتَغۡفِرُ لَکُمۡ رَبِّیۡ﴾ (یوسف:۹۸)

انہوں نے کہا تھا: یہاں تک کہ جمعہ کی رات آجائے۔ اگر تہائی رات نہ اٹھ سکو تو درمیان رات میں اٹھ جاؤ' اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو پھر رات کے شروع حصہ ہی میں اٹھ کر چار رکعتیں (اسی طرح) پڑھو' پہلی رکعت میں سورۃ الفاتحہ اور سورۃ یٰسین پڑھو' دوسری رکعت میں سورۃ الفاتحہ اور سورۃ الدخان پڑھو' اور تیسری رکعت میں سورۃ الفاتحہ اور سورۃ الم تنزیل السجدہ پڑھو اور چوتھی رکعت میں سورۃ الفاتحہ اور سورۃ تبارک المفصل پڑھو' پھر جب تم تشہد پڑھ کر فارغ ہو جاؤ تو اللہ تعالیٰ کی خوب حمد وثنا بیان کرو اور مجھ پر بھی خوب اچھے طریقہ سے درود بھیجو' نیز تمام انبیاءؑ پر بھی' اور تمام مومنوں' مومنات اور اپنے ان بھائیوں کے لئے دعائے مغفرت کرو جو ایمان کے ساتھ گزر چکے ہیں' پھر آخر میں یہ کلمات کہو:

﴿ اَللّٰهُمَّ ارۡحَمۡنِیۡ بِتَرۡكِ الۡمَعَاصِیۡ اَبَدًا مَا بَقِیۡتَنِیۡ' وَارۡحَمۡنِیۡ اَنۡ اَتَكَلَّفَ مَالَا یَعۡنِیۡنِیۡ' وَارۡزُقۡنِیۡ حُسۡنَ النَّظَرِ فِیۡمَا یُرۡضِیۡكَ عَنِّیۡ' اَللّٰهُمَّ بَدِیۡعَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ذَا الۡجَلَالِ وَالۡاِكۡرَامِ وَالۡعِزَّةِ الَّتِیۡ لَا تُرَامُ' اَسۡاَلُكَ یَا اللّٰهُ یَا رَحۡمٰنُ بِجَلَالِكَ وَنُوۡرِ وَجۡهِكَ اَنۡ تُلۡزِمَ قَلۡبِیۡ حِفۡظَ كِتَابِكَ كَمَا عَلَّمۡتَنِیۡ وَارۡزُقۡنِیۡ' اَنۡ اَتۡلُوَهٗ عَلَی النَّحۡوِ الَّذِیۡ یُرۡضِیۡكَ عَنِّیۡ' اَللّٰهُمَّ بَدِیۡعَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ذَالۡجَلَالِ وَالۡاِكۡرَامِ وَالۡعِزَّةِ الَّتِیۡ لَا تُرَامُ اَسۡاَلُكَ یَا اَللّٰهُ یَارَحۡمٰنُ بِجَلَالِكَ وَنُوۡرِ وَجۡهِكَ اَنۡ تُنَوِّرَ بِكِتَابِكَ بَصَرِیۡ' وَاَنۡ تُطۡلِقَ بِهٖ لِسَانِیۡ' وَاَنۡ تُفَرِّجَ بِهٖ عَنۡ قَلۡبِیۡ' وَاَنۡ تَشۡرَحَ بِهٖ صَدۡرِیۡ' وَاَنۡ تُعۡمِلَ بِهٖ بَدَنِیۡ' لِاَنَّهٗ لَایُعِیۡنُنِیۡ عَلَی الۡحَقِّ غَیۡرُكَ وَلَا یُؤۡتِیۡهِ اِلَّا اَنۡتَ وَلَا حَوۡلَ

وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ﴾

اے ابوالحسن! یہ عمل تین جمعہ یا پانچ جمعہ یا سات جمعہ تک کرو' اللہ کے حکم سے دعا قبول ہوگی' اس ذات کی قسم ہے جس نے مجھے رسولِ برحق بنا کر بھیجا ہے کہ اس دُعا کی قبولیت کسی مومن سے کبھی نہیں چوکتی۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں: ابھی پانچ یا سات (جمعہ) نہ گزرے ہوں گے کہ حضرت علیؓ اسی جیسی مجلس میں رسول اللہ ﷺ کی خدمتِ اقدس میں (دوبارہ) حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! میں پہلے ایسا شخص تھا کہ چار آیتوں سے زیادہ مجھے یاد نہیں رہتی تھیں' اور جب ان کو پڑھتا تھا تو ذہن سے نکل جاتی تھیں' اب میں چالیس آیتیں یاد کر لیتا ہوں اور جب انہیں پڑھتا ہوں تو ایسے لگتا ہے جیسے اللہ کی کتاب میری آنکھوں کے سامنے (کھلی ہوئی) ہے اور پہلے میں کوئی حدیث سنتا تھا اور جب اسے دہراتا تھا تو بھول جاتا تھا اور آج میں بہت سی حدیثیں سنتا ہوں پھر جب ان کو بیان کرتا ہوں تو ان کا ایک حرف بھی نہیں چھوٹتا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ربِ کعبہ کی قسم! اے ابوالحسنؓ! تم مومن ہو''(۱)۔

حکایت:

جس وقت قرآن کا قاری قبر سے نکلے گا تو قرآن کی اس سے ملاقات ہوگی' اور وہ دبلے انسان کی طرح ہوگا' قرآن اس سے پوچھے گا: مجھے پہچانتے ہو؟ وہ آدمی کہے گا: میں آپ کو نہیں پہچانتا' قرآن کہے گا: میں وہی ہوں جس نے تجھے سخت گرمیوں میں پیاسا رکھا اور راتوں کو بیدار رکھا۔

پھر اس آدمی کو دائیں ہاتھ میں بادشاہت اور بائیں ہاتھ میں خُلد عطا کی جائیگی' اور اسکے سر پر وقار کا تاج رکھا جائے گا' اور اس کے والدین کو دو ایسے جوڑے پہنائے جائیں گے کہ دنیا والوں کو وہ میسر نہیں آئیں گے

والدین پوچھیں گے: یہ جوڑے ہمیں کس وجہ سے پہنائے گئے ہیں؟ ان سے

(۱) اخرجه الترمذی' رقم (۳۵۷۰) وقال: حسن غریب۔

کہا جائے گا: تمہارے لڑکے نے قرآن جو یاد کیا تھا(۱) پھر قاری قرآن سے کہا جائے گا: پڑھتے جاؤ اور جنت کے درجات اور بالا خانوں پر چڑھتے جاؤ' وہ جب تک پڑھتا جائے گا جنت کے درجات پر چڑھتا ہی جائے گا۔

الحمد للہ "ابواب الفرج مع قصص فی تفریج الکروب و الشدائد والاحزان'' کا پہلا سلیس اور مفید ترجمہ مکمل ہوا۔

بتاریخ۔۱۹ رمضان المبارک ۱۴۲۴ھ/۱۵ نومبر ۲۰۰۳ء

بروز ہفتہ' بوقت ۴:۳۰

خالد محمود عفا عنہ الغفور (رکن) **''لجنة المصنفین''**

و(استاذ) جامعہ اشرفیہ لاہور۔

---

(۱) احمد (۳٤۸/٥) ۔